یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

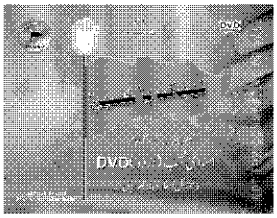

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by Ziaraat.Com

۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنی

DVD Version

# لبیک یا حُسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

## اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

Presented by Ziaraat.Com

# عرفانِ غم

شہدائے کربلا و چہاردہ ۱۴ معصومینؑ پر مشتمل مشاہیر اساتذہ کرام کے

## ۸۲ شاہکار مراثی کا مجموعہ

منتخب و مرتب

سید قیصر حسین قیصر مشہدی

محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ شاہ نجف مارٹن روڈ کراچی

کہاں اور کہاں سایۂ دامانِ حسینؑ

لاؤ سبطِ نبی بھلکو دعا دیتے ہیں

# عرفانِ غم

شہدائے کربلا و چہاردہ معصومین پر مشتمل مشاہیر اساتذہ کرام

کے

۸۲ شاہکار مراثی کا مجموعہ

منتخب و مرتبہ

سید قیصر حسین قیصر مشہدی

محفوظ بک ایجنسی
مارٹن روڈ کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

Presented by Ziaraat.Com

# انتباہ :-

زرِ کثیر و قیمتی وقت صرف کر کے یہ مراثی یکجا کئے گئے ہیں۔ ہم ہمیشہ حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اخلاقی طور پر انہیں جزوی یا کلی شائع کرنے سے احتراز فرمائیں۔ بصورتِ دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔


نام کتاب ... ... ... "عرفانِ غم"

مرتب ... ... ... سید قیصر حسین قیصر مشہدی

ناشر ... ... ... ... محفوظ بک ایجنسی۔ مارٹن روڈ۔ کراچی

کاتب ... ... ... ... سید طاہر حسین نقوی۔ ۹۸/۴ اینجولی

مطبع ... ... ... ... سندھ آفسٹ پریس

تاریخِ اشاعت ... ... یکم محرم ۱۴۱۴ھ


Presented by Ziaraat.Com

# اِنتساب

اپنی اِس پر خلوص کاوش کو چہاردہ (۱۴) معصومین علیہم السّلام کی ذاتِ مقدّسہ کے نام معنون کرتا ہوں۔ کہ جن کی نظرِ عنایت نے علمی کم مائیگی و بے بضاعتی کے باوجود اِن بکھرے ہوئے گنج ہائے گرانمایہ کو یکجا کرنے کی استِطاعت بخشی۔

Presented by Ziaraat.Com

# کربلا اور شہادتِ عظمیٰ

مقالہ

"تنویرِ غم" و "نوائے غم" چاروں مراثی کی مرتبہ جلدوں کی تقریبِ رونمائی کے موقع پر ایک خصوصی مقالہ پیش کیا تھا۔ مومنین کے استفادہ کے لیے اس کو شائع کیا جا رہا ہے۔ (مؤلف)

انسان کی زندگی کا نصب العین کردار کی تشکیل ہے۔ جس کی اعلیٰ ترین صورت رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے جو صبر و شکر کا پیکر تھے اسی رضا کے حصول کے لیے اپنی جان، مال، اولاد اور عزیز رفقاء سب کچھ راہِ حق میں قربان کر دیا مگر باطل کے ہاتھ پر بیعت نہ کی۔ تاریخِ عالم کے اوراق پر شہادتِ حسینؑ کا سنہری باب انسانیت کی سربلندی اور حق کی ابدی پہچان کا ضامن ہے۔ یہ وہ عظیم اور ناقابلِ فراموش سانحہ والمیہ ہے جس کے نقوش انسانی ذہنوں پر مرتسم ہو گئے ہیں۔ واقعۂ کربلا کو اگرچہ صدیاں بیت گئی ہیں لیکن اس کی اہمیت آج بھی ہے اور کل بھی رہے گی۔ اور دنیا میں امام مظلوم اور ان کے باوفا ساتھیوں کا تذکرہ ہوتا رہے گا۔

حضرت امام حسینؑ اور ان کے جانثاروں نے میدانِ کربلا میں ایمان کی پختگی، کردار کی عظمت اور بے مثال جرأت کا مظاہرہ کر کے جہالت، ظلم اور بدی کی طاقتوں کو ہمیشہ کے لیے سرنگوں کر دیا۔ اور ایمان، انسانیت اور شرافت کے پرچم کو ہمیشہ کے لیے سربلند کر دیا۔ کربلا میں ایک طرف صبر کی معراج تھی تو دوسری طرف ظلم و بربریت کی انتہا۔ اسی لئے امام مظلوم نے اسلام کی سربلندی اور وقارِ دین کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے تمام اصحاب و رفقاء کی قربانی پیش کی اور ختمی مرتبتؐ نے جس انداز اور صبر و استقلال سے مصائب و آلام

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



جھیل کر شریعتِ اسلام کے ذریعہ انسانیت کو بلند ترین درجے تک پہنچا دیا تھا اس کو دائمی حیثیت بخش دی۔

امام عالی مقام نے موت و حیات کے اعلیٰ اصولوں کے تحفّظ اور اُن سے مستفیض ہونے کا طریقہ بتلایا۔ آپ کی شہادت حق کا ایسا معیار نظر آتی ہے کہ جہاں محبت، عبادت، سخاوت، شجاعت و قربانی سب یکجا نظر آتے ہیں۔ امام مظلوم نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے حقیقت میں دینِ اسلام کو اپنے خون سے سینچا ہے۔ انھوں نے حق کی خاطر اپنے اعلیٰ مقصد کو بلند رکھا، بھوک و پیاس کو برداشت کیا لیکن ثابت قدمی کے دامن کو نہ چھوڑا اور نہ ہی باطل کے سامنے سر کو جُھکایا۔

امام مظلوم نے باطل کے خلاف جنگ ظاہری اسباب سے نہیں، بلکہ باطنی ایمان سے لڑی ہے۔ آپ جاہ و جلال، اقتدار و منصب کے لیے کربلا نہیں آئے تھے۔ بلکہ حق و صداقت کے عَلم کو بلند کرنے، نظم و ضبط، شرافت، حسنِ سلوک دین کا احترام اور انسانی اقدار کے تحفّظ کا درس دینے آئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ کربلا افراد کی شہادت نہیں بلکہ "حق الیقین" کی انتہائی منزل ہے کہ ایک ہی سانحے میں ۷۱ افراد کو ڈھال دینا ہی حسینیتؑ کا کمال ہے۔

سانحۂ کربلا شر اور خیر کی جنگ تھی۔ جس میں شر نے اپنی بھرپور قوّت کا مظاہرہ کیا جبکہ خیر نے صبر و استقامت کے ساتھ شر کا مقابلہ کیا جس میں امام حسین علیہ السلام کو ابدی فتح و کامرانی نصیب ہوئی۔ اور اس طرح ہمیشہ کے لئے خیر و شر میں امتیاز پیدا کر دیا۔ امام مظلوم نے جو عظیم قربانی دی وہ اس بات کا واضح اور بیّن ثبوت ہے کہ دنیاوی زندگی سے اسلام اَرفع و اعلیٰ ہے۔ راہِ حق میں سَر کٹا دینا عظیم الشان فتح اور باقی رہنے والی عزّت ہے۔

اگر امام حسینؑ راہِ الٰہی میں جان کا نذرانہ پیش نہ کرتے تو پھر رُوئے زمین پر

کوئی بھی کلمہ گو باقی نہ رہتا۔ یا پھر اسلام کی پہچان مشکل ہو جاتی۔ شہادتِ حسینؑ نے ایک طرف دینِ اسلام کو باطل کی ناپاک سازشوں سے بچا لیا تو دوسری طرف شعورِ انسانی کو اتنا بلند کر دیا کہ اب کوئی قیامت تک دینِ اسلام پر نگاہِ بد نہیں ڈال سکتا۔ امام مظلوم نے اسلام کے تحفظ کے لیے اپنے نانا سے جو وعدہ کیا تھا اس کا ایفا کیا اور اپنے دینی مشن میں سرخرو ہو گئے آپ نے حقیقتِ کبریٰ کو اجاگر کرنے کے لئے کربلا کے تپتے ہوئے ریگزار میں دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی عزیز و رفقاء کی ایسی بے مثال قربانی پیش کی کہ جہاں ایک طرف اسلام کو قیامت تک کے لئے زندہ و تابندہ کر دیا تو دوسری طرف عزیمت و حریت کی ایسی بہترین مثال قائم کی جسے زمانہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔

رسولؐ کی آغوش میں پرورش پانے والی اس ہستی نے کہ جس کی سیرت ایک مینارۂ نور ہے اُس نے کربلا میں قربانی دے کر ظلم و جور میں پسی ہوئی انسانیت کو جبر و استبداد کے طوفانوں کے منہ موڑنے کا جذبہ عطا کر کے ایمان کی انتہا کو پا لیا۔ حق و صداقت کی راہ میں آپ کو صعوبتوں اور تکالیف سے دوچار ہونا پڑا مگر آپ ضبط و تحمل اور عزم و استقلال کا پہاڑ بن کر ان تکالیف کا مقابلہ کرتے رہے مگر صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑنے کا عملی ثبوت دیا۔

واقعۂ کربلا ایمان، جرأت، حق گوئی، قربانی، صبر اور عہدِ وفا کی معراج ہے۔ کربلا میں امامِ مظلوم نے ذکرِ الٰہی کو بلند کیا۔ خداوند تعالیٰ نے اس کے بدلے میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ذکر کو حیاتِ ابدی عطا کر دی۔ اگر نیکی کی حقیقت سمجھنی ہے تو کربلا اس کی جامع ترین مثال ہے کہ جہاں وقتِ عصر شہادت کی عظیم منزل پر فائز ہوتے ہوئے حق و صداقت کی پاسبانی کے لیے عظیم قربانیاں پیش کی گئیں اور "جہاں حق کی نصیحت اور صبر کی وصیت کی گئی"، جہاں معرفت کی ایسی شمع روشن کی گئی کہ اب انسانیت رہتی دنیا تک رہنمائی حاصل کرتی رہے گی۔ اور جہاں سے ہم انسانیت، اخلاقی شرافت، حسنِ سلوک، دین کا احترام اور قدرِ انسانی کے تحفظ کا بہترین درس لیتے رہیں گے۔

---

Presented by Ziaraat.Com

# تقریظ

ذاکرِ اہلبیتؑ علامہ سید جاوید جعفری مدظلہ العالی،

اس عالمِ وجود میں خلاقِ دوجہاں نے ہر انسان کو ایک مقصد کے لیے خلق کیا ہے اور وہ عبادت کرتا ہے۔ مگر ہر انسان کا رنگِ عبادت جُدا ہے۔ میرے نزدیک مُعظم الالقاب جناب قیصر مشہدی دام برکاتہ، کو "تجدیدِ مراثیِ قدیم" کی تدوین کی عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک فاضل محقق کی متعدد کاوشیں اور مطبوعات ہیں۔ کہ جس میں مشہدی صاحب کی ادبِ مرثیہ پر عمیق نظر، ان کا وسیع مطالعہ اور پھر مرثیوں کا اس طرح سے خلاصہ کر دینا کہ گویا ان کا عطر کشید کر لیا گیا ہو، یہ بات اُن ہی کے بس کی ہے۔

"تلخیص مراثی"، کا یہ فنکار اپنی کوشش میں بھی کامیاب نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اختصار کرنے کی اس کیفیت میں بھی اس مختصر سے مرثیے میں کوئی جھول، بے ربطگی، تسلسل کی کمی یا مصرعوں میں روانی کی شکایت نہیں پیدا ہوتی۔

زیرِ نظر کتاب میں چہاردہ معصومین علیہم السلام کے مراثی یکجا کیے گئے ہیں۔ یقیناً اُن کی ایک مقام پر یکجائی خود اردو ادب میں ایک اضافہ ہے۔ اس جیسی کتاب کی ضرورت ہر دور میں رہی اور یہ میری بھی ایک دیرینہ خواہش تھی۔ میں نے کسی ملاقات میں مشہدی صاحب سے برسبیلِ تذکرہ ذکر بھی کیا تھا۔ انہوں نے انتہائی کم وقت میں اپنی ساری اکتسابی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس تخیل کو حقیقت کی شکل دے دی۔

مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب پاکستان اور بیرونی دنیا کے ان تمام مقامات پر کہ جہاں محبانِ اہلبیتؑ مجالس و محافلِ آئمہؑ اطہار برپا کرتے ہیں قبولیت اور پذیرائی کا شرف اور مرتبہ پائے گی۔ میری دعا ہے کہ محترم کی ان صالح کاوشوں کے اجر کے نتیجے میں رب العالمین نعمت، برکات اور عافیت سے نوازتا رہے اور مزید علمی کاوشوں کو تکمیل سے ہمکنار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Presented by Ziaraat.Com

# تقریظ

محقق، مفسر ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی دام ظلہٗ

اردو ادب میں اردو مرثیے کو اضاف میں اوّلیت حاصل ہے۔ اردو مرثیہ عربی یا فارسی مرثیے کی تقلید میں تخلیق نہیں کیا گیا۔ بلکہ اپنے پیکر میں خود ہی وجود میں آیا۔ اردو کے پہلے صاحب دیوان قلی قطب شاہ کے عہد سے حضرت جوش ملیح آبادی تک اُردو مرثیے نے طویل سفر طے کیا ہے اس طویل سفر میں بلامبالغہ ہزاروں مرثیے تصنیف کئے گئے جو ہر عہد میں مقبولِ عام رہے۔ لیکن میر انیس اور مرزا دبیر کے مرثیے "جواہراتِ مراثی" میں کوہ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سوز خوانی کا فن بہت قدیم ہے۔ لیکن اپنی ارتقائی صورت میں انیس و دبیر کے عہد ہی سے وابستہ ہے۔ ابتدائی سوز خوانوں میں میر سید علی نے جن مرثیوں پر سوز رکھے اور مجلسوں میں پڑھے۔ آج تک ان کی طرز یا سوز تبدیل نہیں کیا جاسکا اور اس کی ایک مثال یہ مرثیہ ہے۔ ع قید خانے میں تلاطم ہے کہ ہند آتی ہے۔ سو سال پہلے جس طرح پڑھا جاتا تھا آج بھی اسی طرز میں سوز خوان پڑھتا ہے تو آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہونے لگتی ہے۔

پاکستان میں سوز خوانی نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ سینکڑوں سوز خواں اس دیرینہ روایت کو زندہ و تابندہ رکھے ہوئے ہیں۔ ضرورت تھی کہ سوز خوانوں تک تصحیح شدہ اور منتخب مراثی پہنچیں۔ اس ادبی اہمیت کو جناب قیصر مشہدی نے محسوس کیا اور بڑی محنت، جانفشانی اور تحقیق کے ساتھ سوز خوانی کے مرثیوں کو پانچ جلدوں میں ترتیب دیا جن میں سے چار جلدیں شائع ہو چکی ہیں، جنہوں نے پورے پاکستان میں بے پناہ مقبولیت حاصل کی اور اب یہ پانچویں جلد آپ کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔

اس جلد میں ابتداء میں کچھ مرثیے واقعاتِ کربلا کے متعلق ہیں۔ لیکن ایک بڑا حصہ چہاردہ ۱۴

Presented by Ziaraat.Com

معصومینؑ کے مراثی سے متعلق ہیں۔ ملّتِ جعفریہ کے پاس کتب خانوں کا نہ ہونا اور کسی ادارے کا قدیم مرثیوں کو شائع نہ کرنا یہ ایک ایسی داستان ہے کہ جس کا بیان اپنی شرمندگی کا باعث ہے۔ مختصر یہ کہ چہاردہؑ معصومین کے حالات کے مرثیے یکجا نہیں ملتے۔ البتہ مختلف کتابوں میں کہیں کہیں ایک یا دو مرثیے مل جاتے ہیں۔

مشہدی صاحب نے مومنین اور مومنات کے لیے ایک طویل جہاد کیا ہے جسے آپ "جہادِ بالقلم" کا نام دیجئے اور ان کا تشکر ادا کیجئے کہ آپ کے لیے یہ مبارک کام کیا۔ اور کہیں نہ کہیں سے چہاردہؑ معصومین کے حالات کے مرثیے ڈھونڈھ نکالے۔

چہاردہؑ معصومین علیہم السلام کے حالات پر مشتمل مرزا دبیر، مرزا دلگیر، مرزا دبیر، واجد علی شاہ اختر، نواب باقر علی خاں تشنہ (نبیرہ نواب شجاع الدولہ) فراست زیدپوری، امید لکھنوی (آلِ غفران مآب) اور آخری دور میں خبیر لکھنوی (شاگرد مرزا اوج) نے مراثی تصنیف کئے ہیں۔ پنجتن پاک کے حالات پر میر ضمیر، میر خلیق، میر انیس، میر نفیس اور مہذب لکھنوی کے مرثیے مل جاتے ہیں۔ جدید دور میں جناب نسیم امروہوی (اعلی اللہ مقامہٗ) نے بھی چہاردہؑ معصومین کے حال کے مرثیے لکھے ہیں۔

قیصر مشہدی صاحب نے ان تمام مرثیوں کے ضخیم دفتروں کو کھنگالا، بندوں کا انتخاب کیا الفاظ کی تصحیح کی، کتابت کی غلطی سے جو مصرعے بحر سے خارج ہو گئے تھے ان کو درست کیا اور اتنی ریاضت کے بعد ان مرثیوں کو تدوین و ترتیب سے سنوار کر "عرفانِ غم" جیسی نایاب کتاب ملّتِ جعفریہ کے سامنے پیش کر دی۔ استفادہ کیجئے اور انہیں داد دیجئے۔

ہمیں امید ہے کہ قیصر مشہدی صاحب اپنی ساری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کام کو اور آگے بڑھائیں گے اور ہم سے مزید داد تحسین حاصل کریں گے۔

---

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



# علمبردارِ فروغِ مرثیہ

## تقریظ محترمی جناب نسیم ابن نسیم امروہوی

اُردو ادب کی تاریخ میں جہاں ایک طرف مرثیہ گوئی کی اہمیت ہے وہاں دوسری طرف "مرثیہ نگاری کا ارتقاء" ایک دلچسپ مطالعہ کا موضوع ہے۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور وجہی سے لے کر تمام شمالی ہند میں میر انیس اور مرزا دبیر تک ڈھائی سو سال سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اتنی مدت میں مرثیہ نے کلام منظوم سے ترقی کرتے کرتے ایک ترقی یافتہ موثر اور درد سے لبریز ادبی صنف کی حیثیت اختیار کرلی۔ چونکہ مرثیے کا تعلق ایک عظیم سانحے سے ہے اس لئے اس صنف میں اعتقاد کی گرمی اور جذبہ کی شدت نے شامل ہوکر اسے اور موثر بنا دیا۔

مرثیے میں دلوں کو متحرک اور ذہن کو متاثر کرنے کی بڑی صلاحیت ہے۔ چہرہ، سراپا، گھوڑا، تلوار، رجز، رخصت، جنگ، شہادت اور بین یہ مرثیے کے اجزاء ہیں تو شوکتِ الفاظ، مضامین کا زور، پابندیٔ روایت، زبان و محاورات کا برجستہ استعمال مرثیے کی تخلیق کے اہم جز ہیں۔ جس پر کار بند ہوکر مرثیہ نگار ایک شاہکار مرثیہ تخلیق کرتا ہے۔ یہی وہ ہستی ہے کہ جو اپنی قوتِ متخیلہ اور بندشِ الفاظ سے مرثیہ سے وابستگی کی بناء پر انیس و دبیر کے "گلستانِ سخن" کو دستِ خزاں کے ظلم سے بچائے ہوئے ہے۔ زمانے کی تبدیلی کے ساتھ فنی شعور اور اندازِ بیان میں تغیر و تبدل ہوتا رہا۔ مرثیہ نگاروں نے انفرادی طور پر مرثیے کی مختلف خصوصیات میں اضافہ بھی کیا لیکن مرثیہ کا ڈھانچہ وہی رہا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرثیہ گزشتہ عہد کا ہو یا موجودہ عہد کا۔ ہر مرثیہ اپنے عہد میں جدید ہوتا ہے۔

مجھے جب قیصر مشہدی نے مرثیوں کا مسودہ پیش کرتے ہوئے اس پر چند سطور لکھنے کی خواہش ظاہر کی تو پہلی نظر میں یہ دیکھکر مسرت ہوئی کہ انہوں نے چہاردہ معصومین سے متعلق ایسے ایسے شاہکار مراثی یکجا کر دیئے ہیں جواب بہت ہی کمیاب ہیں۔ میر انیس سے لیکر آج تک کے جدید مرثیوں میں سے جو مراثی آپ اس بیاض میں ملاحظہ فرمائیں گے وہ قیصر مشہدی کے اعلیٰ ذوقِ شعر و سخن کے ترجمان ہیں۔

قیصر مشہدی میرے پڑوسی بھی ہیں اور دوست بھی۔ ان کی شعر و ادب سے وابستگی، ان کے خاندانی مزاج کی عکاس ہے۔ خوش گوئی، خوش اخلاقی، انکساری ان کا ورثہ ہے۔ آپ صرف ادیب ہی نہیں بلکہ مشہور و معروف شاعر بھی ہیں۔ سلام، منقبت، نظم، قصیدہ و قطعات خوب کہتے ہیں۔ محافل اور مشاعروں میں بہت کم شرکت کرتے ہیں۔ آپکا جذبۂ خدمتِ شعر و ادب یہ بتاتا ہے کہ ان کی نظر میں فروغِ شعر و ادب اشاعت کے ذریعے زیادہ موثر ہے۔ مجھے بھی کسی حد تک ان کے اس خیال سے اتفاق ہے جبکہ مرثیہ اصنافِ شعر و سخن میں سب سے اہم صنف ہے اور اپنے دامن میں قصیدہ، سلام، منقبت۔ نظم سب کو سمیٹے ہوئے ہے تو پھر ضروری یہی ہے کہ مرثیہ پر زیادہ سے زیادہ کام کیا جائے۔

قیصر مشہدی نے خود تو اب تک کوئی مرثیہ نہیں کہا ہے لیکن مرثیے پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ ان کی مرتبہ یہ کتاب اُن کے رُجحانی ذوق کی آئینہ دار ہے۔ مرثیے کی پہلی اہم خدمت "مرثیے کی تخلیق ہے"، جو واقعی بہت مشکل کام ہے۔ مگر وہ حضرات بھی قابلِ داد و تحسین ہیں جنہوں نے "انعقادِ مجالسِ مرثیہ" تحقیق۔ تالیف اور اشاعت کے ذریعے مرثیے کی خدمت کی ہے۔ ایسے لوگوں کو "علمبردارِ فروغِ مرثیہ" کہنا بجا ہوگا۔ میں دعاگو ہوں کہ خداوند تعالیٰ انہیں ایسے کارِ عظیم کی مزید توفیق عطا فرمائے اور ملّتِ جعفریہ کی خدمت کا جذبہ بخشے۔

---

Presented by Ziaraat.Com

# سُخنہائے گُفتنی

بیاور ید گر اینجا بود سُخن دانے
غریب شہر سُخنہائے گفتنی دارد

خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان، چہاردہ معصومین علیہم السلام کی نظرِ عنایت اور مومنین کی حوصلہ افزائی ہے کہ مراثی کی مرتبہ چاروں جلدوں "تنویرِ غم" (دو حصے) اور نوائے غم" دو حصے) کی اُمید سے بڑھکر پذیرائی ہوئی۔ ملک و بیرونِ ملک بذریعہ خطوط نہ صرف گرانقدر اور پُرخلوص مشوروں سے نوازا گیا۔ بلکہ اس محنتِ شب و روز کی بھرپور انداز میں قدر کی گئی۔ میں اُن تمام کرم فرماؤں کا تہہِ دل سے مشکور ہوں کہ جن کے بے لوث تاثرات نے مزید کچھ کرنے کا حوصلہ عزم عطا کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس پُرآشوب دور اور نامساعد حالات میں تسلسل کے ساتھ ۲۴ سال سے ایک مقصد کے تحت اپنے کو ایسے صبر آزما کاموں میں مستقل مزاجی کے ساتھ مصروف رکھنا جُوئے شیر نکالنے کے مترادف ہے۔ اس دوران بہت سے نشیب و فراز سے گزرنا پڑا۔ مشیتِ ایزدی کے آگے سرنگوں کرتے ہوئے والدین کے سایۂ عاطفت اور چھوٹی بہن جیسی پیاری ہستی کی جُدائی کا صدمہ سہا۔ خوشیوں کے ساتھ ساتھ زندگی کی قبا میں دُکھ کے پیوند لگتے رہے۔ لیکن ایک لگن، دل جمعی اور مقصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے محترم کرم فرماؤں کے خطوط کی روشنی میں ان سارے کٹھن مراحل سے نبرد آزما ہوتے ہوئے اپنے کو منہمک رکھا اور آج جب سارے کام پر نظر ڈالتا ہوں تو لب پر بے ساختہ شکر کے کلمات جاری ہو جاتے ہیں کہ "مالک تیرا شکر ہے کہ تو نے زندگی کے ان لمحات

Presented by Ziaraat.Com

مُستعار کو بے مقصد، بے وقعت اور رائیگاں نہیں ہونے دیا۔" ان ذواتِ مُقدّسہ سے وابستگی کی بناء پر نہ ہی کسی غلط راہ پر بھٹک سکا۔ ورنہ مرکز محور سے ہٹ کر انسانوں کے اس جنگل میں اپنا تشخص برقرار رکھنا بھی مشکل ہو جاتا۔

میرے بہت سے کرم فرما ایسے بھی ہیں جو مسلسل رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں کسی نئی کاوش کی شدّت سے انتظار کرتے ہیں اور پھر اپنے بیلاگ تبصرہ سے خوبیوں و خامیوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ حقیقتاً ایسے ہی مخلص دیدہ ور مہربانوں کی بدولت منزل کی طرف سفر جاری ہے۔ ورنہ راستے کے پیچ و خم سے گھبرا کر بہت سے ہمسفروں کو تھک کر بیٹھتے دیکھا ہے۔

اس بار سینکڑوں خطوط میں پُرزور اور مخلصانہ طریقے سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ چہاردہ معصومین علیہم السّلام کے مراثی یکجا کیے جائیں۔ جس کا زمانہ متقاضی اور وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ خواہش تو میری بھی یہی تھی کہ ایک جلد اس نوعیت کی بھی مرتب کی جائے تاکہ سینکڑوں کرم فرماؤں کی دیرینہ خواہش پوری ہو سکے۔ لیکن جب بکھرے ہوئے مراثی پر نظر ڈالی تو یہ احساس ہوا کہ یہ کام آسان نہیں ہے۔ کیونکہ ایک تو چہاردہ معصومین علیہم السّلام کے مراثی کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ کچھ مرثیے دستیاب ہوئے بھی تو قابلِ اطمینان نہیں تھے۔ کیونکہ تاریخ کے تناظر میں واقعات کا تسلسل اور ان کا قابلِ قبول و صحیح ہونا بہت ضروری ہے۔ دوسرے ایک ایک مرثیے میں تین چار مرثیوں کی پیوند کاری تھی۔

برصغیر کی تقسیم سے قبل چونکہ مجالس میں ذاکری کا اتنا رواج نہیں تھا۔ سارا زور سوز خوانی اور مصائب کے لئے مرثیوں پر ہی تھا۔ اس لئے بیشتر سوز خواں حضرات نے مرثیے کو پُرتاثیر اور رقّت آمیز بنانے کے لئے مختلف مراثی سے رخصت، جنگ، شہادت اور بین کے بند منتخب کر کے ایک مکمل مرثیے کی شکل دے ڈالی۔ یا پھر کچھ بند مرزا دبیر کے مرثیے سے کچھ بند میر انیس کے مرثیے سے لے کر کسی کی بیت تبدیل کر دی

Presented by Ziaraat.Com

مکمل تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ کچھ مرثیے ایسے بھی ہیں کہ انیسؔ و دبیرؔ کے مراثی میں ضمیرؔ دلگیرؔ، مونسؔ، انسؔ، عشقؔ، وحیدؔ اور دیگر مشاہیر مرثیہ نگار حضرات کے بند شامل کر دیئے گئے۔ اب ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اساتذہ کے سارے مرثیے اس کی نگاہوں سے گزر چکے ہیں۔ یہ بڑا پیچیدہ اور محنت و دقت طلب مسئلہ ہے۔

اس جلد کو مرتب کرتے وقت بھی یہ مسئلہ بہت ہی شدت کے ساتھ سامنے آیا خصوصاً جناب فاطمہ زہراؑ صلواۃ اللہ علیہا، حضرت علی علیہ السلام اور جناب زینبؑ کے مراثی میں مختلف بندوں کی شمولیت نے کام بہت ہی پیچیدہ کر دیا۔ مرزا دبیر کا مرثیہ ع بلقیس پاسباں ہے یہ کس کی جناب ہے۔ یہ اور بجنل ۸۶ بند کا مرثیہ ہے۔ اس کے بیشتر بند جناب فاطمہؑ کے مختلف مراثی میں نظر آئے۔ میری حتی الامکان یہی کوشش رہی کہ اصل مرثیوں سے اکتساب کیا جائے۔ چنانچہ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود تائید ایزدی اور چہاردہ معصومینؑ کے صدقے میں ان سارے کٹھن اور صبر آزما مراحل سے گزر کر ایک ایک مرثیہ کی تحقیق کر کے یہ جلد بھی مکمل ہو گئی۔

اس جلد کی تکمیل کے لیے بھی اتنی جستجو اور محنت کرنا پڑی کہ اس کا اظہار کم از کم الفاظ میں تو ناممکن ہے۔ البتہ میرے صاحب ذوق کرم فرما انشاء اللہ اس سعیٔ مشکور کو بہ نظر عمیق دیکھتے ہوئے ضرور سراہیں گے کہ کس کاوش اور جانفشانی سے اس بکھرے ہوئے شیرازے کو یکجا کر کے بیاض کو بے مثل و منفرد بنانے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوتاہی ہو گئی ہو۔ صاحبانِ نظر اور اہل ذوق حضرات سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ اس سلسلے میں میری رہنمائی ضرور کریں۔ تاکہ آئندہ کے لئے تصحیح کر لی جائے میں آپ کی گرانقدر آراء اور بیش قیمت تاثرات کا شدت سے منتظر رہوں گا۔

محقق، مفسر ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی دام ظلہٗ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں آپ کی بیشتر تخلیقات اہل ذوق اور ادب نواز حضرات سے خراج تحسین حاصل کر کے دلی تسکین

Presented by Ziaraat.Com

کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ آجکل "خاندانِ انیس کے شعراء" (دو جلدیں) اور "اردو مرثیے کا تدریجی ارتقاء" (دس جلدیں) پر تحقیقی کام اپنے تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ علم کے بحرِ ذخار سے فیضیاب ہوتے ہوئے ابھی حال ہی میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے "علامہ اقبال کا فلسفۂ عشق" پر تحقیق کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اس بیاض کی تکمیل کے سلسلے میں ڈاکٹر صاحب نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنے گرانقدر مشوروں سے نوازا۔ بلکہ مشاہیر مرثیہ نگار اساتذہ کے قلمی نسخوں اور ہندوستان کے نامور سوز خواں حضرات کے لستوں سے بھرپور انداز میں فیضیاب ہونے کا موقع فراہم کیا۔ اس طرح بہت سی کمیاب اور معیاری مرثیوں کی بدولت بیاض کی خوبیوں میں مزید اضافہ ہو گیا۔ میں ڈاکٹر صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی بے پایاں محبت و عنایت سے حقیقتاً میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بیاض کے بارے میں چند سطور تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیا۔ خداوند تعالیٰ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور صحت و تندرستی سے ہمکنار کرے۔

محترمی علامہ سید جاوید جعفری مدظلہ العالی کی علمی شخصیت کے بارے میں کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ کا اس وقت ملتِ جعفریہ میں عربی ماہر لسانیات کی حیثیت سے کوئی ہمسر نہیں۔ آپ کی گراں قدر تالیف "حکمتِ بوتراب" (دو جلدیں) نے اہلِ ادب حضرات میں کافی پذیرائی حاصل کی ہے۔ اس وقت "صحیفۂ امام حسنؑ"۔ "صحیفۂ امام حسینؑ" اور "احادیثِ رسالت مآب" تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ علامہ صاحب کی ذاتی لائبریری واقعی ایک علمی خزانہ ہے۔ کمرے کے وسیع رقبہ پر پھیلی ہوئی الماریوں میں خوبصورت انداز میں مزین نادر و کمیاب عربی و فارسی کتب نے نہ صرف آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔ بلکہ ایسے گنج ہائے گرانمایہ کو دیکھ کر دل مسرت سے سرشار ہو گیا۔ عربی و فارسی کتب کے مکمل سیٹ جو کہ کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں لائبریری کی زینت بنے ہوتے ہیں۔ یہ میرے لیے باعثِ عزّ و شرف اور موجبِ صد افتخار ہے کہ ایسی علمی شخصیت نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے

Presented by Ziaraat.Com

باوجود ازراہِ عنایت اپنے گرانقدر اور بے لوث تاثرات قلمبند کرکے بیاض کی خوبیوں کو مزید اُجاگر کردیا۔ میں علامہ صاحب کا بہ صمیم قلب انتہائی مشکور ہوں۔ خداوند تعالیٰ ان کے علمی درجات میں اضافہ فرمائے۔ اور مذہب حقہ، کی ترویج واشاعت کی مزید استطاعت عطا کرے۔

محترم قسیم امروہوی (قسیم بھائی) کی شخصیت ادب کے حوالے سے میرے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ رہی۔ اس کی وجہ اُن کا خاندانی تشخص ہے کہ کس طرح اپنے اسلاف کا نام روشن کئے ہوئے ہیں۔ خادم، یکتا، شمیم، برجیس اور حضرت نسیم امروہوی (اعلی اللہ مقامہم) یہ وہ سلسلہ ہے کہ جس نے رُشدِ ادب میں ایک نمایاں مقام حاصل کیا ہے۔ اُسی سلسلے کی ایک کڑی محترم قسیم امروہوی کے مختلف موضوعات پر مبنی شاہکار مراثی منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوکر مومنین سے خراجِ تحسین حاصل کرچکے ہیں۔ میں قسیم بھائی کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے نہ صرف مشوروں سے نوازا بلکہ اپنے والد محترم کے چہاردہ ۱۴ معصومین کے مراثی عنایت فرمائے جس سے حتی المقدور استفادہ کی بدولت بیاض کے معیار میں مزید اضافہ ہوگیا۔ خداوند تعالیٰ اُن کو شہدائے کربلا کے صدقے میں الفاظ کی دولت، فکر کی ندرت اور رُشدِ ادب کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائے۔

آخر میں جناب نسیم ندیم۔ جناب کوثر نقوی۔ جناب شاہد جعفر۔ جناب سرفراز بدر اور جناب سیّد ذوالفقار حیدر زیدی، جناب سید انجم عباس زیدی کا بے حد سپاس گزار ہوں کہ ان سب مومنین و شعراءِ کرام نے حوصلہ افزائی کی اور اپنے آراء سے نوازا۔

خاکپائے اہلبیت

سیّد قیصر حسین قیصر مشہدی

R 199/20 ۔ انجمن سوسائٹی۔ فیڈرل بی ایریا

کراچی ۳۸

Presented by Ziaraat.Com

# فہرست مراثی


| نمبر شمار | مرثیے کا مصرعہ اوّل | مرثیے کی نوعیت | تخلص شاعر | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | جب زیب دہ منزلِ اوّل ہوئے شبیرؑ | امام کا کربلا میں ورود | مرزا دبیر | ۲۱ |
| ۲ | آمد گلِ مراد حسنؑ پر خزاں کی ہے | شہادت حضرت قاسم | مرزا دبیر | ۲۵ |
| ۳ | رن میں ہمشکلِ پیمبرؐ نے جو کھائی بر جھپی | شہادت حضرت علی اکبر | میر مونس | ۲۹ |
| ۴ | اے مومنو سرورؐ سے جدا ہوتے ہیں عباسؑ | شہادت حضرت عباسؑ | 〃 | ۳۶ |
| ۵ | غل ہے دمشق میں کہ سر آیا حسینؑ کا | اہلحرم دبازارِ شام | | ۴۰ |
| ۶ | جب شام کے قریب حرم کا گزر ہوا | اہلحرم دربارِ شام | میر نفیس | ۴۴ |
| ۷ | جب آئے حرم مجلسِ حاکم میں کھلے سر | زندانِ شام میں آمدِ ہند | میر مونس | ۴۹ |
| ۸ | جب ساتویں تاریخ ہوئی ماہِ صفر میں | اہلحرم کی زنداں سے رہائی | واجب لکھنوی | ۵۶ |
| ۹ | جب بعد دفنِ شاہؑ دطن کو حرم چلے | اہلحرم کی مدینہ واپسی | میر نفیس | ۶۱ |


## "حصّہ دوم"


| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | فخرِ ملک و اشرفِ آدم ہے محمدؐ | وفات حضرت رسولِ خداؐ | میر انیس | ۶۵ |
| ۱۱ | اے مومنو یثرب میں عجب نوحہ گری ہے | 〃 〃 〃 〃 | میر عشق | ۷۰ |
| ۱۲ | اے امتیو رودؐ کہ یہ فصلِ عزا ہے | 〃 〃 〃 〃 | جناب برجیس | ۷۵ |
| ۱۳ | شہرِ علوم و شاہِ مدینہ ہیں مصطفیٰؐ | 〃 〃 〃 〃 | حضرت نسیم امروہوی | ۷۹ |
| ۱۴ | مہرِ سپہرِ عزّ و شرافت ہے فاطمہؑ | شہادت حضرت فاطمہ زہراؑ | میر انیس | ۸۴ |
| ۱۵ | مہرِ سپہرِ رفعت و شوکت ہے فاطمہؑ | 〃 〃 〃 〃 | میر انیس | ۸۹ |
| ۱۶ | بلقیسِ پاسباں ہے یہ کس کی جناب ہے | 〃 〃 〃 〃 | مرزا دبیر | ۱۰۸ |


Presented by Ziaraat.Com

| نمبر شمار | مرثیے کا مصرعہ اوّل | مرثیے کی نوعیت | تخلص شاعر | صفحہ نمبر |
|---|---|---|---|---|
| ۱۷ | مریم سے بتولؑ کو درجہ سوا ملا | شہادت حضرت فاطمہؑ زہرا | مرزا دبیر | ۱۰۸ |
| ۱۸ | خدا نے رتبۂ معراج مصطفےٰ کو دیا | 〃 〃 〃 | خبیر لکھنوی | ۱۱۶ |
| ۱۹ | خورشید آسمانِ ادب کا طلوع ہے | 〃 〃 〃 | میر عشق | ۱۲۰ |
| ۲۰ | آسیا خلق میں ہے آبِ سمائے زہراؑ | 〃 〃 〃 | میر علی نواز نازؔ | ۱۲۳ |
| ۲۱ | جب خلق سے وقتِ سفر فاطمہؑ آیا | 〃 〃 〃 | میر انیس | ۱۲۸ |
| ۲۲ | جب داخلِ بہشتِ رسولِ خدا ہوئے | 〃 〃 〃 | مرزا دبیر | ۱۳۲ |
| ۲۳ | زہراؑ غمِ رسولؐ میں بے اختیار ہیں | 〃 〃 〃 | — | ۱۳۷ |
| ۲۴ | جلوہ فروز بزمِ کرامت ہیں فاطمہؑ | 〃 〃 〃 | حضرت نسیم امروہوی | ۱۴۲ |
| ۲۵ | بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی | 〃 〃 〃 | 〃 〃 〃 | ۱۵۰ |
| ۲۶ | جانِ نبیؐ و خاصۂ داور ہے فاطمہؑ | انہدام جنت البقیع | جناب سجاد صاحب | ۱۵۴ |
| ۲۷ | شیعو پھر آج آٹھویں شوال آئی ہے | 〃 〃 〃 | — | ۱۵۷ |
| ۲۸ | جب زیب دہِ منزلِ دنیا ہوئی زینبؑ | شہادت حضرت زینبؑ | مرزا دبیر | ۱۶۰ |
| ۲۹ | پیدا جو بنتِ حضرتِ خیر النساء ہوئی | 〃 〃 〃 | مرزا ادرج | ۱۶۷ |
| ۳۰ | برباد الٰہی نہ کوئی پردہ نشیں ہو | 〃 〃 〃 | میر عشق | ۱۷۲ |
| ۳۱ | رونقِ محفلِ تسلیم و رضا ہے زینبؑ | 〃 〃 〃 | منظفر علی کوثر | ۱۷۸ |
| ۳۲ | صد شکر کہ مداح ہوں میں آلِ نبیؐ کا | 〃 〃 〃 | جناب برجیس | ۱۸۲ |
| ۳۳ | پھر اہلبیتؑ نبیؐ پر وہی مصیبت ہے | 〃 〃 〃 | حضرت نسیم امروہوی | ۱۸۷ |
| ۳۴ | سجاد جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے | 〃 〃 〃 | — | ۱۹۰ |
| ۳۵ | رو دے کہ روزِ قتلِ امیرِ عرب ہے آج | شہادت حضرت علی علیہ السلام | میر انیس | ۱۹۴ |
| ۳۶ | خورشید حقیقت رخِ زیبائے علیؑ ہے | 〃 〃 〃 | میر انیس | ۲۰۲ |
| ۳۷ | اے روزہ دار دادِ آہ و بکا کا یہ روز ہے | 〃 〃 〃 | مرزا دبیر | ۲۰۶ |
| ۳۸ | کیا وصف ہوں بیاں شہِ ذوالفقار کے | 〃 〃 〃 | مرزا دبیر | ۲۱۲ |


Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۱)

# حضرت امام حسینؑ کا کربلا میں وُرود

جب زیب دہ منزلِ اوّل ہوئے شبیرؑ — گھوڑا نہ بڑھا آگے تو پیدل ہوئے شبیرؑ
ہاتف نے کہا وارِدِ مقتل ہوئے شبیرؑ — اُمّت کے جو عُقدے تھے وہ سب حل ہوئے شبیرؑ (۱)

عاشور کو اقلیمِ شہادت ہو مُبارک
اور حشر میں اُمّت کی شفاعت ہو مُبارک

غرّہ تھا محرّم کا جو وارد ہوئے مولا — ٹھہرا کے سواری کو رفیقوں سے یہ پوچھا
کیوں اے مرے پردیسیو خوش آیا یہ صحرا — برپا یہاں سب خیمے ہوں، وہ بولے کہ اچھا (۲)

پر کتنے دنوں قصدِ قیام اے شہ دیں ہے
شہ نے کہا تا حشر مقام اپنا یہیں ہے

یہ تذکرہ تھا واں کہ ہوئی شام نمایاں — اور بیٹھ گئے خیمہ کے دروازے پہ درباں
تھے خیمہ میں سب اہلِ حرم شش در و حیراں — کرسی پہ مکیں متصل دُرِ شہِ ذی شاں، (۳)

مظلومِ برادر کو جو تشویش بڑی تھی
زینبؑ عقبِ پردۂ دروازہ کھڑی تھی

Presented by Ziaraat.Com

ناگاہ سوئے خیمہ ہوئی آمدِ اعدا! ہر سمت تھی آوازِ دف و نوبت و قرنا

(۴)

آواز دی زینبؑ نے کہ اے سیّدِ والا حضرت کی سلامی کی یہ نوبت ہے ادھر کیا

یہ لوگ ہیں پردیسیوں کو لینے کو آئے

پیغامِ ضیافت ہیں ہمیں دینے کو آئے

(۵)

شہؑ بولے قضا آئے گی لینے کو ہمارے بھائیؑ سے کہا دیکھو یہ کیوں آئے ہیں سارے

عباسؑ گئے پاس تو اعداء یہ پکارے دریا کے کنارے سے کرو خیمہ کنارے

نہر اپنی عمل میں ہے کہ ملکِ شہؑ دیں ہے

کیوں نہر پہ قبضہ کیا کوثر تو نہیں ہے

(۶)

عباسؑ نے فرمایا کہ یہ تم نے کہا کیا یہ کون مروّت ہے بھلا خُلق یہ کیسا!

واللہ کے ہے مہر میں زہراؑ کے یہ دریا اس پر بھی کسی نے کبھی پانی نہیں روکا

شرکرنا بشر سے نہیں زیبا ہے بشر کو

ہم لوگ اِدھر اُترے ہیں تم اترو اُدھر کو

(۷)

ہم نہر کے مختار نہیں ہو تمہیں مختار مشکیزے بھی ساتھ آئے ہیں پانی نہیں درکار

مہمانوں کو ہے آب و غذا دینا سزاوار اور تم نہیں دریا پہ بھی رہنے کے روادار

پردیسیوں سے خُلق کرو دھیان کِدھر ہے

اصغرؑ چھ مہینے کا ہے اور پہلا سفر ہے

Presented by Ziaraat.Com

اعداء نے کہا صاف یہ ہم کو نہیں منظور — لُٹ جائے گا ورنہ ابھی خیمہ کو کرو دُور
(۸)
عباسؑ نے فرمایا کہ کثرت پہ ہو مغرور — ایسا تو کسی کا میں نہیں دیکھتا مقدور
لوٹو تو بھلا خیمہ حسینؑ ابن علیؑ کا
دیکھو تو نشاں بھی میں نہیں رکھتا کسی کا

منزل کے اُٹھے دُھوپ میں پردیسی ہیں آتے — لازم تھا تمہیں اُن کے منہ ہاتھ دُھلاتے
(۹)
مہمان سمجھ کر ہمیں کھانا بھی کھلاتے — سو اس کے عوض خیمہ ہو دریا سے اُٹھاتے
کل صبح کو خیمہ بھی اُٹھا لیں گے یہاں سے
تکلیف مگر ہوئے گی اب نقلِ مکاں سے

سیدانیاں طاعت میں ہیں اور سوتے ہیں اطفال — بیمار بھتیجا مرا بستر پہ ہے بے حال
(۱۰)
وہ بولے کہ بس ہم سنے اب کہیے کچھ احوال — ہم خیمہ و مسند کو کریں گے ابھی پامال
یہ کہہ کے کئے تیز سے علم اہلِ جفا نے
شمشیر علیؑ کھینچ لی شمشیر خدا نے

یہ دیکھ کے کرسی سے اُٹھے سبطِ پیمبرؐ — چلّائے کہ ہاں ہاں مرے غازی مرے صفدر
(۱۱)
بھائی مری مظلومی و غربت پہ نظر کر — دکھلا تو مری صبر کی تلوار کے جوہر
کیا ہوگا جو اُمت سے نہ تو آج لڑے گا
کچھ فرق نہ حیدرؑ کی شجاعت میں پڑیگا

Presented by Ziaraat.Com

عباسؑ پھرے کانپتے پیشِ شہِ والا — کی عرض وہی خوب ہے جو مرضیٔ آقا
ہے کام مجھے آپ سے دریا سے غرض کیا (۱۲) پر آپ کے فدوی کا نہ دعویٰ تھا یہ بے جا
تم نے بھی سُنا، میں نے بھی حیدرؑ سے سُنا ہے
دریا کی ترائی تو مری قبر کی جا ہے

شہؑ نے کہا تحقیق یہ ہے آپ کا مدفن — اے بھائی مگر جیتے ہی جی پاسِ مُردن
لو خیمہ اُٹھاؤ کہ حرم کرتے ہیں شیون (۱۳) تم دوست خدا کے ہو کرو خاطرِ دشمن
اُٹھنے جو لگا خیمہ حرم بولے یہ کیا ہے
زہراؑ کی صدا آئی کہ پہلی یہ جفا ہے

سوتے ہوئے بچوں کو تو فضہؑ نے جگایا — اور بانوؑ نے گہوارہ سے اصغرؑ کو اُٹھایا
سب فرش اُٹھا جتنا تھا خیمہ میں بچھایا (۱۴) زینبؑ نے مگر مسندِ شہ کو نہ بڑھایا
جو پوچھتا تھا دیکھ کے اسبابِ حرم کو
شہؑ کہتے تھے دریا نے نہ مہماں کیا ہم کو

ریتی پہ کیا شہؑ نے بپا خیمۂ پُر نور — پُر فکر شب و روز رہی تا شبِ عاشور
آئی سحر قتل تو مولا ہوئے مسرور (۱۵) کہتے تھے کہ ہو جائیں گے اب سارے قلق دُور
خیمہ میں رفیقوں کے بھی ایک جشن بپا تھا
سامانِ قضا شوق و غا ذکرِ خدا تھا

(از نتیجۂ فکر)
مرزا دبیرؔ

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۲)

# شہادت حضرت قاسم ابنِ حسنؑ

آمدِ گلِ مرادِ حسنؑ پر خزاں کی ہے — رخصت حرم سے قاسمِ غنچہ دہاں کی ہے
منظور دل کو سیرِ ریاضِ جناں کی ہے (۱) ہر سمت دھوم خیمہ میں آہ و فغاں کی ہے

سہرا ابھی سر پہ باندھے ہیں سر بھی کٹاتے ہیں
دولہا ابھی بنے ہیں ابھی مرنے جاتے ہیں

اپنے شہاب خوں میں براتی نہا چکے — پیکاں کے بیڑے عونؑ و محمدؑ بھی کھا چکے
شبیرؑ سب کے لاشے برابر لٹا چکے (۲) دولہا کی ہے وداع براتی تو جا چکے

کوئی رہا نہ لشکرِ شاہِ شہید میں
ناظہر یہ ستم ہوا عصرِ یزیدؑ میں

کیوں مومنو یہ حادثہ گاہے سنا بھی ہے — کیوں منصفو یہ بیاہ بھی ہے اور قضا بھی ہے
پیٹو شریک پیٹنے میں مجتبےٰؑ ابھی ہے (۳) زہراؑ ابھی ہے رسولؐ ابھی ہے مرتضیٰؑ بھی ہے

اس وقت سب ملیں گے طبق آسمان کے
کبرا جو مہر بخشے گی لاشے پہ آن کے

Presented by Ziaraat.Com

کیا بیٹے ہو جہان سے جاتے ہیں مجتبےٰؑ سر ننگے ہو حسینؑ کا عمامہ ہے گرا
(۴)
ادھر پیچھے پیچھے دولہا کی ماں کی یہ صدا اماں نثار اماں کو بھی ذبح کرتا جا

میں نے یہ مانا پاس نہیں میرے رہتے ہو
کیا حق میں اِک رات کی بیاہی کے کہتے ہو

پھر ماں سے کچھ علیحدہ اُس نے بیاں کیا سُنتے ہی ماں نے اپنا کلیجہ پکڑ لیا
(۵)
پوچھا جو بیبیوں نے جواب آہ یہ دیا بے آس سب طرف سے ہوئی شکر کبریا

دیدار زندگی میں نہ اب یہ دکھائیں گے
جیتے تو کیا مرکے بھی رن سے نہ آئیں گے

القصہ قتل گہہ کو چلا ابن مجتبےٰؑ ماں گر پڑی زمین پہ کہ میرا تو دم چلا
(۶)
کہتا ہے راوی آنکھوں سے دیکھا یہ ماجرا رن کو سوار ہو کے جو قاسمؑ رواں ہوا

میداں حرم کے رونے سے جنبش میں آگئے
میداں تو ایک طرف شہ دیں تھرتھرا گئے

بولا کوئی کہ حمزہ ہے حمزہ پہ شہسوار اک نے کہا علیؑ ہے علیؑ ہے یہ نامدار
(۷)
بولا کوئی حسنؑ ہے حسنؑ ہے یہ گلعذار بڑھ کے پرے سے کہنے لگا شمر نابکار

میں دیکھوں کونسا یہ شجاعِ دلیر ہے
دیکھا تو تھرتھرا کے کہا یہ تو شیر ہے

Presented by Ziaraat.Com

ارزق کے اک پسر نے کیا چست اپنا رخت — باندھی گہن کی شکل سپر اُس نے ایک سخت
تھی وہ سیاہ مثل دل شمر اور کرخت (۸) تیغ سیفدے کے چلا وہ سیاہ بخت
دل طنطنہ سے غصّہ سے سینہ بھرا ہوا
ہمراہ سو سواروں کا اُس کے پرا ہوا

ارزق یہاں برابر قاسمؑ پہنچ گیا — وہ صرصر خزاں یہ گلِ باغِ مجتبےٰ
شبرانہ کھینچی ہاتھ میں شمشیر شعلہ زا (۹) ارزق نے لی سپر صفت پشت اژدہا
قربان ضرب تیغ کے اور اس کمال کے
کیا پھل تھا تیغ کا کہ کٹے پھول ڈال کے

سجدہ اُتر کے گھوڑے سے شبیرؑ نے کیا — قاسمؑ کی ماں نے سوئے بقیعہ یہ دی ندا
ارزق کو مار آپ کے پوتے نے کچھ سنا (۱۰) والی سے میرے کہہ دو یہ شانہ ہلا ہلا
اس دم بخف سے آنے کی تکلیف کیجئے
حیدرؑ سے میرے دودھ کی تعریف کیجئے

آئی ندائے فاطمہؑ میداں سے ایکبار — میں ہو رہی ہوں تجھ پہ نثار اے مرے پسر
تاثیر ترے دودھ کی ہے سب پہ آشکار (۱۱) قاسمؑ کی ماں پکاری مبارک تمہیں یہ پیار
لونڈی کو بھی مگر نہ فراموش کیجئو
بی بی بلائیں میری طرف سے بھی لیجیو

Presented by Ziaraat.Com

ناموسِ مصطفےٰ میں تو تھی تہنیت کی دھوم — قاسمؑ پہ رن میں لشکریوں نے کیا ہجوم
تھی اُقتلو ندائے منادی علی العموم (۱۲) — قاسم تھے محوِ قتل صفوفِ سیاہِ شوم

یوں دست و پا بریدہ رسالوں کے ہوتے تھے
گم ہاتھ پاؤں دیکھنے والوں کے ہوتے تھے

شمر و عمر پکارتے ہیں آن کر قریں — کر بیعتِ یزید نہ لے نام شاہ دیں
پانی دیں تجھ کو زخم کا بخیہ کریں یہیں (۱۳) — کہتا ہے ہاتھ اُٹھا کے وہ غش میں نہیں نہیں

سر رکھ دو میرے ہاتھ پہ تم کاٹ کر مرا
آئیں چچا تو نذر کرے لاشہ سر مرا

چلّا کے رونے والوں سے شبیرؑ نے کہا — ماتم میں اس کے رو تو تمہیں اجر دے خدا
اُلفت میں مجھ کو ہے علی اکبرؑ سا لاڈلا (۱۴) — رشتے میں ہے بھتیجا زیارت میں مجتبےٰ

پُرسا جدا جدا دو شہِ کربلائؑ کو
کیسا اجل نے لوٹا حسنؑ کی کمائیؑ کو

لاشے کے گرد ہو گئیں سر ننگے بیبیاں — آ کر دُلہن تو پائنتی بیٹھی سرہانے ماں
بس اے دبیر اب تو نہ کر آ کے کچھ بیاں (۱۵) — مجلس میں ہر طرف کو قیامت ہوئی عیاں

کہہ حق سے سب ملائکہ مدح حسنؑ کریں — (از نتیجہ فکر)
یہ ہے صلہ قبول اسے پنجتن کریں — مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۳

# شہادت حضرت علی اکبرؑ

رن میں ہمشکل پیمبرؐ نے جو کھائی برچھی
توڑ کر سینہ کلیجہ میں در آئی برچھی
کھینچ کر شمر کو ظالم نے دکھائی برچھی
غل پڑا فوج میں کیا خوب لگائی برچھی
بے اجل سرورؑ دیگر کو مارا تو نے
جنگ آخر ہوئی شبیرؑ کو مارا تو نے

۱

تیری یہ برچھی محمدؐ کے کلیجے پہ چلی
ہو گئے قتل حسنؑ ڈوب گئے خوں میں علیؑ
تو نے اس شاخ کو توڑا جو نہ پھولی نہ پھلی
باپ مجروح ہوا مر گئی ماں کو کھ جلی
دست شہ سینۂ زینبؑ، دل زہراؑ توڑا
تیرے اک تیر نے کس کس کا کلیجہ توڑا

۲

غل جو لشکر میں ہوا مار لیا اکبرؑ کو
ہوش اپنے تن دسر کا نہ رہا سرورؑ کو
رو کے زینبؑ سے کہا سونپا خدا یہ گھر کو
برچھی ماری کسی ظالم نے مرے دلبر کو
کس قدر ظلم ہوا، خوں سے زمیں لال ہوئی
دیکھئے لاش بھی ملتی ہے کہ پامال ہوئی

۳

Presented by Ziaraat.Com

۴

کہہ کے یہ فوج مخالف میں گئے صورتِ شیر
ہاتھ میں تیغ و سپر آنکھوں میں عالم اندھیر
جستجو اکبرؑ مظلوم کی دل زلیست سے سیر
وہیں دوڑے گئے جس غول میں چمکی شمشیر

واں کبھی ہمشکل پیمبرؐ نظر آئے نہ کہیں
دیکھا ایک ایک کو اکبرؑ نظر آئے نہ کہیں

۵

کبھی دہنے کبھی بائیں گئے گھبرائے ہوئے
کبھی اعدا کو ہٹا کر پھرے جھنجلائے ہوئے
لاشیں ڈھونڈیں کبھی سر شرم سے نہوڑائے ہوئے
گہہ پکارے کہ پھرے جاتے ہیں ہم آئے ہوئے

نہیں ملتا کہیں احمدؐ کی نشانی کا پتا
کوئی بتلا دو مرے یوسفِ ثانی کا پتا

۶

اے لعینوں علی اکبرؑ مرا پیارا ہے کہاں
فلکِ عز و شرف کا وہ ستارا ہے کہاں
نہیں جیتا تو بتاؤ اسے مارا ہے کہاں
تشنہ لب باپ کی پیری کا سہارا ہے کہاں

مضطرب ہوں مرے دلبند کو ڈھونڈو یارو
اپنے مہمان کے فرزند کو ڈھونڈو یارو

۷

سوجھتا کچھ نہیں آنکھوں سے کدھر جاؤں میں
دل سمجھتا نہیں کیونکر اسے سمجھاؤں میں
اپنے یوسف کا کسی شکل پتہ پاؤں میں
جیتا پاؤں تو خبر بانو کو پہونچاؤں میں

ہائے فرزند کی ہر دم جو صدا آتی ہے
کوکھ کو ہاتھوں سے پکڑے ہوئے چلاتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

غل ہوا رانڈوں میں ہے علی اکبرؑ ہے ہے (۲۴) تیرے مرجانے سے برباد ہوا گھر ہے ہے
پیاسے دنیا سے سدھارے سوئے کوثر ہے ہے مٹ گئی خلق سے تصویر پیمبرؐ ہے ہے

پھر دوبارا ہوا دُنیا میں نبیؐ کا ماتم
تیرا ماتم ہے رسولِ عربیؐ کا ماتم

بانو کرتی تھی یہ فریاد پچھاڑیں کھا کر پھیر دے حلق پہ میرے کوئی خنجر لاکر
ہائے اکبرؑ تجھے کس دشت میں ڈھونڈوں جاکر (۲۵) مرگئے شان جوانی کی مجھے دکھلا کر

آکے یاں لٹ گئی یہ پالنے والی بیٹا
آج اماں کا بھرا گھر ہوا خالی بیٹا

اماں واری مجھے سہرا نہ دکھایا ہے ہے ماں کا تابوت نہ کاندھے پہ اُٹھایا ہے ہے
تم نے اس دائی کا مرقد نہ بنایا ہے ہے (۲۶) سال اٹھارواں کس ظلم کا آیا ہے ہے

جب مسیں بھیگیں لہو میں ہوئے غلطاں اکبرؑ
میرے بیکس مرے ناشاد پُر ارماں اکبرؑ

کہہ کے یہ غش ہوئی سر پیٹ کے وہ سوختہ جاں (۲۷) کہا چلا کے سکینہ نے کہ ہے ہے اماں
ایسا ماتم ہوا اس دم کہ قیامت تھی عیاں لے گئے لاشِ پسر گھر سے شہؑ کون و مکاں

مونسؔ اب روک لے خامہ کہ بہت طول ہوا (از نتیجۂ فکر
للہ الحمد کہ یہ مرثیہ مقبول ہوا میر مونس)

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



مرثیہ (۴)

# شہادت حضرت عباسؑ علمدار

اے مومنو سرورؑ سے جدا ہوتے ہیں عباسؑ — پیاسوں کیلئے دولتِ جاں کھوتے ہیں عباسؑ
شبیرؑ کے قدموں پہ گرے روتے ہیں عباسؑ (۱) بیتاب ہیں اور اشکوں سے منہ دھوتے ہیں عباسؑ

شبیرؑ سے کہتے ہیں کہ میداں کی رضا دو
آقا ہمیں اب بہرِ خدا اذنِ وغا دو

کہتے ہیں کہ پیاسی ہے سکینہ شہِ مظلومؑ — پانی نہ ملا اس کو تو مر جائے گی معصوم
دو روز سے ہے تشنہ دہن دخترِ مغموم (۲) شبیرؑ نے فرمایا کہ اے خاصۂ قیوم

دخترِ شہِ مظلومؑ کی مغموم و حزیں ہے
صابر ہے وہ پانی اُسے درکار نہیں ہے

القصہ حرم میں وہ چراغِ حرم آیا — دروازے سے خیمہ میں جھکائے عَلَم آیا
غُل پڑ گیا سب میں کہ وہ ابرِ کرم آیا (۳) سب خشک لبوں کے تنِ بے دم میں دم آیا

یوں صحن میں عباسؑ علم گاڑ کے روئے
مرقد میں علیؑ اپنا کفن پھاڑ کے روئے

چلائی کوئی لاکے سکینہؑ کو دکھا دو — بیہوش ہو تو زیرِ علم لاکے لٹا دو
منہ آنسوؤں سے تر ہے پھریرے کی ہوا دو — عباسؑ کو صدقے کرو گھر بار لٹا دو

(۴)

سب زیرِ علم لائے سکینہ کو اٹھا کر
ماں رونے لگی قبلہ کو منہ اس کا پھرا کر

عباسؑ کی زوجہ نے کہا پیٹ کے سر کو — اس وقت بھی کیوں آئے سکینہؑ کی خبر کو
اللہ کیوں صاحب نے کیا سخت جگر کو — ہے ہے میں خجالت سے نکل جاؤں کدھر کو

(۵)

دیکھو جگر شاہِ مدینہ کا تڑپنا
زہراؑ کا تڑپنا ہے سکینہ کا تڑپنا

عباسؑ پکارے کہ میں کیا آپ ہوں مختار — سردار نے فرمایا تو یاں آیا علمدار
یہ کہہ کے پھرے گرد سکینہ کے کئی بار — چلائے کہ اے صادق الاقرار کی دلدار

(۶)

سر دینے کو تیار ہے شبیرؑ خدا کو
دو وعدے پہ تم منصبِ سقائی چچا کو

گرتی ہوئی دوڑی شہِ مظلوم کی جائی — اک مشک وہ بالائے زمیں پھینک کے لائی
سقائی سکینہؑ کی علمدار نے پائی — زوجہ کو وصیت میں یہ اک بات سنائی

(۷)

منصب جو ہمارا تھا دیا ہم کو خدا نے
اب ساتھ سکینہؑ کے تو بندھوائیو شانے

Presented by Ziaraat.Com

پھر خانۂ زیں پر گئے ویراں کیا گھر کو
کی دُور سے تسلیم شہِ جن و بشر کو
(۸)
دَر پر چلے ہمراہ لئے فتح و ظفر کو
حضرت نے کہا یا علیؑ اور تھاما جگر کو

یوں ساتھ چلا اُس کے پسر شیرِ خدا کا
جیسے پسِ تابوت ہو شور آہ و بُکا کا

جو پوچھتا تھا کون چھُٹا اے شہِ ابرار
کہتے تھے جواں بھائی علمدار علمدار
(۹)
بچھڑا مرا حمزہؑ میرا جعفرِ طیّار
برباد ہوا میں مرا لشکر مرا گھر بار

اب چھُٹتے ہیں عباسؑ دہائی ہے نبیؐ کی
بتیس۳۲ برس کی یہ کمائی ہے علیؑ کی

عباسؑ میں روٹھا ہوں مناتے ہوئے جاؤ
عباسؑ گلے پھر بھی لگاتے ہوئے جاؤ
(۱۰)
عباسؑ کفن ہم کو پہناتے ہوئے جاؤ
عباسؑ مری گور بناتے ہوئے جاؤ

عباسؑ ترے بعد خبر کوئی نہ لے گا
عباسؑ ہمیں گور و کفن کوئی نہ دے گا

عباسؑ سے ٹھہرا نہ گیا خانۂ زیں پر
گھوڑے کو پھرا کر گرا پائے شہِؑ دیں پر
(۱۱)
بیہوش ہوئی فاطمہؑ مقتل کی زمیں پر
آقا نے جبیں رکھ دی برادر کی جبیں پر

اور ہاتھوں کو باہر کیا بغلوں کے تلے سے
لپٹا لیا معشوق نے عاشق کو گلے سے

Presented by Ziaraat.Com

گھوڑے پہ چلے تیغ بکف جانبِ دریا — اک حملے میں عباسؑ علی نہر پہ پہنچا
(۱۲)
مشکیزہ بھرا پانی سے اور دوش پر رکھا — دریا سے جو نکلا تو ہوا نرغۂ اعدا

ظاہر میں انہیں لشکرِ بے پیر نے روکا
باطن میں مگر پیاسوں کی تقدیر نے روکا

افسوس صد افسوس تمنائے علمدارؑ! — ناگاہ چلی بازوؤں پہ ظلم کی تلوار
(۱۳)
اور مشکِ سکینہؑ بھی ہوئی تیروں سے افگار — سر پر جو لگا گرز گرے خاک پہ اکبار

چلائے عدو صاحبِ شمشیر کو مارا
عباسؑ کو مارا نہیں، شبیرؑ کو مارا

یاں زوجۂ عباسؑ یہ حضرت کو پکاری — مارے گئے عباسؑ بلا لے کے تمہاری
(۱۴)
حضرت نے کہا ہائے برادر ترے واری — اس طرح سے تڑپے کہ زمیں ہل گئی ساری

عمامہ گرا تھا شہِ دیںؑ کا زمیں پر
سر پیٹتے تھے حور و ملک عرشِ بریں پر

اس رونے میں شبیرؑ کو کچھ دھیان جو آیا — ٹکڑے تو گریباں کیا اکبرؑ سے یہ پوچھا
(۱۵)
بتلاؤ مرے شیر کا کس جا پہ ہے لاشا — زینبؑ سے یہ کہہ دو کریں عریاں سر اپنا

پھاڑا جو ہیں اکبرؑ نے گریبانِ پدر کو
شہؑ نے کہا اب تھام لو ہاتھوں سے جگر کو

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۵

# اہلِ حرم و بازارِ شام

غُل ہے دمشق میں کہ سر آیا حسینؑ کا
کنبہ برہنہ سر نظر آیا حسینؑ کا
زنجیر میں بندھا پسر آیا حسینؑ کا
(۱)
مابینِ کہکشاں قمر آیا حسینؑ کا

اقبالِ شاہِ شام اور ادبارِ اہلبیت
پامال ہو کے لُٹ گئی سرکارِ اہلبیت

بلوہ کہاں مدینہ کی شہزادیاں کہاں
ہیں سر برہنہ فاطمہ زہراؑ کی بیٹیاں!
بالوں میں مُنہ چھپے ہیں مگر نُور ہے عیاں
(۲)
آتی ہے شکرِ حق کی صدا لب سے ہر زماں

اس بیکسی میں یادِ الٰہی سے کام ہے
کیونکر نہ ہو کہ عترتِ خیر الانام ہے

نیزے پہ سر حسینؑ کا ہے مثلِ آفتاب
خونِ گلو سے ریشِ مبارک کو ہے خضاب
قرآن پڑھ رہا ہے سرِ ابنِ بوترابؑ
(۳)
اس معجزے کو دیکھ کے ہوتا ہے زہر آب

کیا سنگ دل ہیں اہلِ جفا کچھ اثر نہیں
ان غافلوں کو روزِ قیامت کا ڈر نہیں

Presented by Ziaraat.Com

ننھی سی اک یتیم کے زخمی ہیں دونوں کان — کیا پیاس ہے کہ منہ سے نکل آئی ہے زبان

(۴)

ہر دم پکارتی ہے کہاں میرے بابا جان — گرمی ہے دھوپ تیز ہے پیاسی ہوں الامان

زخمی ہوں تشنہ ہوں مرے کانوں میں درد ہے

یارب سکینہؑ کو ہوسِ آبِ سرد ہے

پھر خود یہ بولی کون ہے تیرا خدا بغیر — مجھ تشنہ کام کو نہیں چارہ دعا بغیر

(۵)

پانی پلائے کون کرم سے چچا بغیر — مشکل یہ حل نہ ہوگی مشکل کشا بغیر

اے موت مجھ کو خلد میں پہنچا شتاب سے

تا دل کی آگ سرد ہو کوثر کے آب سے

اے موت تو کہاں ملک الموت کیا ہوئے — ہم اپنے بابا جان و چچا سے جدا ہوئے

(۶)

سارے عزیز راہِ خدا میں فدا ہوئے — بیکس ہوئے اسیر ہوئے بے ردا ہوئے

انبوہ ہے ہجوم ہے گرد اہل شام ہیں

نہروں میں آبِ سرد ہے ہم تشنہ کام ہیں

سر کھولے ننگے اونٹ پہ بیٹھی ہے اک دلہن — کہتی ہے میں حسینؑ کی بیٹی ہوں بے وطن

(۷)

وارث کا قتل گاہ میں لاشہ ہے بے کفن — میں رانڈ ہو کے آئی ہوں بلوہ میں نعرہ زن

اُمّت نبیؐ کی دل سے مطیعِ یزید ہے

زہراؑ کی پوتیوں پہ یہ ظلم شدید ہے

Presented by Ziaraat.Com

کیا نحس تھی گھڑی جو ہوا کربلا میں بیاہ
ہوتے ہی عقد قتل ہوا رن میں میرا شاہ
(۸)
میں قید ہو گئی مرا گھر ہو گیا تباہ
بندی بنا کے شام میں لائی ہمیں سپاہ

سیدانیوں کے سر پہ الٰہی ردا نہیں
عترت پہ کون رحم کرے مصطفیٰؐ نہیں

یارب ہم اہلبیتِ رسولِ کبیر ہیں
یارب ہم اہلِ پاکِ جنابِ امیرؑ ہیں
(۹)
اُمت کی آج آنکھوں میں کیسے حقیر ہیں
وارث موئے ہیں آج یہ عابدؑ اسیر ہیں

زنجیر و طوق پہنے وہ ہم سب کے ساتھ ہیں
اونٹوں کی رسیوں سے بندھے دونوں ہاتھ ہیں

ناچار ہیں اسیر ہیں یارب وہ کیا کریں
یہ بھی نہیں ہے حکم انہیں بددعا کریں
(۱۰)
ہو کر امام کس کی طرف التجا کریں
یا صبر اور سکوت کریں یا بکا کریں

گھٹنوں تلک ورم ہیں یہ پاؤں کا حال ہے
غیرت سے تپ ہے دھوپ سے منہ لال لال ہے

دیکھا جو ایک مومنِ دیندار نے یہ رنگ
کہنے لگا وہ لشکرِ اعداء سے بید رنگ
(۱۱)
شدت سے درد دل کے ہوا جان سے تنگ
مشرک ہو یا یہود ہو یا لشکرِ فرنگ

اے اہلِ شام غیرتِ اسلام کیا ہوئی
کیوں دین تم نے ترک کیا کیا بلا ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



کیوں عترتِ رسولؐ خدا کے ہوئے عدو — کیوں لائے ہو دمشق میں اُن کو کشادہ مُو
ہیں دخترانِ فاطمہؑ کے بے نقاب رُو — کیوں بے ردا ہے حیدرِ کرار کی بہو (۱۲)

یہ اہلبیتِ شاہِ زمین و زماں نہیں
بے غیر تو تمہارے بہو بیٹیاں نہیں

توفیق گر تمہیں نہیں اے قومِ ناسپاس — میں لاؤں اُن کے واسطے روبند اور لباس
بولے عدو کہ دے انہیں جو کچھ ہو تیرے پاس — فی الفور جا کے چادریں لایا وہ حق شناس (۱۳)

بولا میں ہوں غلام تم آلِ رسولؐ ہو
یہ پیش کش اے آلِ محمدؐ قبول ہو

رو کر پکاریں زینبؑ و کلثومؑ آفریں — یہ پیش کش قبول ہوئی دلمیں کر یقیں
گو ہم نہ اوڑھیں خیر تیرا جائیگا نہیں — معذور ہم ہیں اوڑھنے دیں گے نہ اہلِ کیں (۱۴)

کوڑے سر کھلے ہمیں تا شام لائے ہیں
کافی ہیں بال سر کے منہ اپنے چھپائے ہیں

عریاں سرِ حسینؑ ہے منہ پر پڑی ہے گرد — ننگا تنِ حسینؑ ہے میداں میں نیک مرد
ہم سرنگوں ہیں خاک پہ اُٹھتا ہے دلمیں درد — حق کو پسند ہے سرِ عریاں و رنگ زرد (۱۵)

جسمیں خدا خوشی ہو وہی نیک کام ہے
دنیا تو چند روزہ ہے عقبےٰ مدام ہے

مرثیہ (۶)

# اہلحرم و دربار شام

جب شام کے قریب حرم کا گزر ہوا
غم سے کمال بیوؤں کا ٹکڑے جگر ہوا (۱)
دربار میں یزید کے داخل عمر ہوا
مسرور و شاد حاکم بیداد گر ہوا

بولا عمر کہ آج عجب دن ہے عید کا
آیا ہے فرق کٹ کے حسینؑ شہید کا

ابنِ معاویہ نے سنا جب یہ ماجرا
مارے خوشی کے تخت سے وہ اٹھ کھڑا ہوا (۲)
اپنے گلے سے جلد عمر کو لگا لیا
بولا کہ ملک رے تجھے میں نے عطا کیا

رخنہ جو سلطنت میں مرے تھا مٹا دیا
تو نے نشانِ احمدؐ و زہراؑ مٹا دیا

یہ کہہ چکا جو حاکم مردود و بد گہر
پھر بولا حال جنگ کا مجھ سے بیان کر (۳)
بولا لعیں طویل ہے وہ حال سر بسر
فی الحال عرض کرتا ہوں میں تجھ سے مختصر

سجادؑ کے سوا کوئی باقی رہا نہیں
میں نے حسینؑ امام کو پانی دیا نہیں

Presented by Ziaraat.Com

زہراؑ کی بہوئیں بیٹیاں سب ہیں برہنہ سر
بٹھلا کے ان کو لایا ہوں میں ننگے اونٹوں پر
(۴)
ہے آگے نیزے پر سرِ سلطانِ بحر و بر
ہفدہ سر اور پیچھے ہیں نیزوں پہ جلوہ گر
ہے کون سخت بات جو اس کو کہی نہیں
زینبؑ کے منہ چھپانے کو چادر رہی نہیں

بولا لعیں کہ صبح سے ہے مجھ کو انتظار
ہے سب کا ہو چکا درِ ساعات تک گزار
(۵)
کیوں جلد قیدیوں کو نہیں لاتے ہیں سوار
اونٹوں پہ ہیں سوار اسیرانِ دلفگار
لاجلد انتظار کی طاقت رہی نہیں
پیدل تو ساتھ اہلِ حرم کے کوئی نہیں

جسدم عمر سے حاکمِ بیدیں نے یہ کہا
اُس سنگدل نے کھینچ کے اِک آہ رو دیا
(۶)
کہنے لگا کہ کیا کہوں میں تجھ سے ماجرا
ہے ساربانِ آلِ محمدؐ پیادہ پا
شبیرؑ کے پسر کو شتر باں بنایا ہے
وہ ننگے پاؤں کوفہ سے تا شام آیا ہے

سُن کر لعیں سے حاکمِ بیدیں نے یوں کہا
اِک اونٹ پر بٹھا کے اُسے جلد لے کے آ
(۷)
عابدؑ کے پاس جا کے عمر نے بیاں کیا
ہوئے سوار حکم ہوا ہے یزید کا
حاکم کو سُن کے حال ترا رحم آیا ہے
تجھ کو شتاب سامنے اپنے بلایا ہے

Presented by Ziaraat.Com

سُن کر یہ حکمِ حاکمِ مردود بد شعار — رونے لگے پکار کے سجادؑ دلفگار
(۸)
کہنے لگے کہ خاک ہوں میں اُونٹ پر سوار — پیدل ہیں میرے ساتھ مرے جدِّ نامدار
میرے الم سے دادی مری ملتی ہاتھ ہے
پیدل بتولؑ نیزۂ خولی کے ساتھ ہے

القصّہ بعدِ محنت و ایذائے بے شمار — دربار میں گئے جو اسیرانِ دلفگار
(۹)
تھا تختِ زرنگار پہ ظالم بصد وقار — ہر سو تھا اژدہامِ امیرانِ روزگار
سیدانیاں تھیں بلوہ میں چھپنے کی جا نہ تھی
زینبؑ سے تا بہ فضہؓ کسی کی ردا نہ تھی

کہنے لگا یہ شمرِ لعیں سے امیرِ شام — نخوت کمال رکھتی ہے ذرّیتِ امام
(۱۰)
آنکھوں سے اپنی دیکھا مرا جاہ و احتشام — کیا ہی غرور ہے نہ کسی نے کیا سلام
واللہ مجھ کو دشمنِ دیں جانتے ہیں یہ
اور قابلِ سلام نہیں جانتے ہیں یہ

کہنے لگی یزید سے یہ زینبؑ حزیں — یہ تو نے جو بیاں کیا کچھ اس میں شک نہیں
(۱۱)
تو نے چلائی قبلۂ عالم پہ تیغ کیں — میں اہلِ قبلہ سمجھوں تجھے کیونکر اے لعیں
مغرور تختِ زر پہ تو اے روسیاہ ہے
تجھ کو سلام کرنا نہایت گناہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

اے بے حیا تجھے نہیں آتی ہے کچھ حیا — اپنے نبیؐ کے تو نے نواسے پہ کی جفا
پیاسا ہوا شہید شہنشاہِ کربلا — (۱۲) پھر اہلِ قبلہ اور مسلمان تو رہا
فاسق شراب خوار ہے مردودِ دیں ہے تو
اے روسیہ سلام کے قابل نہیں ہے تو

جد کو ہمارے حق نے ہے بھیجا سدا سلام — روح الامینؑ ہمارے سلامی ہیں صبح و شام
دو چار دن کا ہے یہ ترا جاہ و احتشام — (۱۳) تو نے اجاڑا ہائے غضب گلشنِ امام
سن لے دیئے ہیں دکھ جو شہ مشرقین کو
خواہر کے آگے ذبح کیا ہے حسینؑ کو

جسدم کئے یزید سے زینبؑ نے یہ کلام — آکر غضب میں بولا یہ وہ دشمنِ امام
یہ کون ہے تو کہنے لگا شمر زشت فام — (۱۴) یہ خواہرِ حسینؑ ہے زینبؑ ہے اس کا نام
تیری خوشی کے واسطے یہ دکھ دکھایا ہے
بنتِ بتولؑ پاک کو در در پھرایا ہے

یہ سن کے اس نے پاس سرِ شہ طلب کیا — لایا سرِ امامِ زماں شمرِ بے حیا
دیکھا یزید نے جو سرِ شاہِ کربلا — (۱۵) اللہ رے رعبِ شہ کہ لعیں اٹھ کھڑا ہوا
جب سامنے لعیں کے سر آیا امام کا
چاروں طرف سے شور اٹھا السلام کا

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ نے یوں لعیں سے کہا اے امیر شام
یہ واجب السلام ہے یہ لائق سلام
(۱۶)
کیوں دیکھا تو نے معجزۂ حضرت امام
بھیجا سلام یہاں ترے حضار نے تمام
چاروں طرف سے غل جو ہوا السلام کا
مرنے کے بعد معجزہ دیکھا امام کا

شمر لعیں سے کہنے لگا حاکم شقی
کیوں اس طرح سے روتی ہے بیبی حسینؑ کی
(۱۷)
کہنے لگی یزید سے رو کر وہ دل جلی
بابا سے میں ملی نہیں مدت گزر گئی
اک روز رحم شمر نے مجھ پر کیا نہیں
بابا کا سر مجھے کبھی اس نے دیا نہیں

رحم آگیا لعیں کو سکینہؑ کی باتوں پر
اکبار اسے اٹھا دیا شمر لعیں نے سر
(۱۸)
پایا سکینہؑ نے جو سر شاہ بحر و بر
چھاتی لگا کے بولی کہ ہے ہے مرے پدر
زینبؑ سے نقل ہے میرے آنکھوں کے سامنے
لے لی زباں سکینہؑ کی منہ میں امام نے

اس وقت رو کے بولی یہ زینبؑ جگر فگار
اے لوگو باپ بیٹی کا لو دیکھ لو یہ پیار
(۱۹)
عاشق تھے کیا سکینہؑ کے سلطان نامدار
اعجاز یہ دکھاتے ہیں شاہ فلک وقار
ہے عالم حیات سے جلوہ سوا ہوا
کیونکر کہے کوئی کہ یہ سر ہے کٹا ہوا

(از نتیجۂ فکر)
میر انیس

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۷

# زندانِ شام میں آمدِ ہند

جب آئے حرم مجلسِ حاکم میں کھلے سر — بیٹھا ہوا تھا تختِ مرصّع پہ ستمگر!!
بچھی ہوئی تھیں کرسیاں ہر سمت سراسر (۱) — اور تھے اُمراء جلوہ نُما اُن پہ برابر
پُرزر تو قبائیں تھیں اُدھر ان کے بدن میں
یہاں آلِ محمدؐ تھے گرفتار رسن میں

حاکم نے پوچھے پھر جو اسیروں سے اُنکے نام — اس بات کے سُنتے ہی بڑھا شمرؑ بدانجام
اور عرض یہ کرنے لگا وہ دشمنِ اسلام (۲) — شبیرؑ کا بیٹا ہے یہی عابدِؑ گلفام!
سب چھوٹے بڑوں نے الم تیغ سہا ہے
اولادِ علیؑ میں یہی اک باقی رہا ہے

دو بیٹیاں زہراؑ کی ہیں وہ زینبؑ و کلثومؑ — اور زوجۂ شبیرؑ ہے یہ بانوئے مغموم
کبرا تو یہ ہے اور سکینہ ہے وہ معصوم (۳) — شبیرؑ کی یہ بیٹیاں ہیں بیکس و مظلوم
وہ پاس سکینہ کے جو کھوئے ہوئے مُوہے
زوجہ ہے علمدار کی، حیدرؑ کی بہو ہے

Presented by Ziaraat.Com

فضہؑ تلک ایک ایک کے نام اس نے لئے جب — خوش ہو کے لعیں بولا بر آیا مرا مطلب
ہے حکم کہ زنداں میں اسیروں کو رکھو اب — بس کہنے کی تھی دیر گئے آلِ نبی سب

کنبہ گیا زندانِ مصیبت میں علیؑ کا
سب اٹھ گئے برہم ہوا دربار شقی کا

اتنے میں کنیزیں بھی محل میں گئیں یکبار — اور ہند جگر ریش سے کی رو کے یہ گفتار
بی بی کہیں کس منہ سے خبر ہم جگر افگار — یہ بیبیاں سب ہیں حرمِ احمدِ مختار

دیکھا تھا گلا طوق میں جس حق کے ولی کا
کہتے ہیں وہ بیٹا ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا

کیا حال اسیروں کا سنائیں تمہیں بی بی — سب چھوٹے بڑے دیکھے تھے بارہؑ تھے وہ قیدی
نام ان کے سنے تھے پہ نہیں یاد ہے کوئی — ہاں ایک ہے زینبؑ سو وہ زہراؑ کی ہے بیٹی

اُن قیدیوں میں صاحبِ توقیر وہی ہے
سب کہتے ہیں شبیرؑ کی ہمشیر وہی ہے

یہ ذکر تھا آیا جو یزیدِ ستم آرا! — وہ بولی کہ اب صبر کا مجھ کو نہیں یارا
گر کہہ تو کروں جا کے اسیروں کا نظارا — اُس نے کہا اِن لوگوں سے لازم ہے کنارا

دشمن کے حرم ہیں وہ نہیں بات کے قابل
ہرگز وہ نہیں تیری ملاقات کے قابل

Presented by Ziaraat.Com

اُس نے کہا کچھ کل سے مرا دل ہے پریشان اور آج تو بس صبح سے جاتی ہے مری جان
تو خوش ہو کہ ناراض میں جاؤں گی اس آن (۸) وہ بولا کہ خیر اس میں مرا کچھ نہیں نقصان

زنہار نہ کیجیو نظر اقوال پر اُن کے
ہرگز نہ ترس کھائیو احوال پہ اُن کے

اتنے میں ہوئے شام کے آثار نمودار زندان کے چلنے پہ ہوئی ہند بھی تیار
حاکم نے دیا حکم جلوس آئے سب اک بار (۹) کہنے لگی تب ہند مجھے کچھ نہیں درکار

تنہا ہی اسیروں سے ملاقات کروں گی!
وہ بولیں گے گر مجھ سے تو کچھ بات کروں گی

دو چار خواصوں کو لیا ساتھ بصد جاہ فانوس لئے چند کنیزیں ہوئیں ہمراہ
اس طرح چلی ہند ستاروں میں ہو جوں ماہ (۱۰) زنداں میں خبر قیدیوں کو پہنچی یہ ناگاہ

ہند آتی ہے ملنے کو خبردار ہو جلدی
بیہوش ہو گر کوئی تو ہشیار ہو جلدی

زینبؑ نے کہا پیٹ کے سر ہائے مقدر منہ کاہے سے ڈھانپوں کہ نہیں فرق پہ چادر
اس جینے سے مر جاؤں گر اسدم تو ہے بہتر (۱۱) دنیا سے حسینؑ اٹھ گئے اور جیتی ہے خواہر

اب اُس سے خجل ہوئے گی شرمائے گی زینبؑ
پہچانا اگر اس نے تو مر جائے گی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُنتے ہی رانڈوں کا عجب ہوگیا عالم — سب مَلنے لگیں خاک کو چہروں پہ بصد غم
رانڈوں کی وہ صحبت جو ہوئی درہم و برہم (۱۲) گھبرا کے سکینہ نے کہا سب سے یہ اس دم

کیا ساکھ ہے دل مرا گھبراتا ہے لوگو
کیا لوٹنے پھر شمر لعیں آتا ہے لوگو

یہاں تو یہ تلاطم تھا اُدھر ہند حق آگاہ — آ پہنچی برابر درِ زنداں کے بصد جاہ
دربانوں نے کھولا درِ زندانِ ستم آہ (۱۳) ڈیوڑھی میں قدم رکھ کے چلی ہند جو ناگاہ

بیمار لُٹے چاک گریباں نظر آئے
مٹی میں اَٹا نیّر تاباں نظر آیا

دل کانپ گیا ہند کا رونے لگی ناچار — بولی کہ اسے جانتی ہوں میں جگر افگار
کرتے تھے اسی پر ستم راہ میں کفّار (۱۴) پاس آ کے کہا حال کچھ اپنا کرو اظہار

کس شہر کے فرزند ہو جو صید ہوئے ہو
بتلاؤ تو کس جرم میں قید ہوئے ہو

للہ بتاؤ کہ تمہارا ہے کہاں گھر — نام آپ کے والد کا ہے کیا صدقے میں تم پر
اک بات کا ہے شبہ کہوں اسکو میں کیونکر (۱۵) سچ مجھ کو بتا دیجئے یہ بہرِ پیمبرؐ

یہ شان یہ شوکت تو نہیں اور کسی کی
بُو آتی ہے کچھ تم سے حسینؑ ابنِ علیؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

یہ سنتے ہی سجاد نے کی سینے سے اک آہ — دل ہند کا تھرا گیا اس آہ کے ہمراہ
عابد نے کہا اس سے کہ خاموش ہو للہ (۱۶) کس شخص سے تشبیہ مجھے دیتی ہے تو آہ

وہ مالکِ کونین امامِ دوسرا ہے
میں اک کفِ خاک ہوں وہ نورِ خدا ہے

یہ سُن کر یہ سخن ہند ہوئی سخت پریشاں — کہنے لگی مطلب مرا حاصل نہ ہوا یہاں
آخر گئی زنداں میں وہ با دیدۂ گریاں (۱۷) رانڈیں نظر آئیں اُسے سب با سرِ عریاں

بیٹھی ہوئی ہیں خاک پہ اور لب پہ فغاں ہے
ہر چار طرف نورِ خدا جلوہ کناں ہے

جب ہند کو یوں شکل اسیروں کی نظر آئی — اک لونڈی نے تب کرسی وہاں لا کے بچھائی
پھر ہند جو بیٹھی تو سخن لب پہ یہ لائی (۱۸) لو گو میں تمہاری ہوں ملاقات کو آئی

منہ کھولو یہ روپوشی کا ہنگام نہیں ہے
کچھ بولو یہ خاموشی کا ہنگام نہیں ہے

کرسی سے اٹھی ہند کہا روشنی لاؤ — شکلیں مجھے ان قیدیوں کی آ کے دکھاؤ
کہتی تھی کہ اے بیبیو مجھ سے نہ چھپاؤ (۱۹) للہ مجھے حضرتِ زینبؑ کو بتاؤ

یوں ان کی ملاقات کو اب دل ہے تڑپتا
جس طرح چھری کے تلے بسمل ہے تڑپتا

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُنتے ہی سجادؑ نے کی سینے سے اک آہ — دل ہند کا تھرّا گیا اس آہ کے ہمراہ
عابدؑ نے کہا اس سے کہ خاموش ہو للّٰلہ (۱۶) کس شخص سے تشبیہ مجھے دیتی ہے تُو آہ

وہ مالکِ کونین امامِ دوسرا ہے
میں اک کفِ خاک ہوں وہ نُورِ خدا ہے

سُن کر یہ سخن ہند ہوئی سخت پریشاں — کہنے لگی مطلب مرا حاصل نہ ہوا یہاں
آخر گئی زنداں میں وہ با دیدۂ گریاں (۱۷) رانڈیں نظر آئیں اُسے سب با سرِ عریاں

بیٹھی ہوئی ہیں خاک پہ اور لب پہ فُغاں ہے
ہر چار طرف نُورِ خدا جلوہ کُناں ہے

جب ہند کو یوں شکل اسیروں کی نظر آئی — اک لونڈی نے تب کرسی وہاں لا کے بچھائی
پھر ہند جو بیٹھی تو سخن لب پہ یہ لائی (۱۸) لوگو میں تمہاری ہوں ملاقات کو آئی

منہ کھولو یہ روپوشی کا ہنگام نہیں ہے
کچھ بولو یہ خاموشی کا ہنگام نہیں ہے

کرسی سے اُٹھی ہند کہا روشنی لاؤ — شمعیں مجھے ان قیدیوں کی آ کے دکھاؤ
کہتی تھی کہ اے بیبیو مجھ سے نہ چھپاؤ (۱۹) للّٰلہ مجھے حضرتِ زینبؑ کو بتاؤ

یوں ان کی ملاقات کو اب دل ہے تڑپتا
جس طرح چھری کے تلے بسمل ہے تڑپتا

Presented by Ziaraat.Com

پاس آن کے اُن بیبیوں کے چہروں کو دیکھا آلودہ رُخِ پاک تھا سب خاک میں اُنکا
دل سے کہا کس طرح کھُلے گا یہ مُعمّا (۲۰) پہچان کے پھر زینبؑ ذی جاہ کا نقشا

کہنے لگی کیا زینبؑ دلگیر تمہیں ہو
سچ مجھ سے کہو شاہؑ کی ہمشیر تمہیں ہو

زینبؑ نے کہا خیر سے تیرا ہے کدھر دھیان میں خواہرِ شبیرؑ نہیں ہوں اسے سچ جان
کیوں آپ کو تُو ان کے لئے کرتی ہے ہلکان (۲۱) گھر ان کا مدینہ میں کہاں وہ کہاں زندان

کس طرح کی تقریر یہ تو کرتی ہے کیا ہے
سیدانی سے نسبت مجھے دیتی ہے خطا ہے

وہ بولی کہ کب مانتی ہوں آپ کی تقریر کھاؤ تو قسم تم کہ نہیں خواہرِ شبیرؑ
چہرے سے ہویدا ہے کہ ہو صاحبِ توقیر (۲۲) چُھپتی ہے چھپائے سے کہیں مہر کی تنویر

کچھ فرق نہیں آپ کا انداز وہی ہے
تقریر جو کی آپ نے آواز وہی ہے

یہ سُنتے ہی بیتاب ہوئیں زینبِ مُضطر بیساختہ یہ دل سے کہا ہائے مقدّر
بھائی میں کروں کیا ہو قربان یہ خواہر (۲۳) پھر ہند سے کہنے لگی وہ بیکس و بے پر

میں شرم سے شکل اپنی نہ دکھلاتی تھی تجھکو
غیرت کے سبب نام نہ بتلاتی تھی تجھ کو

Presented by Ziaraat.Com

سچ کہتی ہے تو ہے یہ سر شاہؑ خوش اوقات — مر جانے سے بھائی کے مری اب رہی بات
کنبہ ہوا سب قتل میں لوٹی گئی یہاں ات — (۲۴) شہروں میں پھراتے ہوئے یہاں لائے ہیں بدذات

مرتی نہیں یہ سخت مری جانِ حزیں ہے
عریاں ہوں میں سر پر مرے چادر بھی نہیں ہے

یہ سن کے ہوا غم سے دل ہند دوپارا — چلائی کہ ہے ہے اسدؑ اللہ کا پیارا!
آقا مرے بتلاؤ تو کس نے تمہیں مارا — (۲۵) کس جرم پہ سر آپ کا تن پہ سے اُتارا

زندہ تمہیں قسمت نے نہ اک بار دکھایا
جب مر گئے تب آخری دیدار دکھایا

12

یہ بین کئے ہند نے جس دم بہ دلِ زار — آنسو سرِ شبیرؑ سے جاری ہوئے یک بار
اعجاز سے بولا یہ سرِ سیدِ ابرارؑ — (۲۶) کیا اپنی حقیقت کہوں اے ہند وفادار

تقصیر مری کچھ نہ تھی جو مجھ پہ جفا کی
بلوا کے وطن سے ترے شوہر نے دغا کی

13

جس وقت سنا ہند نے یہ ماجرا سارا — ہے ہے کہا اور ہاتھ سر و سینہ پہ مارا
پھر زانو پہ زینبؑ کے گری آکے قضارا — (۲۷) چلائی کہ لوگو مجھے اس درد نے مارا

گھر ظالموں نے فاطمہؑ کا صاف کیا ہے — (از نتیجۂ فکر)
کیوں پھٹ کے فلک خاک پہ گرتا نہیں کیا ہے — میر مونس

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۸

# اہلحرم کی زندان سے رہائی

جب ساتویں تاریخ ہوئی ماہِ صفر کی — زنداں کے نگہبانوں نے حاکم کو خبر کی
حالت ہے یہ ناموسِ شہِ جن و بشر کی — اب ہونٹوں پہ جان آئی ہے ہر خستہ جگر کی

پانی بھی وہ کم پیتے ہیں اور ترک غذا ہے
گھر جائیں اگر قید سے چھٹ کر تو بجا ہے

عابدؑ کا ہے یہ حال چراغِ سحری ہے — بیمار بھی ہے اور غمِ بے پدری ہے
جب دیکھو عباخون سے اشکوں سے بھری ہے — ہر شام و سحر درد سے نوحہ گری ہے

صابر ہے وہ سلطانِ مدینہ کی طرح سے
ڈر ہے کہ نہ مر جائے سکینہؑ کی طرح سے

حاکم نے سنی جب یہ نگہبانوں کی تقریر — کچھ رحم پہ مائل ہوا وہ ظالمِ بے پیر
بولا کہ رہا ہوں حرمِ حضرت شبیرؑ — دربار میں کی پھر طلبِ عابدِؑ دلگیر

بلوا کے کہا رفع کرو رنج و محن کو
رخصت تمہیں کرتا ہوں میں اب جاؤ وطن کو

Presented by Ziaraat.Com

القصہ رہائی کی خبر جب کہ ہوئی عام — زنداں میں کیا بیکسوں نے پیٹ کے کہرام
کہنے لگے ہر ایک سے تب عابدِ ناکام (۴) — سر پیٹو نہ اتنا یہ نہیں رونے کا ہنگام
موقوف کرو بہر خدا شور و فغاں کو
اب رویو مقتل میں شہِ تشنہ دہاں کو

پھر لوٹ کا اسباب بھی اور سر شہدا کے — عابد کے حوالے کئے ظالم نے منگا کے
طوق اُترا کے حلقے بھی زنجیرِ جفا کے (۵) — ہمراہ کیا اک شخص کو یہ بات سُنا کے
لے جا بہ حفاظت حرمِ شاہِ نجف کو
جائیں یہ مدینہ کو کہ مقتل کی طرف کو

آئے درِ زنداں پہ غرض اونٹ جو اک بار — سب اہلحرم اونٹوں پہ ہونے لگے اسوار
یاد آئی سکینہؑ کی تو پھر بانوئے ناچار (۶) — کہنے لگی سر پیٹ کے بادیدۂ خونبار
کیا لطف اگر سب کی رہائی ہوئی لوگو
جب قید میں آخر میری جائی ہوئی لوگو

عابدؑ سے یہ پھر اس نے کہا با دلِ پُرخوں — رکھتی ہے تمنّا یہ تری مادرِ محزوں!
ہے شام کی بستی میں سکینہؑ مری مدفوں (۷) — لے چلنا اسی راہ کو رخصت تو میں ہولوں
پھر شام میں کاہے کو گزر ہوگا کسی کا
مرقد بھی چھٹا بنتِ حسینؑ ابن علیؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

آخر ہوئے سب اہلحرم اونٹوں پہ اسوار — اور ساتھ چلے روتے ہوئے عابدِ بیمار
کچھ دور چلے تھے حرمِ سیّد ابرار — ۸ ناگاہ ہوئی قبرِ سکینہؑ کی نمودار

بانو سے کہا لو یہ سکینہؑ کی لحد ہے
یہ دخترِ سلطانِ مدینہ کی لحد ہے

یہ سنتے ہی بس اونٹوں سے سب اُترے بصد غم — اور قبر پر اس بچی کے ہونے لگا ماتم
بانو نے کہا یاس سے بادیدۂ پُر نم!! — ۹ بیٹی ہمیں رخصت کر و جاتے ہیں وطن ہم

جب تک کہ جیوں گی، الم ہجر سہوں گی
پوچھے گی جو صغرا تو میں کیا اس سے کہوں گی

پھر کا ہے کو اس قبر پر آئے گی یہ مادر — اب فاتحہ پڑھنا بھی نہ ہوئے گا میسّر
تنہائی سے گھبرانا نہ ہرگز مری دختر — ۱۰ ہر بیکس و تنہا کا نگہبان ہے داور!

آئی یہ صدا کیوں تجھے وسواس ہے بانو
تو دُور چلی فاطمہؑ تو پاس ہے بانو

پھر بانو کو سجادؑ نے تربت سے چھڑا کر — سمجھایا کر و صبر جو کچھ مرضیٔ داور
منزل ہے کڑی دور بہت جانا ہے مادر — ۱۱ اب حشر میں آئے گی نظر آپ کی دختر

تربت سے جُدائی تو گوارا نہیں اماں
پر مرضیٔ اللہ میں چارا نہیں اماں

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُن کے اُٹھی قبر سے بانوئے دِل افگار — حسرت سے مگر تکتی تھی تربت کو وہ ہر بار (۱۲)
اشتر پہ کیا جس گھڑی سب نے اسے سوار — رو رو کے یہ کہنے لگی وہ بیکس و ناچار

جاتی ہے یہ مغموم، خدا حافظ و ناصر
اے بیکس و مظلوم، خدا حافظ و ناصر

لکھا ہے کہ وہ قافلہ طے کر کے منازل — مقتل میں ہوا بیسویں تاریخ کو داخل (۱۳)
لاشوں سے شہیدوں کے ہوئے جبکہ مقابل — آنکھوں سے لہو بہنے لگا پھٹنے لگا دل

سجادؑ گرے پھینک کے دستار زمیں پر
اونٹوں سے حرم گر پڑے اک بار زمیں پر

سب اہلحرم پھر ہوئے صف باندھ کے باہم — اور لاشۂ شبیرؑ پہ ہونے لگا ماتم! (۱۴)
واں بین کئے زینبؑ و کلثوم نے اُس دم — زنداں سے رہا ہو کے یہاں آئے ہیں اب ہم

لاش آپ کی یاں دھوپ میں جلتی رہی بھائی
وہاں قید میں جاں اپنی نکلتی رہی بھائی

اے بھائی ہوا تم کو کفن بھی نہ میسّر — بہنوں کے بھی سر پر نہیں اب تک کوئی چادر (۱۵)
یہاں گور میں رکھا نہ گیا لاشۂ اطہر — وہاں شام میں اعداء نے پھرایا ہمیں در در

مر مر کے جیئے قید میں بارنج و تعب ہم
دربارِ شقی میں ہوئے سرنگے طلب ہم

Presented by Ziaraat.Com

اے بھائی سکینہؑ جو وہ بیٹی ہے تمہاری — سب بیٹیوں سے بڑھ کے ہوئی آپ کو پیاری
کرتی تھی تمہارے لئے جو گریہ وزاری — سو شام کے زنداں میں وہ دنیا سے سدھاری (۱۶)
اس ننھی سی تربت پہ بھی رو آئی ہوں بھائی
میں آپ کی بیٹی کو بھی کھو آئی ہوں بھائی

القصہ ہر اک لاش پہ ہر بی بی دل افگار — سر پیٹ کے چلاتی تھی با دیدۂ خونبار
سجادؑ ادھر قبروں کو کرنے لگے تیار — جب بن چکی پہلے لحدِ سید ابرارؑ (۱۷)
تربت میں اتارا شہِ دلگیر کا لاشہ
مدفون مع سر کیا شبیرؑ کا لاشہ

بعد اس کے تہہ خاک کیا لاشۂ اکبرؑ — پھر لاشۂ قاسمؑ پہ گئے عابدؑ مضطر
دیکھا تو ہے پامال سب اس کا تنِ اطہر — مدفون کیا اس کو غرض اشک بہا کر (۱۸)
جب گاڑ چکے اس جگر افگار کا لاشہ
دریا پہ کیا دفن علمدارؑ کا لاشہ

فارغ ہوئے جب دفنِ شہیداں سے بصد غم — سیدانیوں میں ہونے لگا شیون و ماتم
ہنگامۂ محشر تھا قیامت کا تھا عالم! — غش تھی کوئی بی بی، کوئی بیہوش تھی اس دم (۱۹)
افلاک پہ بھی ماتم شاہِ شہدا تھا!!
روتے تھے ملک عرش بریں کانپ رہا تھا

(از نتیجۂ فکر)
واجب لکھنوی

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۹)

# اہلحرم کی مدینہ واپسی

جب بعد دفن شاہ وطن کو حرم چلے — سجادؑ ساتھ رانڈوں کے با چشم نم چلے
ہمراہ لے کے قافلہ بہ رنج والم چلے — زینبؑ پکاری پیٹ کے سر بھائی ہم چلے

اُلفت جو تھی کمال شہِ مشرقین سے
روئی لپٹ لپٹ کے مزارِ حسینؑ سے

پھر سر کو رکھ کے قبر پہ وہ غم کی مبتلا — بولی کہ السلام علیک اے شہِ ہدا!
بھیّا اُٹھو سوار کرو تم پہ میں فدا — فرمایئے میں جا کے وطن میں کروں گی کیا

رہ رہ کے دھیان آتا ہے مجھ دل ملول کو
کیا جا کے منہ دکھاؤں گی قبرِ رسولؐ کو

بھیّا میں بے تمہارے وطن کو نہ جاؤنگی — بھیّا یہیں میں قبر پہ آنسو بہاؤں گی
نالوں سے آسمان وزمیں کو ہلاؤں گی — نذرِ حسینؑ پیاسوں کو پانی پلاؤں گی

جو پوچھے گا تو روتی ہے کیوں شورِ دشت سے
کہہ دوں گی چھٹ گئی ہوں میں بھائی حسینؑ سے

Presented by Ziaraat.Com

سجادؑ نے کہے پھوپھی زینبؑ سے یہ سخن — چلئے پھوپھی خدا کے لئے اب سوئے وطن
رو رو کے جان دو نہ یہاں بہرِ ذوالمنن — ہونا ہے قید ہم کو دوبارا بصد محن (۴)

روضہ پہ نانا جان کے اب جا کے روئیے
دُرّوں کے نیل پشت پہ دکھلا کے روئیے

یہ سن کے اٹھی قبر سے آخر وہ سوگوار — ایک ہو درجِ سیاہ میں رو کر ہوئی سوار
پہنچے وطن میں جس گھڑی سجادؑ نامدار — پہلے بقیع میں گئی زینبؑ جگر فگار (۵)

بولی لپٹ کے قبر سے اماں دہائی ہے
بھائی کو کھو کے زینبؑ ناشاد آئی ہے

اماں سناؤں تم کو میں جو کچھ جفا ہوئی — پردیس میں حسینؑ سے زینب جدا ہوئی
چوتھے برس میں باپ سے بیٹی جدا ہوئی — اماں حسینؑ مر گئے، میں بے ردا ہوئی (۶)

اب زندگی سے یہ دلِ ناشاد ہٹ گیا
میں دیکھتی رہی، سرِ شبیرؑ کٹ گیا

اماں تمہارے لال کو کیا کیا نہ غم ہوئے — لاشہ کے ہاتھ انگوٹھی کی خاطر قلم ہوئے
مُردے پہ میرے بھائی کے تازہ ستم ہوئے — پامال لاش ہو گئی، برباد ہم ہوئے (۷)

گوہر سکینہؑ کے بھی اُتارے ہیں شمرؔ نے
دُرّے ہماری پشت پہ مارے ہیں شمرؔ نے

Presented by Ziaraat.Com

اماں میرے مریض کو قیدی بنایا تھا — کانٹوں پہ ننگے پاؤں عدو نے پھرایا تھا
طوقِ گراں نجار میں اس کو پہنایا تھا — اماں سوائے شکر نہیں لب ہلایا تھا
بلوایا تھا یزیدؑ نے دربارِ عام میں
اماں سکینہ مر گئی زندانِ شام میں

اماں بس ایک رسّی میں بندھوایا تھا ہمیں — سرطشت میں حسینؑ کا دکھلایا تھا ہمیں
اونٹوں پہ بیڑی ڈال کے بٹھلایا تھا ہمیں — عابدؑ کو دُرّے مار کر رلوایا تھا ہمیں!
حیرت ہے کیوں نہ زینبؑ دلگیر مر گئی
اماں میں سر کھلے ہوئے شیریں کے گھر گئی

اماں پھرا کے کوفہ میں پھر ہم کو کوبکو — سر ننگے سوئے شام ہمیں لے گئے عدو
پہنچے جو شہر شام میں ہم سب کشادہ مو — بازاریوں میں شور یہ ہوتا تھا چار سو
بیٹی علیؑ کی زینبؑ دلگیر آتی ہے
دیکھو چلو حسینؑ کی ہمشیر آتی ہے

اماں میں جب یزیدؑ کے دربار میں گئی — بیٹی علیؑ کی مجلسِ غدار میں گئی
عترت نبیؐ کی بزمِ ستمگار میں گئی — اماں میں سر کھلے ہوئے بازار میں گئی
ہے ہے مجھے یہ رنج کا ساماں نظر پڑا
بھائیؑ کا سر لگن میں درخشاں نظر پڑا

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



امّاں میں کیا بیاں کروں بزمِ عدو کا حال — تھا تخت پر یزیدؑ کا چہرہ خوشی سے لال
اور سامنے کھڑی ہوئی تھی فاطمہؑ کی آل (۱۲) طشت طلا میں تھا سرِ سلطانِ باکمال
بازو تھے ریسمانِ ستم میں بندھے ہوئے
بارہ۱۲ گلے تھے ایک رسن میں بندھے ہوئے

ناگاہ اک قیامت کبرا بپا ہوئی — بیٹھی ہوئی تھی تخت پہ بیٹی یزیدؑ کی
دیکھا سکینہؑ کو تو کہا باپ سے یہی (۱۳) کھلوا دو رسّی اس کے گلے سے ابھی ابھی
اس لڑکی کو میں لوں گی اطاعت کے واسطے
لونڈی ضرور چاہیے خدمت کے واسطے؛

یہ سُن کے اٹھ کھڑا تب شمرؑ بے حیا — آیا رسن کے کھولنے کو بانیٔ جفا
رو کر سکینہ نے سرِ شبیرؑ سے کہا! (۱۴) بابا دہائی مجھ کو بچاؤ پیئے خدا
اس دم بدن سے جان مری نکلی جاتی ہے
بیٹی یزیدؑ کی مجھے لونڈی بناتی ہے

تڑپا لگن میں تب سرِ شبیرؑ نا مورا! — ہے ہے سکینہؑ کہہ کے گرا روئے خاک پر
عابدؑ نے تب شفق سے کہا یوں پکار کر (۱۵) میری بہن کو لونڈی بنائے کا بد گہر
پوتی ہے فاطمہؑ کی نبیؐ کی نواسی ہے (از نتیجہ فکر)
لائقِ کنیزی کے نہیں یہ بی بی پیاسی ہے میر انیس

رو رو کے پیمبرؐ نے کہا صدقے میں تم پر
خالق نے بُلایا ہے، تامّل کروں کیونکر
غم میں مرے دے صبر تمہیں خالقِ اکبر (۸) ناچار ہے، کیوں کر تمہیں لے جائے پیمبرؐ
فرزند تلک باپ کے کام آ نہیں سکتا
اس راہ میں ہمراہ کوئی جا نہیں سکتا

سُن کر یہ سخن شور ہوا رونے کا برپا
بستر پہ ہوئے راست شہہ یثرب و بطحا
نزدیک محمدؐ ملک الموت بھی آیا (۹) فرمانِ خدا فوجِ ملائک کو یہ پہنچا
نزدیک سواری ہے رسولِ عربی کی!
صف باندھ کے تعظیم کرو روحِ نبیؐ کی

سُکّانِ سماوات کو واں پہنچا یہ احکام
اور قابضِ ارواح نے یاں اپنا کیا کام
بیتُ الشّرفِ فاطمہؑ میں پڑ گیا کہرام (۱۰) کانپ اُٹھی زمیں، ہل گئے مسجد کے دَر و بام
فریاد گئی عرش تلک شیرِ خداؑ کی
کونین میں غُل تھا کہ محمدؐ نے قضا کی

چلّاتی تھی یوں بنتِ نبیؐ کوٹ کے سینہ
میں لُٹ گئی ہے ہے ہوا ویران مدینہ
آرام کا میرے نہ رہا کوئی قرینہ (۱۱) طوفاں میں پڑا آلِ محمدؐ کا سفینہ
بیتاب میں ہوتی تھی جو رہتے تھے سفر میں
اب حشر تک آئیں گے نہ بابا مرے گھر میں

Presented by Ziaraat.Com

ہے ہے مرے بچے ہوئے اب بیکس و مظلوم! نانا کسے کہہ کہہ کے پکاریں گے یہ معصوم!
تا حشر ہوئے دولتِ دیدار سے محروم (۱۲) غمگین تو تھے اور بھی اب ہو گئے مغموم!
ان دونوں کی مظلومی و تنہائی کا غم ہے
مادر بھی تو مہماں ہے فقط باپ کا دم ہے

رو رو کے بیاں کرتے تھے یہ حیدرؑ کرار مجبور مجھے کر گئے یا احمدؐ مختار!
مرنے سے ہوا آپ کے میں بیکس و ناچار (۱۳) جز ذاتِ خدا کون ہے اب میرا مددگار
صابر رہا ایذا سہی اور فاقہ کشی کی
واللہ کمر ٹوٹ گئی آج علیؑ کی!

حیدرؑ یہ بیان کرتے تھے با نالہ و افغان اور شبرؑ و شبیرؑ کا تھا حال پریشاں
سر ننگے تھے اور چاک تھے کرتوں کے گریباں (۱۴) تھے نانا کی میت کے قریں خاک پہ غلطاں
منہ پر سے عبا کو کبھی سرکاتے تھے دونوں
رو کر کبھی چھاتی سے لپٹ جاتے تھے دونوں

یاں غسل و کفن میں متوجہ ہوئے حیدرؑ اصحابِ نبیؐ جمع ہوئے ڈیوڑھی پہ آ کر
تھے سب تو شریکِ کفن و دفنِ پیمبرؐ (۱۵) محروم سعادت رہے پر چند بداختر
پرسا بھی دیا آ کے نہ زہراؑ و علیؑ کو!
بے چین کیا روحِ رسولِ عربیؐ کو!

Presented by Ziaraat.Com

اک کافرہ نے گوشت میں تھا زہر کھلایا — اُس زہر نے آخر یہ اثر اپنا دکھایا
(۴) مولا کو سرِ بستر آزار گرایا !! — حصہ میں حسنؑ کے وہی زہرِ ستم آیا

کمزور کیا تپ نے رسولؐ عربی کو!
طاقت نہ رہی بیٹھنے اُٹھنے کی نبیؐ کو

جبرئیل نے آکر کہا فرماتا ہے غفار — اپنے لئے ہستی و اجل کا ہے تو مختار
(۵) گر کہہ تو شفا دوں ابھی ہو دفع یہ آزار — مشتاق ہمارا ہو تو کر موت کا اقرار

حضرت نے کہا کہہ دو شفا ہو کہ قضا ہو
بہتر ہے وہی جس میں کہ مالک کی رضا ہو

القصہ کہ اسرارِ اجل کھل گئے دل پر — مسجد میں گئے ضعف کے عالم میں پیمبرؐ
(۶) عباسؑ و علیؑ تھامے ہوئے دستِ مطہر — اور جا کے پڑھا خطبۂ آخر سرِ منبر

پھر بولے کہ پہنچا ہو اگر رنج کسی کو
اے مومنو تم عفو کرو اپنے نبیؐ کو

ہے آخری اس وقت مرا وعظ و نصیحت — اب منبر و محراب سے ہوتا ہوں میں رخصت
(۷) آنا تھا من اللہ، الی اللہ ہے رحلت — اب ہوگی ملاقات مری روز قیامت

تم غم میں مرے نالہ و فریاد کرو گے
امسال مجھے حج میں بہت یاد کرو گے

Presented by Ziaraat.Com

دو چیزیں میں چھوڑے ہوئے جاتا ہوں مگر ہاں
وہ اک تو میری آلؑ ہے اور ایک ہے قرآں
(۸)
قرآن کی حافظ مری عترتؑ ہے نگہباں
یہ دونوں بزرگی و فضیلت میں ہیں یکساں

قرآن تو تم سب کی تلاوت کے لئے ہے
اور آلؑ پیمبرؐ کی ہدایت کے لئے ہے

فارغ جو ہوا وعظ سے وہ عاشقِ دلدار
پھر گھر میں گئے اور گرے فرشِ اجل پر
(۹)
اس روز سے تشریف نہ پھرے گئے باہر
بس قبر میں جانے کو اُٹھے واں سے پیمبرؐ

حیراں و پریشاں و دل افسردہ تھی زہراؑ
بابا ابھی جیتا تھا مگر مُردہ تھی زہراؑ

پڑا حمدؐ مختار تھے جب ہوش میں آتے
زہراؑ کو بصد یاس کلیجے سے لگاتے
(۱۰)
گہہ پیار سے یہ دونوں نواسوں کو سناتے
میں اچھا ہوں تم کس لئے کھانا نہیں کھاتے

وہ کہتے تھے کیا خاک تمنائے غذا ہو
اللہ کرے جلد کہیں تم کو شفا ہو

اک آہ کی اور رونے لگے غش ہوئے مولا
دروازہ سے ناگاہ صدا یہ ہوئی پیدا
(۱۱)
دو اذنِ حضور اے حرم سیدؑ والا
جا کر کہا زہراؑ نے کہ بے ہوش ہیں بابا

پھر آئی ندا پھر وہی فرما گئی زہراؑ
پرتیری آواز میں گھبرا گئی زہراؑ

Presented by Ziaraat.Com

فرصت جو ہوئی غش سے تو حضرتؐ نے بھی پوچھا
زہراؑ نے کہا ایک عرب آیا ہے تنہا
وہ مانگتا ہے اذن حضور اے مرے بابا (۱۲)
کتنا ہی کیا عذر نہیں اس کو پذیرا
حضرتؐ نے کہا یہ ملک الموت ہے زہراؑ
ہنگام مری زیست کا اب فوت ہے زہراؑ

یہ اذن کسی سے بھی نہیں مانگتا واللہ
پر ہاں مرے دروازہ کے رتبہ سے آگاہ
اللہ رے عزّ و شرف سیّدِ ذی جاہ (۱۳)
بے حکم نہ گھر میں ملک الموت کو تھی راہ
پر کرب و بلا میں یہی گھر تھا یہی در تھا
کفّار کا انبوہ تھا آتش کا گزر تھا

پایا ملک الموت نے مولاؑ کا جو فرماں
آیا ادب روبرو ئے خسروِ دوراں
حضرتؐ ہوئے اُمّت کے لئے وحی کے خواہاں (۱۴)
ہاتف نے کہا لے تری مشکل ہوئی آساں
محشر کا خدا نے کیا مختار ابھی سے
بخشے تری اُمّت کے گنہگار ابھی سے

مولاؑ ہوئے خوش اور لحاف آپ نے اوڑھا
سینہ میں جو گنجینۂ اسرارِ خدا تھا
سونپا وہ بُلا کر اسد اللہ کو تنہا (۱۵)
زہراؑ سے مخاطب ہوئے اے عاشقِ بابا
کچھ دن تمہیں رہنا ہے یہاں رنج و محن میں
رونا نہ بہت مجھ کو میں تڑپوں گا کفن میں

Presented by Ziaraat.Com

پھر دستِ یداللہ میں زہراؑ کا دیا ہاتھ — فرمایا سلوک اس سے جو ہوگا ہے مرے ساتھ
(۱۶)
زہراؑ سے کہا خدمتِ حیدرؑ ہے عبادات — بے حکمِ یداللہ نہ کرنا تو کوئی بات!

محتاج مرے بھائی کو سرتاج سمجھنا
حیدرؑ کی کنیزی کو تو معراج سمجھنا!

پھر رو کے کہا اے مرے مظلوم نواسو — لو بیٹھ لو زانو پہ مرے کاندھے پہ چڑھ لو
(۱۷)
مختار میں اُمت کا کئے جاتا ہوں تم کو — وہ کیجیو جس میں مری اُمت کا بھلا ہو

شبرؑ سے کہا زہر دغا بیچیو پیارے
شبیرؑ سے فرمایا کہ سر دیجیو پیارے

فرمایا فرشتہ سے کہ لے قبض کر اب جاں — راہی ہوئے مولاؑ طرف روضۂ رضواں
(۱۸)
پہلے شہِ عزداںؑ نے سر اپنا کیا عریاں — پھر پھاڑے نواسوں نے بھی ننھے سے گریباں

غش میں کہیں زینبؑ کہیں کلثومؑ پڑی ہے
خاتونِ قیامت پہ قیامت کی گھڑی ہے

چلاتی تھی قرباں گئی آنکھوں کو کھولو — پھر کلمہ کا شاہد کر دو پھر بیٹی سے بولو
(۱۹)
جاتے ہو نواسوں سے لغلگیر تو ہو لو — پھر پیار سے سر رکھ کے مرے زانو پہ سو لو

قرباں گئی داغ نہ دیتے ہوئے جاؤ — (از نتیجۂ فکر)
فردوس میں زہراؑ کو بھی لیتے ہوئے جاؤ — میر عشق

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۱۲)

# وفاتِ سرورِ کائناتؐ

اے اُمتیو رووٗ کہ یہ فصلِ عزا ہے — اس ماہِ صفر میں سفرِ خیر ورا ہے
سادات میں فریاد ہے شیون ہے بکا ہے (۱) عاشورِ محرّم سے فزوں حشر بپا ہے
اک اور قیامت بھی اسی روز ہوئی ہے
شبّرؑ کی شہادت بھی اسی روز ہوئی ہے

اس چاند نے دو داغ دیئے آلِ عباؑ کو — شبّرؑ کو کبھی رووٗ، کبھی خیر ورا کو!
سادات کو راحت ہے نہ اصحابِ صفا کو (۲) زہراؑ کو نہ تسکین نہ ضرغامِ خدا کو
رُخ زرد ہے محبوبِ الٰہی کو یہ تپ ہے
خورشید کی حِدّت ہے تو بجلی کی تڑپ ہے

وہ نزع کے آثار وہ کونین کا ہادی — اس دھیان میں بیتاب شہِ دیں کی خوزادی
بچوں کا ابھی بیاہ نہ دیکھا ہے نہ شادی (۳) ناگاہ کسی نے درِ دولت پہ ندا دی
یا ختمِ رسلؐ آپ پہ تسلیمِ خدا ہو
مجرے کے لئے آؤں جو حضرت کی رضا ہو

Presented by Ziaraat.Com

زہراؑ نے کہا ہوش نہیں بھائی پھر آنا اِس وقت مناسب نہیں حضرت کو جگانا
بیکار ستانا ہے انہیں ہوش میں لانا (۴) اس بندۂ اللہ نے یہ عذر نہ مانا
چلّایا ابھی آؤں گا حضرتؐ کو جگا دو
میں جا نہیں سکتا مجھے آنے کی رضا دو

زہراؑ نے کہا حیف ہے اے بندۂ غفّار کیسا تو بشر ہے کہ مروّت نہیں زنہار
حضرتؐ کا یہ عالم یہ تجھے عجلتِ دیدار (۵) تب یوں وہ پکارا کہ مکاں ہل گیا اکبار
بولا نہ گیا دخترِ محبوبِ خدا سے
خود ختمِ رسل چونک پڑے اسکی صدا سے

بولے مری دلدار خدا حافظ و ناصر اے باپ کی غمخوار خدا حافظ و ناصر
اے دخترِ ناچار خدا حافظ و ناصر (۶) رخصت ہے یہ بیمار خدا حافظ و ناصر
کیا صابر و شاکر ہے خدا اسکو جزا دے
اے باپ کی شیدا اسے آنے کی رضا دے

یہ وہ ہے جو دیووں سے رکے اور نہ بشر سے یہ وہ ہے کہ فوجوں سے رکے اور نہ زر سے
یہ وہ ہے کہ اپنوں کو چھپاتا ہے نظر سے (۷) یہ وہ ہے کہ بچوں کو چھڑاتا ہے پدر سے
بے خوف نہ کیونکر ہو کہ یہ قاصدِ رب ہے
یاں اذن طلب ہے یہ ترے گھر کا ادب ہے

Presented by Ziaraat.Com

ماتونِ قیامت نے فرشتے کو بلایا — اس حفظِ مراتب نے مرے دل کو ہلایا
س گھر میں کہ بے اذن فرشتہ بھی نہ آیا (۸) افسوس کہ اُمت نے ادب اُس کا بھلایا

اک دن وہی دربار تھا اور فرقۂ شر تھا
بازار تھا یا احمدِ مختار کا گھر تھا

ز ملک الموت حضورِ شہِ دیں آئے — جو مژدۂ رحمت تھا وہ پیغامِ خدا لائے
نی یہیں رہیے تو شفا آپ کو ہو جائے (۹) گر عرش پہ چلیے تو وہ قدموں سے شرف پائے

یہ امر فقط رائے مبارک پہ رکھا ہے
جو آپ کی مرضی ہو وہی حق کی رضا ہے

ہ بولے میں جینے پہ رضامند نہیں ہوں — دنیائے دغاباز سے بیزار و حزیں ہوں
ں جاؤں اگر راہیِ فردوسِ بریں ہوں (۱۰) پر منتظرِ آمدِ جبریلؑ امیں ہوں

یہ ذکر تھا جو عرش سے جبریلؑ امیں آئے
تسلیم کو جھکتے ہوئے حضرتؐ کے قریں آئے

ضرتؐ نے کہا بھائی تعجب کی یہ جا ہے — اس وقت میں اور تم سا محب ہم سے جدا ہے
عرض کہ سرورؐ پہ عنایاتِ خدا ہے (۱۱) سامانِ ضیافت اسی خادم نے کیا ہے

فرمایا کہ بندہ کرمِ حق پہ فدا ہو
وہ کیجیے کہ آئینۂ خاطر کو جِلا ہو

Presented by Ziaraat.Com

کی عرض کہ شہ پر نظرِ لطفِ خدا ہے — حضرتؐ کے لیے تاجِ شفاعت بھی بنا ہے
(۱۲)
فرمایئے اب اور مُراد آپ کی کیا ہے — شہؐ نے کہا وہ کہیئے جو دل چاہ رہا ہے

مجھ کو تو شرف خالقِ ذیجاہ نے بخشا
بھائی مری اُمّت کو بھی اللہ نے بخشا

جبریلؑ نے کی عرض کہ اے سیّدِ والا — اب فکر ہے کیا رَبُّکَ یُعطِیکَ فَتَرضٰی
(۱۳)
یہ سنتے ہی حضرت نے کہا شکرِ خدایا — پر حیف جس اُمّت کا دمِ مرگ یہ غم ہے

ان لوگوں نے کیا شاد کیا خیرِ بشرؐ کو
کس دُھوم سے مہمان کیا اُن کے پسر کو

پھر شہؐ نے کئی بار کہا شکرِ خدایا — آخر ملک الموت کو نزدیک بُلایا
(۱۴)
قدسی نے جو گلدستۂ فردوس سنگھایا — پھر دخترِ ناشاد نے دم تن میں نہ پایا

سر پیٹ کے چلّائیں کہ فریاد خدا کی
ہیں لُٹ گئی لوگو مرے بابا نے قضا کی

قرآں ابھی پڑھتے تھے میں قربان تمہارے — نیند آگئی یا روضۂ جنّت کو سدھارے
(۱۵)
بچّے مرے بیتاب ہیں میں گور کنارے — معراج سے پھر آیئے اللہ کے پیارے

تشویش میں مرتی ہوں چلے دیجیے بابا — (از نتیجہ فکر حضرت برجیس)
پھر نعرۂ تکبیر سنا دیجیے بابا — (جدِّ امجد حضرت نسیم امروہوی)

---

Presented by Ziaraat.Com

(۱۳)

## مرثیہ

# دَر حال وَفات حضرتِ رَسُولِ خُدا ﷺ

شہرِ علوم و شاہِ مدینہ ہیں مصطفیٰ ﷺ
اسرارِ کبریا کا خزینہ ہیں مصطفیٰ ﷺ
قلزم ہے معرفت، تو سفینہ ہیں مصطفیٰ ﷺ (۱)
توحید کے عروج کا زینہ ہیں مصطفیٰ ﷺ

آئینہ جلی ہیں، خدا کی صفات کا
ان کی صفاتِ پاک، تعارف ہیں ذات کا

بے سعی و بے ریاض، یہ شاہی نہیں ملی
جھیلے ہزار غم، تو میسّر ہوئی خوشی
ہر گام، کربلا تھی، وہ مکّے کی زندگی (۲)
جس میں تھے لاکھ دشمنِ جاں اور اک نبیؐ

کانٹے طاشقی بچھاتے تھے حضرت کی راہ میں
چھالے پڑے تھے پائے رسالت پناہ میں

طائف کی سرزمین پہ جو ہوتا کبھی گزر
نورِ خدا پہ سنگ برستے تھے اس قدر
ہو جاتے تھے حضورؐ سراپا لہو میں تر (۳)
جیسے حسینؑ بیکس و مظلوم و بے جگر

یثرب میں آکے تازہ مصیبت میں پڑ گئے
دنداں شہید ہو گئے، حمزہؓ بچھڑ گئے

Presented by Ziaraat.Com

بااین ہمہ مصائب و آفاتِ ناتمام — وجہ سکوں تھے خدمتِ انسانیت کے کام
آیا بخار بھی، تو نہ چھوٹا یہ التزام (۴) بڑھتا رہا مرض کی طرح ضعف صبح و شام
فاقوں سے اور زرد تنِ زار ہو گیا
جنّت کا پھول، نرگسِ بیمار ہو گیا

شدّت سے تپ کی اب، مرے مولا کا یہ حال — جلتا ہے جسم، ضعف و نقاہت بھی ہے کمال
پیہم مرض کا ہے یہ اشارہ بصد ملال (۵) آیا بہت قریب نبیؐ کا دمِ وصال
رخصت ہیں اب جہان سے بابائے فاطمہؑ
ہم بھی شریکِ غم ہیں ترے، ہائے فاطمہؑ

ہے فالِ بد، جو وارثِ دیں کے مرض کا طول — غمناک ہیں فروع، تو بے چین ہیں اصول
چھایا جو ہے دلوں پہ غمِ فرقتِ رسولؐ (۶) ازواج بھی ملول ہیں، اصحاب بھی ملول
ہیں مضطرب بتولؑ بھی، شاہِ حنینؑ بھی
روتے ہیں چپکے چپکے حسنؑ بھی حسینؑ بھی

بڑھتا گیا مرض جو شب و روز سر بسر — رخصت کو ایک دن ہوئے مسجد میں جلوہ گر
منبر سے بعدِ حمد پکارے بہ چشمِ تر (۷) یارو! جہاں سے اب ہمیں درپیش ہے سفر
ہر شخص اس مقام پہ جرأت سے کام لے
ایذا جسے ہوئی ہو، اُٹھے، انتقام لے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



ہوتا رہا نبیؐ کا مرض دم بہ دم سوا　　آخر گھڑی وہ آئی کہ محشر ہوا بپا
شدّت سے تپ کی، خواب میں تھے سرورؐ رہا　　(۸) ناگاہ، در پہ آ کے کسی نے یہ دی ندا

بی بی! ملے جواذنِ حضوری جناب سے
ملنا ہے جلد مجھ کو رسالتمآبؐ سے

بولیں بتولِ پاک کہ اے شخص صبر کر　　تپ ہے شدید، سو گئے ہیں سیدؐ البشر
بولا ابھی ملوں گا، ضرورت ہے سخت تر　　(۹) اس مرتبہ کرخت تھا لہجہ کسی قدر

کہتا تھا۔ اذن دیجیے۔ آنا ضرور ہے
پھر شہ کو ساتھ لے کے بھی جانا ضرور ہے

شاہوں کے بادشاہ کا بی بی میں ہوں سفیر　　مولا سے بے ملے تو نہ جائے گا یہ حقیر
بنتِ نبیؐ پکاریں کہ اے مردِ سخت گیر　　(۱۰) بس غم نہ دے مجھے کہ میں خود غم میں ہوں اسیر

یہ سُن کے اب کی بار جو چیخا وہ زور سے
خیمے میں آبؐ چونک پڑے اس کے شور سے

بولیں یہ فاطمہؑ کہ سُنی شہؑ نے یہ صدا　　کتنی مہیب ہے کہ مرا دل لرز گیا!
آیا ہے اک سفیر کسی بادشاہ کا　　(۱۱) کہتا ہے میں نبیؐ کو ابھی لے کے جاؤنگا

فرمایا۔ الفراق! خدا نے بلایا ہے
آنے کا اذن دو، ملک الموت آیا ہے

رکتا ہے کب کسی سے یہ ہے قاصدِ خدا — اس گھر کا یہ ادب ہے کہ ہے طالبِ رضا
اے گردشِ زمانۂ غدار و بے وفا! (۱۲) لوٹا جو کربلا میں وہ گھر کیا یہ گھر نہ تھا

جن کا یہاں ادب تھا، وہی سب وہاں بھی تھیں
زہراؑ اگر یہاں تھیں، تو زینبؑ وہاں بھی تھیں

یاں تو ملک نے اذنِ حضوری کیا طلب — دَر آنہ واں خیام میں در آئے بے ادب
یہ احترامِ آل! یہ پاسِ رسولِ رب (۱۳) زینبؑ کی پشت، شمرؑ کا دُرّہ، ارے غضب

بلوے میں بنتِ قلعہ شکن، وا محمدؐا!
عترت کے بازوؤں میں رسن، وا محمدؐا!

ذرّیت آج اُسی کی ہے بلوے میں ننگے سر — بے اذن جس کے گھر میں ملک کا نہیں گزر
حاضر ہوئے غرض ملک الموت پوچھ کر (۱۴) کھینچی جو روح، کانپ گیا دل، ہلا جگر

پوچھا کسی حزیں پہ کبھی رحم کھاتے ہو
یا سب کو قبضِ روح میں یوں ہی ستاتے ہو

قدسی نے کی یہ عرض کہ یا شاہِ خاص و عام — سختی بہت ہے جان پہ اوروں کی لاکلام
کروٹ بدل بدل کے تڑپتے ہیں صبح و شام (۱۵) آنکھوں میں اشک بھر کے یہ بولے شہِ انام

اِس وقت مجھ پہ گزری ہے تکلیف جس طرح
ایذا نہ دیجیو مری اُمّت کو اس طرح

Presented by Ziaraat.Com

یہ کہتے کہتے ڈھل گیا منکا۔ نفس رُکا — اُمّت کی یاد میں مرے مولا نے کی قضا

(۱۶)

ازواجِ طاہرات ہیں ماتم ہوا بپا — روئیں تڑپ کے مادرِ مظلوم کربلا

بہم بتولِ خستہ جگر پیٹنے لگیں
زینبؑ بھی ننھے ہاتھوں سے سر پیٹنے لگیں

بیٹی کے تھے یہ بین کہ بابا کدھر گئے — معراج کو سدھارے کہ خالق کے گھر گئے

(۱۷)

جنّت بسائی اور مجھے برباد کر گئے — او حسنؑ حسینؑ کہ نانا گزر گئے

گردش کا رُخ، غضب ہے مری سمت پھر پڑا
دوڑو مدینے والو فلک مجھ پہ گر پڑا

اے میرے فاقہ کش مرے نادار بابا جان — بیواؤں بیکسوں کے مددگار بابا جان

(۱۸)

ہے ہے اُجڑ گئی مری سرکار بابا جان — بچے تڑپ رہے ہیں کرو پیار بابا جان

بابا! مرے حسنؑ کو گلے سے لگائیے
بابا! حسینؑ روتا ہے اُٹھ کر منائیے

کھا کر پچھاڑیں روتی تھیں بی بی جو زار زار — بہم صدا یہ آتی تھی کانوں میں بار بار

(۱۹)

زہرا، مرے کلیجے کے ٹکڑے، ترے نثار — نانا کے دونوں راج دلاروں سے ہوشیار

میرے حسنؑ حسینؑ کی شادی رچائیو — (از نتیجۂ فکر)
سہرے بندھیں تو میری بھی تربت پہ لائیو — حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

(۱۴)

مرثیہ

# شہادت جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

مہرِ سپہرِ عزّ و شرافت ہے فاطمہؑ
شرحِ کتابِ عصمت و عفّت ہے فاطمہؑ
مفتاحِ بابِ گلشنِ جنّت ہے فاطمہؑ (۱)
نورِ خدا و آیۂ رحمت ہے فاطمہؑ

رُتبے میں وہ زنانِ دو عالم کا فخر ہے
حوّا کا افتخار ہے۔ مریمؑ کا فخر ہے

اللہ رے فاطمہؑ کی بزرگی، زہے شرف
بابا ملا تو فخرِ رسولانِ ما سلف!
شوہر ملا امیرِ عرب اور شہِ نجفؑ (۲)
اللہ نے حسینؑ و حسنؑ سے دیئے خلف

دونوں امامؑ خلق کے حاجت روا ہوئے
مشکل کُشا کے بیٹے بھی مشکل کُشا ہوئے

وہ فاطمہؑ کہ جو ہے سراپا خدا کا نور
پرتو ہے جس کے چہرۂ اقدس کا شمعِ طور
گر حور اس کو کہیئے تو ہے عقل کا قصور (۳)
اس کے قدم کی خاک ہے سرمہ برائے حور

کس کو ملا یہ رتبۂ اعلیٰ جہان میں
بھی خدا نے آیۂ تطہیر شان میں

Presented by Ziaraat.Com

اب زہد و فقرِ فاطمہؑ کا کچھ سناؤں حال
فاقے پہ فاقہ کرتی تھی اکثر وہ پُر ملال
لاتے جو مزدِ آب کشی شیرؑ ذوالجلال (۴)
تب جَو منگا کے پیستی تھی وہ نکو خصال

دولت سے کچھ غرض تھی نہ حشمت سے کام تھا
آٹھوں پہر خدا کی عبادت سے کام تھا

جُز اک ردائے کہنہ نہ تھی دوسری ردا
اس میں بھی لیف خرما کے پیوند جا بہ جا
بستر سے تھا کبھی نہ تنِ پاک آشنا (۵)
فرشِ زمیں تھا خواب گہِ بنتِ مصطفےٰ

دنیا میں جیتے جی کبھی راحت نہیں ملی
فاقوں میں گر ملی بھی تو نانِ جَویں ملی

کچھ روز سے بتولؑ کی حالت ہوئی تباہ
روتی تھیں اپنے حجرے میں بھر بھر اشک و آہ
حسرت سے منہ پہ بچوں کے کرتیں کبھی نگاہ (۶)
کہتیں کبھی علیؑ سے کہ اے ضیغمِ الٰہ

کرتی ہے موت قطع سخن اشتیاق کے
ایام وصل گزرے، دن آئے فراق کے

رخصت ہے تم سے اور وصیت یہ ہے مری
بچوں سے میرے رہیو خبردار یا علیؑ!
میرے حسنؑ حسینؑ کو ایذا نہ دے کوئی (۷)
مجھ سے جدا یہ رات کو سوئے نہیں کبھی،

مر جاؤں جب تو چھاتی پہ ان کو سلائیو
دونوں کو پیار کیجیو گلے سے لگائیو

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُن کے آبدیدہ ہوئے شاہِ مشرقین — اتنے میں آئے مضطر و حیراں حسنؑ حسینؑ
(۸)
مادر کے منہ کو دیکھ کے روئے بشور و شین — کہنے لگے علیؑ سے یہ احمدؐ کے نورِ عین

تمہاں کوئی گھڑی کی محمدؐ کی پیاری ہے
بہلاؤ تم انہیں کہ مجھے دم شماری ہے

مسجد میں مرتضیٰؑ گئے روتے پئے نماز — یاں فاطمہؑ نے حق سے کہا اپنے دل کا راز
(۹)
اے خالقِ زمین و زماں ربِّ بے نیاز — میں ہوں تری کنیز، تو عالم کا کارساز

مقبول یہ دُعا، مری ہر آن کیجیو !!
مشکل فشارِ قبر کی آسان کیجیو!

یہ کہہ کے چُپ ہوئی جو وہ مخدومۂ زماں — زینبؑ یہ بولی فضہ سے با چشمِ خوں فشاں
(۱۰)
کچھ کہتے کہتے ہو گئیں خاموش اماں جاں — آئی صدائے احمدِ مختار ناگہاں

چھوڑا جہانِ فانی کو بنتِ رسولؐ نے
صف ماتمی بچھاؤ! قضا کی بتولؑ نے

زینبؑ نے سُن کے نانا کی آوازِ دردناک — کھولا جو در تو دیکھا سدھاریں بتولؑ پاک
(۱۱)
منہ پیٹا، چھاتی کوٹی، کیا پیرہن کو چاک — فضہ نے بین یہ کئے سر پر اُڑا کے خاک

شہزادی میری ہائے جہاں سے گزر گئی
فضہ نہ فاطمہؑ کی بلائے کے مر گئی

Presented by Ziaraat.Com

اتنے میں آئے فاطمہؑ زہراؑ کے نونہال — آنکھوں میں اشک گرد بھرے گیسوؤں کے بال
منہ دیکھا ایک ایک کا بولے بصد ملال (۱۲) کیا غش پھر آگیا ابھی اماںؑ کا کیا ہے حال

زینبؑ پکاری قہر ہوا ننگے سر کرو
بابا کو ماں کے مرنے کی جا کر خبر کرو

یہ سنتے ہی وہ رونے لگے داڑھیں مار کر — پھینکیں زمیں پہ ٹوپیاں اپنی اتار کر
واحسرتا کہا کئی بار یٰ پکار کر (۱۳) پیراہنوں کو جیب کو پھر تار تار کر

مسجد میں جا کے کہنے لگے بابا جان سے
گھر میں چلو کہ اٹھ گئیں اماںؑ جہان سے

بیٹوں سے مرگِ فاطمہؑ کی سنتے ہی خبر — غش ہو گئے علیؑ ولی شاہِ بحر و بر
چلائے شیعانِ علیؑ پیٹ پیٹ کر (۱۴) تازہ ہوا پھر آج غمِ سیّد البشرؐ

مارا تھا بے گناہ جسے تازیانے سے
وہ فاقہ کرنے والی سدھاری زمانے سے

اک دم کے بعد ہوش میں آئے جو مرتضیٰؑ — دیکھا پچھاڑیں کھاتے ہیں سبطینِ مصطفیٰؐ
روتے ہیں داڑھیں مار کے اصحابِ باوفا (۱۵) غل ہے کہ ہائے دخترِ سردارِ انبیاؐ!

پھیلائے ہاتھ دیکھ کے اس شور و شین کو
روئے گلے لگا کے حسنؑ اور حسینؑ کو!

Presented by Ziaraat.Com

بیٹوں کو ساتھ لیکے چلا وہ فلک جناب — آئے حرم میں ساتھ جو بادیدۂ پُرآب
(۱۶)
زہراؑ کو مُردہ دیکھ کے دل ہوگیا کباب — منہ سے ردا اُٹھا کے یہ رو رو کیا خطاب

بی بی علیؑ کو چھوڑ کے دارِ خراب میں
آخر گئیں رسولِ خدا کی جناب میں

اب کون لے گا شبرؑ و شبیرؑ کی خبر — چھوٹے سے سِن میں ہوگئے بیکس میرے پسر
(۱۷)
کیا کہہ کے دے ہائے تسلی انہیں پدر — افسوس ہے کہ ہوگیا ویراں علیؑ کا گھر

جیتے ہیں کب جو ہجر کے صدمے اُٹھاتے ہیں
ہم بھی تمہارے پاس کوئی دن میں آتے ہیں

سُن کر خدا کے شیر سے پُر درد یہ بیاں — برپا تھا حشر خانۂ زہراؑ کے درمیاں
(۱۸)
منہ پیٹتی تھیں بیبیاں با نالہ و فغاں — تھا حالِ دلبرانِ علیؑ یہ کہ الاماں

مُردے سے ماں کے دونوں لپٹ لپٹے جاتے تھے
حیدرؑ ہٹاتا انہیں چھاتی لگاتے تھے

ماتم میں گزری بنتِ نبی کے جو آدھی رات — میّت کو دے کے غُسل و کفن شاہِ خوش صفات
(۱۹)
گھر سے جنازہ لے چلے بیٹوں کو لیکے سات — زینبؑ پکاریں مار کے چھاتی پہ دونوں ہات

کیا ہے کہ بیٹیوں سے بھی منہ موڑے جاتی ہو — (از نتیجۂ فکر)
اماں! اکیلے گھر میں ہمیں چھوڑے جاتی ہو — میر انیس

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۱۵)

# شہادت حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

مہرِ سپہرِ رفعت و شوکت ہے فاطمہؑ — ماہِ بروجِ صولت و حشمت ہے فاطمہؑ
رونق فروزِ محفلِ عصمت ہے فاطمہؑ — (۱) — زینت طرازِ حجلۂ عفت ہے فاطمہؑ
وجہِ قبول دایۂ حسنِ قبول ہے!
مقبولِ بارگاہِ خدا و رسولؐ ہے!

جس فاطمہؑ کا پیشِ خدا مرتبہ یہ تھا — افسوس اُس پہ خلق میں کیسا ستم ہوا
لکھا ہے جب جہاں سے اُٹھے ختمِ انبیاء — (۲) — روتی تھی اپنے باپ کو ہر دم وہ مہ لقا
کونا ردا کا منہ پہ لیا اور بین تھے
پہلو میں بیقرار حسنؑ اور حسینؑ تھے

کرتی تھی نالے بنتِ پیمبرؐ تمام رات — غم میں پدر کے پیٹتی تھی سر تمام رات
تر آنسوؤں سے رہتا تھا بستر تمام رات — (۳) — نانا کو یاد کرتے تھے شبّرؑ تمام رات
ہر دم سوال تھا کہ دکھا دو رسولؐ کو
مسجد سے آماں جان بلا دو رسولؐ کو!

Presented by Ziaraat.Com

بہلاتی تھی حسنؑ کو یہ کہہ کر وہ خوش صفات — داری نہ رو دوا ئیں گے اب شاہِ کائنات
جز ذکرِ مصطفیٰؐ وہ نہ کرتی تھی کوئی بات (۴) فرماتیں تھیں کہ تلخ ہے شیرینیٔ حیات
محبوبِ کبریا کو کہاں پائے فاطمہؑ
جی جائے گر فراق میں مر جائے فاطمہؑ

کچھ دن اسی طرح سے ہوئی زندگی بسر — اک روز آئے حیدرِ صفدر قریبِ در
دیکھا خمیر کرتی ہے آرد وہ خوش سیر (۵) مٹی بھی کچھ بھگوتی ہے تشویش ہے مگر
سامان سب درست ہیں بچوں کے چین کے
ہے قصد کرتے دھوئیں حسنؑ اور حسینؑ کے

یہ دیکھ کر علیؑ کو تعجب ہوا کمال — کہنے لگے بتولؑ سے یہ شیرِ ذوالجلال
اے فاطمہؑ کبھی نظر آیا نہیں یہ حال (۶) دو کام ساتھ کرتی نہ تھیں اے نکو خصال
تم تو سرِ زنانِ دو عالم کا تاج ہو
یہ کیا جو تین کاموں میں مصروف آج ہو

یہ سن کے اشک فاطمہؑ نے چشم سے بہائے — بولیں کہ اے علیؑ تمہیں کیا فاطمہؑ بتائے
دیکھا ہے میں نے خواب میں بابا کو ہائے ہائے (۷) گویا وہ منتظر ہیں کسی کے کہ کوئی آئے
میں نے کئے جو عرض سخن اشتیاق کے
فرمایا دن گزر گئے زہراؑ فراق کے

Presented by Ziaraat.Com

بس نے کہا بلاؤ گے کب یا شہِ زمن — بولے کہ کل تک آئے گی اے مادرِ حسنؑ
(۸)
سو اب خمیر کرتی ہوں آرد میں خستہ تن — تا بھوک سے نہ کچھ مرے بچوں پہ ہو محن
مٹی بھگوئی دھونے کو سر نور عین کے
گیسو ہیں پُر غبار حسنؑ اور حسینؑ کے

القصہ فاطمہؑ سے علیؑ نے جو یہ سُنا — بے اختیار رونے لگے شیرِ کبریا
(۹)
فرمائے صبر کے سخن آنسو بہا بہا — روئے حسنؑ حسینؑ تو بولی وہ دُکھ زدا
دیکھ آؤ جا کے قبرِ جنابِ رسولؐ کو!
مہلت دو ایک آن کی پیارو بتولؑ کو

روتے ہوئے گئے جو وہ دونوں فلک جناب — بولی علیؑ سے رو کے یہ زہراؑ جگر کباب
(۱۰)
کہنا ہے آپ سے مجھے کچھ یا ابو ترابؑ! — اب فاطمہؑ کا کوچ زمانہ سے ہے شتاب
اے شیرِ حق بتولؑ کی رخصت کا وقت ہے
دن وصل کے گزر گئے فرقت کا وقت ہے

دے صبر میرے ہجر میں حضرت کو کبریا — افسوس چین آپ کو مجھ سے نہ کچھ ملا
(۱۱)
خدمت کا حق جو تھا نہ ہوا مجھ سے وہ ادا — یہ سُن کے بیقرار ہوئے شاہِ لافتیٰ
فرمایا میرے ہجر میں کیوں بیقرار ہو
سُن لو وصیتیں بھی تو زہراؑ نثار ہو

Presented by Ziaraat.Com

پہلی یہ عرض ہے اے سن لیجئے حضورؐ ہو دے اگر قبول تو کیا ہے کرم سے دور
سہواً بھی فاطمہؑ سے ہوا ہو اگر قصور (۱۲) فرمایئے گا عفو بس اے کبریا کے نور
خوشنود جائے پاس بتولؑ اپنے باپ کے
اب چھوٹتی ہوں پائے مبارک سے آپ کے

بولے علیؑ لگا کے یہ چھاتی سے ان کا سر یہ کیا کلام کرتی ہو زہرائے نامور
مجھ کو ہمیشہ شاد رکھا اے نکو سیر (۱۳) فاقوں میں صبر و شکر سے اوقات کی بسر
میں جس میں شاد ہوں وہی تم نے سدا کیا
فاقے کئے مگر نہ زباں سے گلا کیا!

بولی بتولؑ اے پسر عم نامدار! ہے دوسری یہ عرض بتولؑ جگر فگار
شفقت ہمیشہ کیجیو بچوں پہ میں نثار (۱۴) میرے حسنؑ حسینؑ کو غم ہو نہ زینہار
دائم مری طرح سے انہیں پیار کیجیو
کچھ ہو قصور بھی تو اسے بخش دیجیو

اور تیسری یہ عرض ہے اے سرورِ عرب گھر سے اٹھائیو مرا تابوت وقتِ شب
مر جائے جبکہ خلق میں زہراؑ کے جاں بلب (۱۵) میت پہ وہ نہ آئیں جو دشمن ہیں بے سبب
تابوت ناصبوں کو اٹھانے نہ دیجیو
مردے پہ بھی مرے انھیں آنے نہ دیجیو

Presented by Ziaraat.Com

یہ کہہ کے صحن خانہ میں آئی وہ دل فگار اور آب بہر غسل بھرا با صد اضطرار
طاہر جو تھا لباس وہ پہنا بصد وقار (۱۶) حیدرؑ سے سعی بیٹوں کی فرمائی چند بار
منہ خلد میں رسولؐ بھی منہ اشکوں سے دھوتے تھے
زہراؑ بھی روتی جاتی تھیں حیدرؑ بھی روتے تھے

گھر میں جو بیقرار ہوئے شیر کردگار مسجد میں مصطفےٰ کی گئے روئے زار زار
اسماء کو یاں طلب کیا زہراؑ نے ایکبار (۱۷) بولی یہ اس سے رو کے وہ خاتونِ روزگار
کافور جو نبیؐ نے دیا تھا وہ یاد ہے
رکھ اس کو اپنے پاس یہ میری مراد ہے

حصہ جو ہے علیؑ کا اسے رکھیو تو جدا اک حصہ مجھ کو دیجیو اے صاحبِ وفا
یہ کہہ کے اس سے کہنے لگی بنتِ مصطفےٰ (۱۸) کہنا ہے کچھ خدا سے مجھے اب تو یاں سے جا
یاں باہر آ کے رو دیا اس دل ملول نے
واں بند کر دیا درِ حجرہ بتولؑ نے

بستر پہ قبلہ رو ہوئی وہ صاحبِ کرم اور دونوں ہاتھ اٹھا کے کہا یہ بدرد و غم
یارب بحقِ حضرتِ احمدؐ شہِ اُمم (۱۹) یارب بحقِ حیدرِ کرارِ با حشم
اس دم دعا قبول ہوا اس دل ملول کی
اپنے کرم سے بخش دے اُمت رسولؐ کی

Presented by Ziaraat.Com

خالق سے اپنے کر چکیں اُمّت کی جب دُعا — کلمہ پڑھا زباں سے ہوئے سر دست و پا
چُپ ہو رہیں جو فاطمہؑ زہرائے مہ لقا — اسماء تب آئیں حجرے میں دیکھا یہ ماجرا (۲۰)

رخسار آفتاب سا ہر ایک زرد ہے
پھیلائے پاؤں سوتی ہیں اور جسم سرد ہے

چلّائی سر کو پیٹ کے وہ غم کی مبتلا — ہے ہے بتولؑ مر گئیں یہ کیا غضب ہوا
تازہ ہوا پھر آج کے دن داغ مصطفیٰؐ — رونے سے بیٹیوں کے ہوا حشر اک بپا (۲۱)

مسجد سے مصطفیٰؐ کے وصی کو بُلا لیا
اسماء نے گھر سے جا کے علیؑ کو بُلا لیا

روتے ہوئے جو آئے شہنشاہِ مشرقین — تھے ساتھ ساتھ اپنے پدر کے حسنؑ حسینؑ
چلّائے یہ علیؑ کہ اُٹھا اب جہاں سے چین — بے ماں کے ہائے ہو گئے یہ میرے نورِ عین (۲۲)

چھوڑا علیؑ کو دخترِ پاکِ رسولؐ نے
بیکس کیا جہان میں ہم کو بتولؑ نے

کھولے جنابِ زینبؑ و کلثومؑ نے بھی سر — روئے گلے لگا کے انہیں شاہِ بحر و بر
روحِ جنابِ احمدِ مرسلؐ تھی نوحہ گر — شبیرؑ نے حسنؑ سے کہا تب بچشمِ تر (۲۳)

روتے ہیں بابا بہنوں کا سر ہے کھُلا ہوا
بتلاؤ بھائی جان یہ اماں کو کیا ہوا

Presented by Ziaraat.Com

شبیرؑ سے حسنؑ نے کہی اس گھڑی یہ بات — سر پیٹو بھائی خلق سے اماںؑ نے کی وفات
بن ماں کے آہ ہو گئے ہم اے نکو صفات (۲۴) دنیا سے بھائی جان اٹھی لذتِ حیات
ہم کیوں نہ ان کے بدلے جہاں سے گزر گئے
اماںؑ تو کوچ کر گئیں اور ہم نہ مر گئے

یہ سُن کے پیٹنے لگے شبیرؑ نیک نام — بولے یہ رو کے گود میں حیدرؑ فلک مقام
لازم ہے تم کو صبر کہ ہے یہ تمہارا کام (۲۵) دفن و کفن کا اب کرو مادر کے اہتمام
دنیا سے آج اٹھ گئیں اے ماہ فاطمہؑ
خدمت میں مصطفےٰؐ کی گئیں آہ فاطمہؑ

کہتے تھے یہ حسینؑ سے سلطانِ حق شناس — پہنا جو اس الم میں فلک نے سیاہ لباس
مصروف غسل میں ہوئے حیدرؑ بدر دواس (۲۶) دینے لگے جو غسل امامِ فلک اساس
پہلوئے راست پر جو یکایک نگاہ کی!
بے لا نشان دیکھ کے حیدرؑ نے آہ کی!

اسماء نے رو کے شاہ سے پوچھا بصد ادب — یہ نیل کس طرح کا ہے اے سرورِ عرب
بولے یہ اُس سے رو کے شہِ مشرقین تب (۲۷) اسماء یہ تازیانہ کا ہے نیل ہے غضب
ایسے الم سہے کہ جہاں سے گزر گئیں!
اسماء بتولؑ پاک اسی غم میں مر گئیں

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُن کے پیٹنے لگی اسماءؑ بچشمِ تر — روئے حسنؑ حسینؑ بھی سر اپنا پیٹ کر
فارغ ہوئے جو غسل سے سلطانِ بحر و بر (۲۸) پہنایا فاطمہؑ کو کفن ہو کے نوحہ گر

پھر رو کے بولے آپ ہر اک دل ملول سے
سب آ کے اب وداع ہو بنتِ رسولؐ سے

یہ سُن کے دوڑیں زینبؑ و کلثومؑ باوفا — صدمے ہوئیں جنازے پہ زہراؑ کے سات بار
سب عورتیں محلے کی تھیں گرد اشکبار (۲۹) ازواجِ مصطفیٰؐ میں قیامت تھی آشکار

کہتے تھے سب کہ زلیست میں صدمے اٹھائے ہیں
منہ چاند سا بتولؑ کفن میں چھپائے ہیں

رخصت کو پیٹتے ہوئے آئے حسینؑ اور حسنؑ — لپٹے جو ماں کی لاش سے با صد غم و محن
تھرّایا فرطِ رنج سے جب فاطمہؑ کا تن (۳۰) اک بار بند ٹوٹ گئے کھل گیا کفن

آنسو رواں ہوئے شہِ بدر و حنینؑ کے
ڈالے گلے میں ہاتھ حسنؑ اور حسینؑ کے

چلّائے دونوں مادرِ دلگیر الوداع — خاتونِ حشر صاحبِ توقیر الوداع
آئی صدا کہ شبّرؑ و شبیرؑ الوداع (۳۱) کرتا ہے اب جُدا فلکِ پیر الوداع

قربان جاؤں دل سے نہ مجھ کو بھلایئو — (از نتیجۂ فکر)
ہر روز دونوں تم مری تربت پہ آیئو — میر انیس

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۱۶)

# شہادت حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا

بلقیس پاسباں ہے یہ کس کی جناب ہے
مریم درود خواں ہے یہ کس کی جناب ہے
(۱)
شانِ خدا عیاں ہے یہ کس کی جناب ہے
دہلیز آسماں ہے یہ کس کی جناب ہے

کرسی زمیں سے لیتی ہے گوشے پناہ کے
بیٹھا ہے عرش سایہ میں اس بارگاہ کے

رُخِ یادگارِ قدرتِ پروردگار ہے
دل رازدارِ خلوتِ پروردگار ہے
(۲)
سر جانثارِ نصرتِ پروردگار ہے
تن خاکسارِ رحمتِ پروردگار ہے

تسبیح سے عیاں شرفِ فاطمہؑ ہوا
ذکرِ خدا کا فاطمہؑ پر خاتمہ ہوا

اُلفت خدا کے بعد حبیبِ خدا کی ہے
منصف کے پاس یہ بھی ولا کبریا کی ہے
(۳)
پروانہ فاقہ کی نہ شکایت غذا کی ہے
ایذا فقط جُدائیِ خیر الورا کی ہے

آب و غذا کی فکر نہ سونے کا دھیان ہے
آنکھوں میں شکلِ باپ کی رونے کا دھیان ہے

Presented by Ziaraat.Com

فضہ کنیز فاطمہؑ کرتی ہے یہ بیاں — گھر سے ہوا جنازہ پیمبرؐ کا جب رواں
بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی مخدومۂ جہاں (۴) اک ہفتہ رات بھر رہی حجرے میں نیم جاں
دیکھا جو میں نے جھانک کے تو آنکھ بند ہے
آواز آہ آہ کی دل سے بلند ہے

بیٹے پکارتے ہیں کہ للہ باہر آؤ — اماں نہ اتنا روؤ غلاموں پہ رحم کھاؤ
نانا کہاں گئے ہیں بلا لائیں ہم بتاؤ (۵) ہم کپڑے پھاڑتے ہیں نہیں تو گلے لگاؤ
نانا کے بعد ہائے یہ بے قدر ہم ہوئے
سب اک طرف حضور کے بھی پیار کم ہوئے

ہمسائیاں یہ کہتی ہیں اے عاشقِ پدر — دیدار مصطفیٰؐ کو ہے موقوف حشر پر
ان کے عوض تو اپنی زیارت سے شاد کر (۶) حجرے میں پیٹتی تھی یہ کہہ کر وہ نوحہ گر
اب میں ہوں اور ہر ایک حقارت سے صاحبو
بابا موئی کی خاک زیارت ہے صاحبو

فضہ بیان کرتی ہے اس وقت کا یہ حال — غم سے سوا ہوا تھا بدن صورتِ ہلال
ماتم کے نیل چھاتی پہ رونے سے آنکھیں لال (۷) منہ زرد، ہونٹ خشک پریشان سر کے بال
روتی چلیں مزارِ رسولِؐ انام کو!!
جس طرح شمع گورِ غریباں پہ شام کو

Presented by Ziaraat.Com

کیا سو رہے ہو قبر میں تنہا جواب دو
چلّا رہی ہے آپ کی زہراؑ جواب دو
(۸)
آقا جواب دو، مرے بابا جواب دو
دل مانتا نہیں کہ کروں کیا جواب دو

بولے میں صدقے جاؤں بہت دل ملول ہوں
آخر بتولؑ ہوں، میں تمہاری بتولؑ ہوں

پھرتے تھے جب سفر سے مرے پاس آتے تھے
لونڈی کے بے ملے نہ کسی حج کو جاتے تھے
(۹)
فاقہ مرا جو سنتے تھے کیا کیا کھلاتے تھے
جو جو میں ناز کرتی تھی، حضرت اٹھاتے تھے

کیسی جفا بعدِ رسولِ کریمؐ ہوں
دُرِ یتیم آگے تھی اب میں یتیم ہوں

بابا اذاں بلالؓ کے منہ کی مجھے سناؤ
بابا نمازی آئے ہیں مسجد میں تم بھی جاؤ
(۱۰)
بابا وصی کو اپنے بلا کر گلے لگاؤ!
بابا نواسے ڈھونڈتے پھرتے ہیں منہ دکھاؤ

اک اک گھڑی پہاڑ ہے مجھ دل ملول کو
بابا کہو بلاؤ گے کس دن بتولؑ کو

القصہ فاطمہؑ ہوئی بیہوش قبر پر
زینبؑ کے پاس دوڑی گئی فضہ ننگے سر
(۱۱)
زینبؑ نے پوچھا خیر تو ہے، بولی پیٹ کر
جا مہ بنیؑ کا دو کہ سنگھاؤں میں نورِ گر

ہمسائیاں ہیں گردِ ہراساں کھڑی ہوئیں
بی بی کی اماں جان ہیں غش میں پڑی ہوئیں

Presented by Ziaraat.Com

قرآن لے کے بیٹیاں دوڑیں برہنہ سر
منہ پر ورق ورق کی ہوا دی بچشمِ تر
تب چشمِ نیم وا سے یہ بولی وہ بے پدر (۱۲) اے بیٹیو نہ اُنس کرو مجھ سے اس قدر
رُویت تھی جس پدر سے وہ سر پر رہا نہیں
دیکھو میں گھر میں رہنے بھی پاتی ہوں یا نہیں

کیا کیا کہوں میں دخترِ خیر الاممؐ کا درد
پہلو کا درد، ہاتھ کا درد اور شکم کا درد
بچوں کی بیکسی کا، علیؑ کے اَلم کا درد (۱۳) ہر اک غضب کا حادثہ، ہر اک ستم کا درد
وہ ماتم اور آہ وہ عشرتِ بتولؑ کی
محسنؑ کا چہلم اور عزاءِ ماہی رسولؐ کی

منہ سے پدر کا نام لیا اور رو دیا
قرآن پڑھ کے ہدیہ کیا اور رو دیا
فرشِ نبی کی دیکھی ضیاء اور رو دیا (۱۴) تکیوں کو سونگھا، بوسہ دیا اور رو دیا
صَرفہ نہ آہ میں نہ بکا میں نہ بین میں
بے غش ہوئے افاقہ نہ تھا شور و شین میں

آخر دفورِ گریہ سے عاجز ہوئے عرب
حیدرؑ کے پاس رونے کی فریاد لائے سب
کی عرض، فاطمہؑ سے کہو اے ولی رَب (۱۵) یا سیدہؑ تمہاری رعیت ہے جاں بلب
کھانے کا کوئی وقت نہ سونے کا وقت ہے
جو وقت ہے وہ آپ کے رونے کا وقت ہے

Presented by Ziaraat.Com

ماں باپ نے ہمارے بھی دنیا سے کی تھا ہم تو نہ ایسا روئے نہ پیٹے نہ کی عزا!
فرمایا مرتضیٰؑ نے کہ بتلاؤ تو بھلا! (۱۶) تم میں سے کس کا باپ مُوا ہے رسولؐ سا
الزام کوئی دے نہیں سکتا بتولؑ کو
سمجھاتا ہوں میں خیر یتیم رسولؐ کو

باہر سے مرتضیٰ گئے گھر میں جھکائے سر منہ ڈھانپے رو رہی تھی اکیلی وہ خوش سیر
دینے لگے پیامِ عرب شاہِ بحر و بر (۱۷) گھبرا کے بولی ہائے کروں کیا میں بے پدر
قابو میں موت ہوئے تو مر جاؤں یا علیؑ
بابا کا سوگ لے کے کدھر جاؤں یا علیؑ

میری طرف سے اہلِ مدینہ کو دو پیام لوگو خفا نہ ہو مری رخصت ہے صبح و شام
دو چار دن تمہارے محلہ میں ہے مقام (۱۸) رونے کی دھوم ہو چکی اب کام ہے تمام
گھبراتی ہوں وطن میں سفر کے مہینے سے
بابا سدھارے کام مجھے کیا مدینے سے

رونے میں اختیار نہیں بے پدر ہوں میں لوگو مجھے نہ ٹوکو کہ خستہ جگر ہوں میں
امیدوارِ موت کی آٹھوں پہر ہوں میں (۱۹) گر شام کو بجی تو چراغِ سحر ہوں میں
ماتم ہے غیر کا کہ تمہارے رسولؐ کا
پر تم کو ناگوار ہے رونا بتولؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

حیدرؑ کا اس بیان سے ٹکڑے ہوا جگر بیت الحزن بنایا بقیعہ میں جلد تر
لکھا ہے ہاتھ تھام کے بیٹوں کا ہر سحر (۲۰) واں جا کے رویا کرتی تھی دن بھر نوحہ گر

شاہؑ بخف چراغ جلے گھر سے جاتے تھے
سمجھا کے سوگوارِ پیمبرؐ کو لاتے تھے

ایک دن نگاہ کرتے ہیں کیا شاہؑ لافتیٰ مطبخ ہے گرم آردِ جَو ہے گندھا ہوا
نہلا رہی ہے بچوں کو مَل مَل کے دست و پا (۲۱) پھیلا رہی ہیں کرتے بھی دھو کر جدا جدا

پوچھا کہ اتنے کاموں کا جو شغل آج ہے
اس وقت کچھ بحال تمہارا مزاج ہے

بولی کہ آج رات کو ہو جاؤں گی بحال کل میرے کاروبار میں تم ہو گے خود نڈھال
خدمت کا میرے بچوں کی ہو گا کسے خیال (۲۲) نہلا دھلا دیا کہ پریشاں تھا ان کا حال

کرتے بھی دھوئے قوت بھی کل تک کا دے چلی
سہرا نہ دیکھا ایک یہ ارمان لے چلی

پوچھا علیؑ نے تم کو یہ کیوں کر ہوا یقیں صدیقہ نے کہا شدنی ہے یہ شک نہیں
پچھلے کو روتے روتے جو سوئی میں دلحزیں (۲۳) دیکھا کہ ایک باغ میں ہیں شاہِ مرسلینؐ

محسنؑ کو میرے اپنے گلے سے لگاتے ہیں
اور کہتے ہیں نہ رو تری ماں کو بلاتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

بولیں علیؑ سے موت ہے نزدیک اب مری — بس دیکھنا تھا آپ کا دیدار آخری!
سہواً اگر ہوئی ہو کچھ آزردہ خاطری (۲۴) — بخشو مجھے کہ جاؤں سوئے گلشنِ نبیؐ

رو کر کہا علیؑ نے ہیں عذر خواہ ہیں
واللہ بے قصور ہو تم، سب گواہ ہیں

معصوم سے بھی ہوتی ہے بی بی خطا کبھی — عسرت کا تم زبان پہ نہ لائیں گلہ کبھی
اچھا لباس مانگا نہ اچھی غذا کبھی! (۲۵) — بیمار جب پڑیں نہ طلب کی دوا کبھی

کیا خوب تم نے مجھ سے نباہی ہے فاطمہؑ
کیوں کر نہ ہو کہ نورِ الٰہی ہے فاطمہؑ

وہ بولی یہ کنیز نوازی ہے سر بسر — فرمایئے وصیت اولیٰ پہ اب نظر
ہر بے پدر کے بعد نبیؐ آپ تھے پدر (۲۶) — سبطین تو حضور کے ہیں پارۂ جگر

گر چاہتے ہو قبر میں زہراؑ کے چین کو
دینا نہ رنج میرے حسنؑ اور حسینؑ کو

اور دوسرے یہ عرض ہے شب کو اٹھایئو — اور قبر کا نشاں نہ کسی جا بنایئو
تربت میں خود اتار یو اور خود لٹایئو (۲۷) — پھر کانپ کر کہا کہ الٰہی بچایئو

آنکھوں کے آگے قبر کی تنہائی پھر گئی
موتی کی اک لڑی تھی کہ آنکھوں سے گر گئی

Presented by Ziaraat.Com

بولی کہ یا علیؑ یہ قیامت کا وقت ہے — مرنے سے سخت قبر کی وحشت کا وقت ہے
میّت پہ بعد دفن یہ آفت کا وقت ہے (۲۸) اُس وقت دار ثوں کی محبّت کا وقت ہے

ہمدم نہیں، رفیق نہیں مہرباں نہیں
یہ وہ جگہ ہے کوئی کسی کا جہاں نہیں

وہ اجنبی مکاں وہ اندھیرا اِدھر اُدھر — پہلے پہل وہ بستی سے ویرانی کا سفر
نہ شمع روشنی کے لئے نہ شگافِ در (۲۹) ہمسایہ وہ کہ دوسرے سے ایک بے خبر

کس کو کوئی پکارے کہاں جائے کیا کرے
آسان سب پہ قبر کی مشکل خدا کرے

اکثر تمہاری شان میں فرماتے تھے پدر — تربت میں اپنے شیعوں کی لیتے ہیں یہ خبر
امیدوار میں بھی ہوں یا شاہِ بحر و بر (۳۰) قرآن پڑھیو قبر کے پہلو میں بیٹھ کر!

اس وقت مُردے بیکس و بے یار ہوتے ہیں
زندوں سے اُنس کے یہ طلبگار ہوتے ہیں

ناگاہ آیا فاطمہؑ کا وقتِ انتقال! — مسجد میں مرتضیٰ گئے محزوں و خستہ حال
حُجرے میں باپ کے گئی خاتونِ خوشخصال (۳۱) اسماء سے بولی مظہرِ اسمائے ذوالجلال

کافور جلد فاطمہؑ زہرا کے پاس لا
پانی ہمارے غسل کو لا اور لباس لا

Presented by Ziaraat.Com

القصہ فاطمہؑ نے پڑھی آخری نماز — سجدے میں سر جھکا کے کہے اپنے دل کے راز
آوازِ ارجعی سے کیا حق نے سرفراز (۳۲) زہراؑ نے اپنے پاؤں کئے قبلہ کو دراز
حوروں نے پھر بہشت میں برپا یہ غل کیا
پیٹو قضا نے شمعِ پیمبرؐ کو گل کیا

یاں سب کھڑے تھے حجرے کے نزدیک بیقرار — کلمے کے بعد جب نہ صدا آئی زینہار
حجرے میں پیٹتے ہوئے دوڑے سب ایکبار (۳۳) چلائی اُمِ سلمہؑ، لٹی میں جگر فگار!
اپنا بھی سوگوار رنڈاپے میں کر گئیں
بی بی مجھے تباہ بڑھاپے میں کر گئیں

پھر تو ہر ایک محلے میں محشر بپا ہوا — اپنے پرائے دوڑے کہ ہے ہے یہ کیا ہوا
فضہ پکاری سیدہؑ کا واقعہ ہوا (۳۴) حجرہ بتولِ پاکؑ کا ماتم سرا ہوا
چھاتی قلق سے دیکھنے والوں کی پھٹ گئی
منہ رکھ کے منہ پہ مردے کے زینبؑ لپٹ گئی

لے کر بلائیں کہتی تھی بیٹی نثار ہو — اماں میں ہوں کھاتی ہوں تم ہوشیار ہو
بھیا زمیں پہ لوٹتے ہیں ہمکنار ہو (۳۵) تم آنکھیں کھول دو تو سبھوں کو قرار ہو
ہے ہے یہ چپکے رہنے کی کیا بات ہو گئی
نانا کا فاتحہ نہ ہوا رات ہو گئی

Presented by Ziaraat.Com

عورات ہاشمیہ بھی ہیں سب ہی بیقرار
پائیں کو زنانِ قریشی کی ہے قطار
اور پہلوؤں میں آپ کا کنبہ ہے اشکبار (۳۶)
سب پوچھتے ہیں آپ کو زینبؑ سے بار بار
اماں کہو کہاں کا پتہ دوں کدھر گئیں!
یہ تو نہیں زباں سے نکلتا کہ مر گئیں

میں دودھ بخشوانے نہ پائی کہ چل بسیں
شربت بنا کے لانے نہ پائی کہ چل بسیں
کچھ حالِ دل سنانے نہ پائی کہ چل بسیں (۳۷)
میں بے نصیب آنے نہ پائی کہ چل بسیں
کیا جلد تر زمانہ ہوا انتقال کا
ہے ہے ابھی تو سن تھا کل اٹھارہ سال کا

ناگاہ آئے روتے ہوئے شاہِ لافتیٰؑ
غسل و حنوط فاطمہؑ خود حجرے میں کیا
اسبترقِ بہشتِ بریں کا کفن دیا! (۳۸)
تابوت میں لٹا کے گلے سے لگا لیا
بولے کفن میں کھول کے رخسارِ فاطمہؑ
مشتاق آؤ دیکھ لو دیدارِ فاطمہؑ

پھرنے لگیں کنیزیں جنازے کے آس پاس
جھک کر بلائیں بیٹیوں نے لیں بحالِ یاس
اب کیا کہوں کہ شدتِ غم سے ہے دل اداس (۳۹)
نزدیک ہے وہ وقت کہ شیعہ ہوں بے حواس
گھر میں علیؑ، لحد میں نبیؐ ٹھہرتھراتے ہیں
بن ماں کے بیٹے ماں کے جنازے پہ آتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

ننھے سے سر کھلے ہیں نہیں سر پہ ٹوپیاں
کہتے ہیں کچھ تو منہ سے نکلتا ہے ہائے ماں

(۴۰)

لکھا ہے جب جنازے پہ پہنچے وہ نیم جاں
حسرت سے دیکھا مُردہ کا منہ اور یہ کی فغاں

اماں غلام آئے ہیں رخصت کے واسطے
جاتی ہو تم نبیؐ کی زیارت کے واسطے

ہونے لگے وداع یہ کہہ کر وہ دردمند
عاشق نے بے ملے ہوئے رخصت نہ کی پسند

(۴۱)

یوں کانپی فاطمہؑ کہ کھلے سب کفن کے بند
تھرّا کے دونوں ہاتھ برابر ہوئے بلند

جانیں یتیموں کی اسی صدمے میں ہل گئیں
باہیں گلے میں ڈال کے پیاروں سے مل گئیں

باہیں گلے میں بیٹوں کے زہراؑ نے ڈال دیں
اور سینہ سے لپٹ گئے جھک کر وہ نازنیں

(۴۲)

ہاتف نے دی علیؑ کو ندا اے ولیِ دیں
روتے ہیں اب فلک پہ ملک ہلتی ہے زمیں

تسکین عرشِ اعظم ربِّ علا کرو
بیٹوں کو ماں کی لاش سے جلدی جدا کرو

مُنہ چوم کر یتیموں کا بولے یہ مرتضےٰؑ
رو رو تے ہیں ملائکہ اب ماں سے ہو جدا

(۴۳)

فضّہ پکاری بی بی کے اعجاز پر فدا
بس عاشقِ حسینؑ و حسنؑ بے پیار ہو چکا

باہیں نکالو دفن میں اب دیر ہوتی ہے
آئی ندا کہ روح نہیں سیر ہوتی ہے

(از نتیجۂ فکر)
مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۱۷

# درحال شہادت حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا

مریم سے بھی بتولؑ کو درجہ سوا ملا
بابا اُسے رسولؐ سا خیر الورا ملا
بیٹا ہر اک شہیدِ رہِ کبریا ملا (۱) شوہر ملا تو خلق کا عُقدہ کشا ملا

ہر ایک اپنے مرتبے میں انتخاب ہے
زہراؑ ہے بے نظیر علیؑ لاجواب ہے

لختِ دلِ نبیؐ ہے بتولِ فلک جناب
شاہِ نجف کو لختِ لحیٰ کا ہے خطاب
شامل ہے واں بھی خونِ رسولِ فلک مآب (۲) ممتاز یاں ہے دمکِ دمی سے بوترابؑ

عصمت میں کوئی ثانیٔ خیر النساءؐ نہیں
شوہر بھی یہ علیؑ سا کسی کو ملا نہیں

کیوں مومنو! سُنا شرفِ اشرف النساءؐ
یہ قدرِ فاطمہؑ ہے بدرگاہِ کبریا
اب کچھ سُنو مصائبِ زہراؑ کا ماجرا (۳) بادِ فنا سے جب ورقِ دیں اُلٹ گیا

بھائی کے غم سے خم کمرِ مرتضاؑ ہوئی
بن باپ کے جہان میں خیر النساءؐ ہوئی

Presented by Ziaraat.Com

خالق کی یاد یا اُسے بابا کی یاد تھی
ہر ایک لحظہ دل کو نقاہت زیاد تھی
گر شاد تھی تو باپ سے ملنے کو شاد تھی (۴)
مر جاؤں مصطفیٰؐ سے ملوں یہ مراد تھی
آنکھیں تو بند ضعف سے اس کے ملال میں
باتیں نبیؐ سے کرتی تھی بے کس خیال میں

پہلو شکستہ ضربتِ در سے ہوا جو تھا
رہتا تھا دستِ فاطمہؑ اس جا پہ دائما
اک حجرہ میں پلنگ تھا اس کے لئے بچھا (۵)
اُس حجرہ میں کسی کو نہ تھا حکم آنے کا
ملبوس تھا سیاہ گلے میں بتولؑ کے
بیٹی تھی سوگ میں وہ جنابِ رسولؐ کے

بہرِ مزاج پرسیٔ مخدومۂ جہاں
بعد از نمازِ صبح علیؑ آتے تھے وہاں
بنتِ نبیؐ سے کہتے تھے حضرت بصد فغاں (۶)
اب کس طرح مزاج ہے کچھ کیجئے بیاں
ہے گرمی بخار کو یا جسم سرد ہے
کچھ پہلوئے شکستہ میں تخفیفِ درد ہے

جس میں نہ ہوش وہ دیوے جواب کیا
زینبؑ تب اپنی اماںؑ کا بازو ہلا ہلا!
کہتی تھی آنکھ کھولئے اے بنتِ مصطفیٰؐ (۷)
سُنیئے تو آپ کہتے ہیں کیا شاہِ لافتا
اُٹھ بیٹھئے کہ دل کو ہیں صدمے پڑے ہوئے
بابا مزاج پوچھ رہے ہیں کھڑے ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُن کے کھولتی تھی وہ چشمِ پُر آب کو — آہستہ کہتی تھی یہ علیؑ سے وہ نیک خو
(۸)
ظاہر ہے میرا حال یہ اے شاہ دیکھ لو — دن بھر رہی ہوں موت کے منہ میں شہ علیؑ کہو

دُوری مصطفےٰؐ سے مرا رنگ زرد ہے
پہلو کا درد کیا کہ کلیجہ میں درد ہے

القصّہ عارضہ کو کھچا طولِ بے حساب — آنکھوں میں جان آن کے ٹھہری تھی جوں حباب
(۹)
ہر روز غم سے جلتی تھی مانندِ آفتاب — جوں شبنم آبدیدہ تھی راتوں کو وہ جناب

اہلِ محلّہ مضطرب الحال ہوتے تھے
اپنے گھروں میں شیونِ زہراؑ سے روتے تھے

جب خوب ساکنانِ مدینہ ہوئے ملول — حیدرؑ کے در پہ سب نے کیا آخرش نزول
(۱۰)
بالاتفاق عرض کی اے وارثِ بتولؑ — رکھتے ہیں ایک عرض بشرطیکہ ہو قبول

ہم فاطمہؑ کے رونے سے اب تنگ آئے ہیں
ہم آپ سے بتولؑ کی فریاد لائے ہیں

مرنے کو سب کے مرتے ہیں آفاق میں پدر — سب روتے ہیں عزیزوں کو لیکن نہ اس قدر
(۱۱)
ہوتی نہیں خموش کسی دم وہ نوحہ گر — نہ شب کو سونے پاتے ہیں ہم نے دمِ سحر

دن کو رہیں خموش تو شب کو بکا کریں
گر دن کو روئیں رات کو وہ چپ رہا کریں

Presented by Ziaraat.Com

آئے جنابِ فاطمہؑ کے پاس مرتضیٰؑ (۱۲) اور اس یتیم احمدِ مرسل سے یہ کہا
اہلِ مدینہ جمع ہیں اے بنتِ مصطفیٰ مجھ سے تمہارے رونے کا کرتے ہیں سب گلا
مانع نہیں ہیں وہ نبیؐ رب کو روئیے
پر آپ دن کو روئیے یا شب کو روئیے

پیغام ساکنانِ مدینہ کا جب سنا منہ فاطمہؑ نے قبرِ نبیؐ کی طرف کیا
پہلے تو روئیں خوب سا پھر رو کے یہ کہا (۱۳) اب تو بلا لو پاس مجھے اپنے مصطفیٰ
حضرت کی لاڈلی پہ عجب دن گزرتے ہیں
اہلِ مدینہ رونے کو بھی منع کرتے ہیں

رو رو کے پھر علیؑ سے یہ اس نے کیا بیاں کہہ دو میری طرف سے یہ اے سرورِ زماںؑ
اے صاحبِ بتولؑ کہاں اور تم کہاں (۱۴) زہراؑ تو کوئی دن کی تمہاری ہے مہماں
تھوڑی رہی ہے اور بہت ہے گزر گئی
سُن لینا صبح و شام تڑپ کر وہ مر گئی

عاجز نہ ہو بتولؑ کے رونے سے اسقدر جیتی ہوں تو پدر کے لئے ہوں میں نوحہ گر
مر جاؤں گی تو کون کرے گا غمِ پدر (۱۵) تکلیف پھر نہ ہوگی تمہیں شام اور سحر
زہراؑ نبیؐ کو گور میں اب جا کے روئے گی
نہ ہم یہاں رہیں گے نہ یہ دھوم ہوئے گی

Presented by Ziaraat.Com

اس روز سے بتولؑ نے معمول یہ کیا — ویرانہ اک مدینہ کے جو عنقریب تھا
(۱۶)
اکثر وہاں مزار بنا تھا قریش کا — جاتی تھی صبح و شام وہاں بنتِ مصطفیٰؐ

بے چین یادِ احمدِ مرسلؐ میں ہوتی تھی!
اپنے پدر کو گورِ غریباں میں روتی تھی

کہتی تھی یاد کر کے نبیؐ کو وہ نوحہ گر — بابا تمہارے غم نے کیا مجھ کو دربدر
(۱۷)
بابا بتولؑ ڈھونڈنے جائے تمہیں کدھر — مدت ہوئی کہ آپ کی مجھ کو نہیں خبر

یہ بین کر کے فاطمہؑ جو غُل مچاتی تھی
آواز آہ آہ کی قبروں سے آتی تھی

ارشادِ فاطمہؑ نہ پذیرا ہوا ذرا — روتی ہوئی وہاں سے پھری اشرف النساءؑ
(۱۸)
اِک دن علیؑ سے فاطمہ زہراؑ نے یہ کہا — تقدیر مجھ کو آپ سے کرتی ہے اب جدا

شفقت مرے یتیموں پہ ہر بار کیجیو!
میرے حسنؑ حسینؑ کو تم پیار کیجیو!

کہنے لگے امیرؑ کہ فرماتی ہو یہ کیا — وہ بولی آج خواب میں آئے تھے مصطفیٰؐ
(۱۹)
مجھ کو لگا لگا کے گلے روئے خوب سا — رو رو کے پھر کہا کہ مری جان غم نہ کھا

اب بیکسوں کی طرح نہ تو شب کو روئے گی
کل اے بتولؑ پاس ہمارے تو ہوئے گی

Presented by Ziaraat.Com

اس گفتگو سے اور بھی محشر ہوا عیاں
بیٹوں سے پھر بتولؑ نے رو کر کیا بیاں
(۲۰)
پیارو ہمیشہ جیتی نہیں ہے کسی کی ماں
سوچو تو اپنے جی میں کہ نانا گئے کہاں

اماں نثار خاک نہ سر پر اڑائیو
مر جائے گی بتولؑ تو غم تم نہ کھائیو

جب ہو چکی وداع سبھوں سے وہ دیں پناہ
حجرے کے در کو بند کیا فاطمہؑ نے آہ
(۲۱)
کی التجا خدا سے یہ با حالتِ تباہ
آسان مجھ پہ موت کی سختی ہو یا الٰہ

بیکس ہوں فاقہ کش ہوں فلک کی ستائی ہوں
لونڈی ہوں اور تیرے محمدؐ کی جائی ہوں

زہراؑ تو حق سے حجرے میں کرتی تھی یہ دعا
بیرونِ حجرہ شور تھا فریاد و آہ کا
(۲۲)
ناگاہ آئی آہ محمدؐ کی واں صدا
زینبؑ نے رو کے احمدِ مختار سے کہا

خوابِ عدم میں فاطمہؑ ناکام سو گئی
فریاد نانا جان میں بن ماں کی ہو گئی

کھولے تمام آلِ محمدؐ نے سر کے بال
غش ہو گئے حسینؑ و حسنؑ فاطمہؑ کے لال
(۲۳)
میں کیا لکھوں جو زینبؑ و کلثومؑ کا تھا حال
مُردے کے منہ سے ملتی تھیں منہ کو بصد ملال

فضہؑ بھی لاشِ پاک پہ قربان جاتی تھی
مُردے کے پاؤں آنکھوں سے رو لگاتی تھی

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ بلائیں لاش کی لے لے کے بار بار
کہتی تھی اماں تیرے میں مُردے کے ہوں نثار
(۲۴)
خوشبو عجیب ہے تنِ بے جاں سے آشکار
ظاہر ہر ایک عضو سے ہے نورِ کردگار

کیا آپ پر عنایتِ ربِّ غفور ہے
مرنے کے بعد اور بھی چہرے پہ نُور ہے

مرنے کے بعد تم سے ملے جدِّ نامدار
لب سے تمہارے صاف تبسّم ہے آشکار
(۲۵)
اب کون وقت صبح کے روئے گا زار زار
اب کون ہم یتیموں کو اماّں کرے گا پیار

اب کس کو ہائے رونے کی تسمیں دلائیں گے
اب کس کے منہ سے صبح کو پلّہ چھڑائیں گے

باقی جو دن رہا تھا وہ رونے میں کٹ گیا
ظاہر سوادِ شام جونہی یک بیک ہوا
(۲۶)
تھا بے چراغ کلبۂ احزانِ فاطمہؑ
ساماں علیؑ نے فاطمہؑ کے دفن کا کیا

مانندِ شمع دستِ علیؑ تھرتھراتے تھے
میتّ کو غسل دیتے تھے اور روتے جاتے تھے

حق الیقین میں ہے شہِ مرداںؑ سے یہ لکھا
فرماتے ہیں علیؑ کہ نہیں اسمیں شک ذرا
(۲۷)
ظالم نے جب گرایا تھا در کو بصد جفا
اک تازیانہ بازوئے زہراؑ پہ تھا لگا

تھا اس جفا سے شور و بکا کائنات میں
خم پڑ گیا تھا فاطمہؑ زہرا کے ہات میں

Presented by Ziaraat.Com

فرماتے ہیں علیؑ ولی شاہِ لافتا — تا زندگی تو فاطمہؑ کا ہاتھ خم رہا
پر غسل میں نے میتِ زہراؑ کو جب دیا (۲۸) چاہا کہ اس کجی کو کروں ہاتھ سے جدا

دل تنگ آخر ہو گیا مجھ دل ملول کا
سیدھا ہوا نہ ہاتھ جنابِ بتولؑ کا

آخر اسی طرح سے رہا دستِ پاک خم — میت کو پھر کفن بھی پہنایا بچشمِ نم
تابوت میں جو لاش لٹائی بصد الم (۲۹) تب آلِ مصطفےٰؐ سے یہ بولے شہِ اُمم

کر لو وداع تم سے وداعِ بتولؑ ہے
یہ آخری زیارتِ بنتِ رسولؐ ہے

اُس دم جنابِ شبرؑ و شبیرؑ نیک نام — آئے وداعِ لاشے کو دل اپنا تھام تھام
تب فاطمہؑ کے بندِ کفن کھل گئے تمام (۳۰) نکلے کفن سے دستِ بتولؑ فلک مقام

کس قدر چاہتی تھیں ہر اک نورِ عین کو
لپٹا لیا گلے سے حسنؑ اور حسینؑ کو

زینبؑ نے بھائیوں کو کیا لاش سے جدا — رو کر علیؑ نے شبرؑ و شبیرؑ سے کہا
لو اب اٹھاؤ ماں کا جنازہ بصد بکا (۳۱) آئی صدا نہ دو انھیں تکلیف مرتضیٰ

یہ بوجھ تیرا احمدِ مرسلؐ بٹائے گا (از نتیجۂ فکر)
تابوت فاطمہؑ کا محمدؐ اٹھائے گا مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

۱۸

مرثیہ

# شہادت حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

خدا نے رتبۂ معراج مصطفےٰؐ کو دیا
جو مصطفےٰؐ کو دیا تھا وہ مرتضیٰؑ کو دیا
علیؑ کے بعد وہ سب اشرف النساؑ کو دیا
(۱) یہ حق نے تحفہ شہنشاہِ انبیاءؐ کو دیا
شہِ زنانِ جہاں زوجہ علیؑ ٹھہری
یہ بیٹی وہ ہے کہ جو بضعۃ النبیؐ ٹھہری

بتولِ پاکؑ ہیں سرمایۂ حیات نبیؐ
ہوئی ہے گیارہ اماموں کی ماں یہی بیٹی
(۲) خدائے عزّ و جل نے وہ ان کو حرمت دی
کہ خود رسولِ دو عالمؐ نے اُن کی عزّت کی
جب آگئیں پئے تعظیم شاہِ دیںؐ اُٹھے
جھکائے گردنیں اصحاب خوش یقیں اُٹھے

رسولؐ کو جو گوارا نہ تھا فراقِ بتولؑ
تو سیّدہ کے بھی دل کو تھا شاقِ ہجرِ رسولؐ
سدھارے دہر سے جسدم پیمبرِ مقبولؐ
(۳) بہت پدر کی جدائی سے فاطمہؑ تھیں ملول
رسولِ پاکؐ کا خالق سے جب وصال ہوا
تو چند ہفتوں میں زہراؑ کا انتقال ہوا

Presented by Ziaraat.Com

نبی کے ہجر میں یہ فاطمہؑ کا حال تھا آہ
تھی سر پہ خاکِ عزا جسم میں لباس سیاہ
(۴)
وہ دل کا رنگ تھا جیسے ہو کوئی باغ سیاہ
لہو برستا تھا آنکھوں سے خونچکاں تھی نگاہ

پدر کی یاد میں اشکوں سے منہ کو دھوتی تھیں
کہ رات دن اسی غم میں بتولؑ روتی تھیں

تھا دل میں داغِ پدر اور لب پہ ہائے پدر
غمِ فراق کے شعلوں سے جل رہا تھا جگر
(۵)
جو بیٹھتی تھی صبح سے فرشِ عزا پہ وہ مضطر
تو روتی ہی رہی غمگیں سحر سے تا بہ سحر

رہا زباں پہ شب و روز کبریا کا ذکر
نبیؐ کا ذکر کیا یا کیا خدا کا ذکر

نبیؐ کے بعد ہزاروں مصیبتیں آئیں
بدل دیئے گئے دینِ رسولؐ کے آئیں
(۶)
گھٹائیں ظلم و تشدد کی ہر طرف چھائیں
بہت اذیتیں اُمت کے ہاتھ سے پائیں

برائے اہلِ دغا بد دعا روا نہ ہوئی
زبان شکر، شکایت سے آشنا نہ ہوئی

ہزار حیف زمانہ کچھ اس طرح بدلا
کہ رونے پائیں نہ جی بھر کے فاطمہؑ زہرا
(۷)
نبیؐ نے اپنے جگر کا جسے کہا ٹکڑا
اُسی کے واسطے اعداء تھے درپئے ایذا

نہ پاسِ حکمِ مودت کا کچھ کیا افسوس
یہی تھا اجرِ رسالت کا جو دیا افسوس

Presented by Ziaraat.Com

ہوا تھا ضعف سے یہ حال فاطمہؑ زہرا
کہ اُٹھنا بیٹھنا بھی تھا محال واویلا

(۸)

نبیؐ کے ہجر میں اک دن تھی باپ کی شیدا
نہا کے دوسرا پیراہن آپ نے بدلا

کیا جو کام وہ خوشنودیٔ خدا کے لئے
یہ انتظام تھا دربارِ کبریا کے لئے

(۹)

نماز پڑھ کے کئے سوئے قبلہ پاؤں دراز
ردا سے ڈھانپ لیا منہ، درِ جناں ہوئے باز

کساء کے سائے میں پھولا ہوا تھا باغِ نیاز
خدا سے باتیں تھیں تھی رحمتِ خدا دمساز

یہ خاطریں تھیں گلِ گلشنِ رسالت کی
بسی تھی حجرے میں خوشبو ریاضِ جنّت کی

(۱۰)

ہوئی خموش جو وہ شمعِ احمدِ مختار
حجاب سند میں جنّت عیاں ہوا اک بار

تھے صرفِ غسل و کفن آہ حیدرِ کرّار
زنانِ ہاشمیہ رو رہی تھیں زار و قطار

فلک لرز رہے تھے بیکسوں کی زاری سے
حسنؑ حسینؑ کا رونا وہ بیقراری سے

(۱۱)

رکھا جو لاش کو تابوت میں، ہوا محشر
کہا علیؑ نے کہ زہراؑ کو دیکھ لو آ کر!!

ہوں بین زینبؑ و کلثوم کے بیاں کیونکر
تھیں دونوں بیٹیاں تابوت پر رکھے ہوئے سر

یہی تھا نوحہ ہمیں کس پہ آپ چھوڑ گئیں
ہوئیں خفا جو کنیزوں سے، منہ کو موڑ گئیں

Presented by Ziaraat.Com

جواب دیجئے اے فاقہ کش غیورؑ اماںؑ — گئیں نہ آپ عزیزوں میں بھی کبھی مہماں!
اکیلے گھر میں ہمیں چھوڑ کے سدھاریں کہاں (۱۲) — ہے کون آپ سا حاجت روائے اہلِ جہاں

ردا کو رہن کیا حوصلہ یہ تھا دل کا
نہ رد کیا گیا لیکن سوال سائل کا

اِدھر تو لاش پہ تھا بیٹیوں کا شیون و شین — بڑھے جو روتے ہوئے کرتے پھاڑ کر حسنینؑ
کفن میں لپٹی ہوئی تھی نبیؐ کی نورالعین (۱۳) — یہ حال دیکھ کے میتؑ بھی ہو گئی بے چین

جو دل میں آبلے فرقت کے تھے وہ پھوٹ گئے
جگر یہ تڑپا کہ بندِ کفن بھی ٹوٹ گئے

فلک تھا لرزے میں اور اہلِ دل میں حشر بپا — پکاری نضہؑ ہے اعجاز میری بی بی کا
جُدا نہ ہوتے تھے ماں سے علیؑ کے ماہ لقا (۱۴) — دلاسہ دے کے کیا بچوں کو علیؑ نے جُدا

قریب تھا کہ گریں مرتضیٰؑ بھی غش کھا کے!
پڑے تھے بیٹوں کی گردن میں ہاتھ زہراؑ کے

علیحدہ جب ہوئے زہراؑ کی لاش سے دلبر — خیالِ دفن میں تھے شب کے منتظر حیدرؑ
ہوئی جو رات جنازے کو لے چلے سرورؑ (۱۵) — کہ غیر شخص کی تابوت پر پڑے نہ نظر

علیؑ سے قبر میں احمدؐ نے لیا لاشہ
حجابِ شب میں سپردِ زمیں کیا لاشہ

(از نتیجۂ فکر)
نجیر لکھنوی
(شاگرد مرزا اوجؔ)

Presented by Ziaraat.Com

۱۹

مرثیہ

# شہادت حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا

خورشید آسمانِ ادب کا طلوع ہے — وصفِ جنابِ فاطمہؑ زہرا شروع ہے
طبعِ سلیم وقت خضوع و خشوع ہے — (۱) اے قلبِ قلبِ عصمتِ مریمؑ رجوع ہے
اے چشمِ پاک پردۂ مژگاں کو ڈال دے
مردم کو جلد اپنے مکاں سے نکال دے

مضموں خلافِ شرع نہ اے دل زباں پہ آئے — پڑھ سیدہؑ کا حال کہ خود جسم تھرتھرائے
سنگِ الم سے آئینۂ دل شکست پائے — (۲) منصف یہاں سے اُٹھ کے یہ کہتے گھر کو جائے
نقشہ کھینچا ہے سامنے رنج و ملال کا
کیا مرثیہ ہے فاطمہؑ زہرا کے حال کا

کہتے ہیں جس کو شافعِ محشر وہ فاطمہؑ — ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا جس کے آہ کٹا سر وہ فاطمہؑ — (۳) بیٹی کے جس کی چھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہیں اُمت کے واسطے
آئیں گی روزِ حشر شفاعت کے واسطے

Presented by Ziaraat.Com

القصہ جب جہاں سے اُٹھے شاہِ دوجہاںؐ
ہر دم تڑپ کے فاطمہؑ کرتی تھی یہ بیاں
بیٹی پہ گھر کو چھوڑ کے بابا گئے کہاں (۴) تنگ آئے سارے اہلِ محلہ یہ کی فغاں

غم میں نبیؐ کے صاحبِ آزار ہو گئیں
آخر جنابِ فاطمہؑ بیمار ہو گئیں

راوی بیان کرتا ہے یاں سے بصد بکا
بس رفتہ رفتہ سیدہؑ کا عارضہ بڑھا
پھر صاحبِ فراش ہوئی وا مصیبتا (۵) طاقت رہی نہ جسمِ مبارک میں مطلقا

ایسا مرض بڑھا کہ اجل سر پہ آ گئی
اک روز مُردنی رُخِ زہراؑ پہ چھا گئی

زینبؑ سرہانے بیٹھ کے کرنے لگی بکا
ہے ہے میں کیا کروں مری اماں کو کیا ہوا
جھک جھک کے اضطراب سے دیتی تھی یہ صدا (۶) لی مجھ سے نزع میں بھی نہ خدمت یہ کیا کیا

کیا جانے رُوح جسم سے کیونکر نکل گئی
اماں تمہارے چہرے کی رنگت بدل گئی

اُٹھیے سبھوں کو پاس بُلا کر بٹھائیے
کیا نوش کیجیے گا میں لاؤں بتائیے
بھائی گئے ہیں دیر سے اُن کو بُلائیے (۷) رُونے کو قبرِ احمدِ مرسلؐ پہ جائیے

ایسی بھی نیند ہوتی ہے بیدار ہو جیے
گھر ہے اُداس بیٹھیے ہوشیار ہو جیے

Presented by Ziaraat.Com

شہزادے آئے اتنے میں باہر سے دردناک — دل ہو گیا حسینؑ کا صدمہ سے چاک چاک
دوڑے حسنؑ ملے ہوا اپنی جبیں پہ خاک — (۸) بولے علیؑ سے ہو گئے ہم جیتے جی ہلاک
جو قہر ہو گیا وہ کہیں کس زبان سے
بابا چلو کہ اٹھ گئیں اماں جہان سے

تا دیر آ کے شیرِ خدا نے بکا کیا — اسما کو غسل دینے کی خاطر بلا لیا
کفنائی لاش رنج سے خونِ جگر پیا — (۹) تابوت لا کے صحن میں حیدرؑ نے رکھ دیا
رو کر پکارے لالہ عذارو گلے ملو
لو آؤ ماں سے اے مرے پیارو گلے ملو

مل لو کہ پھر بتولؑ کہاں اور تم کہاں — لپٹے گلے سے لاش کے دونوں وہ خستہ جاں
تھرائی لاش فاطمہ زہراؑ کی ناگہاں — (۱۰) کھل کھل کے بند ہاتھ کفن سے ہوئے عیاں
ماں سے اخیر ملنے میں دونوں جو ساتھ تھے
گل سے گلوں میں فاطمہ زہراؑ کے ہاتھ تھے

لرزے میں تھا زمیں کا بدن حشر تھا بپا — ناگاہ ایک سمت سے آنے لگی صدا
بیٹوں کو ماں سے جلد کرو یا علیؑ جدا — (۱۱) مرقد میں بیقرار ہیں محبوبِ کبریا
گرتا ہے پھٹ کے چرخ بریں کو سنبھال لو — (از نتیجہ فکر)
ان کے گلوں سے مردے کی باہیں نکال لو — میر عشق

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۲۰

# درحال جنابِ فاطمہ زہراؑ

آسیا خلق میں ہے آبیہ سائے زہراؑ — پردۂ دیدۂ رحمت ہے ردائے زہراؑ
زیورِ گوشِ اجابت ہے دعائے زہراؑ — ذکرِ معبود ہے تسبیح ثنائے زہراؑ (۱)
سورۂ حمد بھی زہراؑ کی ثنا کرتی ہے
قُل ہُوَ اللہ بھی اخلاص کا دم بھرتی ہے

فضلِ خالق سے سُلَیٰ سایۂ رحمت میں رہیں — حق کی طاعت میں محمدؐ کی اطاعت میں رہیں
دورِ گردوں سے مگر کلفت و عسرت میں رہیں — یہ بھی اک خاص تھی نعمت کہ مصیبت میں رہیں (۲)
شب کو بتسبیح و عبادت میں سحر کرتی تھیں
دن کو چکی کے سہارے پہ بسر کرتی تھیں

کبھی ماتم کبھی شبون تو کبھی غش طاری — بڑھتے بڑھتے مرضُ الموت ہوئی بیماری
اس پہ عسرت کا الم سب سِتموں سے بھاری — فاقے آتے ہیں دوا پائے کہاں بیچاری (۳)
دُکھ یہ اوروں پہ اگر ہوتے غضب ہو جاتا
یہ بلا دن پہ جو پڑتی تو وہ شب ہو جاتا

Presented by Ziaraat.Com

ایک دن غش میں یکایک یہ پکاریں زہراؑ — السّلام آیئے اے روح امیں پیکِ خدا
رو کے شبیرؑ سے یہ زینبؑ مضطر نے کہا (۴) لو فرشتے نظر آنے لگے کیا ہو بھیّا

ہائے مجبوری میں ہم نے کوئی خدمت بھی نہ کی
آئی کیا جلد قضا کوئی وصیّت بھی نہ کی

غش سے چونکا یا تو بولیں کہ مٹا رنج و تعب — میرے مالک نے کیا ہے مجھے خدمت میں طلب
بھائیوں کو میں تجھے سونپتی ہوں اے زینبؑ (۵) بولی وہ اور نئی بات سنو ہائے غضب

اماں کیا کہتی ہو ان باتوں کے میرے دن ہیں
ان سے میں عمر میں چھوٹی ہوں کہ وہ کم سن ہیں

مجھ کو کیجئے جو سپرد ان کے تو حق ہے اماں — رو کے بولیں کہ میں ناداں نہیں راحت جاں
تیری اُلفت سے ہے واقف یہ کنیزِ نازداں (۶) ان کو کیا سونپوں وہ خود ہیں کوئی دن کے مہماں

تو ہے دونوں کے لیے جان کو کھونے والی
تیرے صدقے مرے مظلوموں کو رونے والی

میری پیاری مرے شبیرؑ کی تو ہے شیدا — کربلا میں مرا مظلوم ہو جب تجھ سے جدا
میرے دلبند کے لاشے کی بلائیں لینا (۷) آئی ہاتف کی ندا ہائے غضب واویلا

کس طرح لے گی بلائیں کہ محن میں ہوگی
ہائے دکھیا کی کلائی تو رسن میں ہوگی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



پھر یہ فرمایا میں صدقے گئی اسماءؑ کو بلاؤ
پاس وہ آئی تو فرمایا کہ تکلیف اٹھاؤ
جس میں پردہ رہے ایسا کوئی تابوت بناؤ (۸)
جیتے جی ہو مجھے تسکین ابھی لا کے دکھاؤ

لا کے دکھلا دیا تابوت کو تب چین آیا
دیکھ کر پردے کا ساماں کہا اب چین آیا

ام ایمن سے کہا شیر الٰہی کو بلاؤ
آئے حیدرؑ تو پکاریں ہمیں رخصت فرماؤ
رو کے وہ بولے کہ صاحب کوئی حسرت ہے بتاؤ (۹)
عرض کی جرم مرے بخش دو محشر سے بچاؤ

پیٹ کر منہ کو کہا آپ یہ فرماتی ہیں!
ہو کے معصومہ خطاوار کو شرماتی ہیں

عذر میں کرتا ہوں خود بخشیے حیدرؑ کی خطا
میرے گھر آ کے تمہیں عیش میسر نہ ہوا
چکیاں پیسیں شب و روز خوشی سے زہراؑ (۱۰)
مجھ سے خدمت نہ ہوئی پر نہ کیا تم نے گلا

روزے رکھتی رہیں روزی جو علیؑ کو نہ ملی
ایسی بی بی کسی مرسل کو نبی کو نہ ملی

خیر فرمائیے کچھ اور بھی ہے دل کی مراد
رو کے بولیں کہ امامہ ہے مری خواہر زاد
میرے بچوں کو سمجھتی ہے وہ اپنی اولاد (۱۱)
وہ کنیزی میں رہے جبکہ ہو لونڈی آزاد

غیر آئی تو مرے بچوں کی دشمن ہوگی
چاہے گی اپنی مرادیں نئی دلہن ہوگی

بعد میرے جو کریں بیاہ شہ جن و بشر
میرے معصوموں کی بھی لیتے رہیں خیر خبر

(۱۲)

کھانے پینے کا طریقہ یہ ہے مدِ نظر
ایک دن اس کے یہاں دوسرے دن ان کے گھر

کم کسی حال میں بچوں سے نہ شفقت کیجو
قلب نازک ہیں کبھی ان کو نہ گھڑکی دیجو

لو چلی ہیں حرم خیر ورا سے ہشیار
حسنؑ غنچہ لب و سبز قبا سے ہشیار

(۱۳)

زینبؑ بیکس و مضطر کی ردا سے ہشیار
میرے مظلوم غریب الغربا سے ہشیار

آگیا وقت قضا زلیت ہے آخر مولا
ہچکیاں آئیں خدا حافظ و ناصر مولا

شہؑ سے دیکھا نہ گیا آنکھوں میں آنسو بھر لائے
آہ بھرتے ہوئے مسجد کو چلے سر کو جھکائے

(۱۴)

فاطمہؑ کھا گئیں غش خوف سے بچے گھبرائے
ہوش آیا تو کہا کوئی مصلے پہ بٹھائے

غیر معبود کسی کو نہ پکاریں زہراؑ
سجدے کرتی ہوئی جنت کو سدھاریں زہراؑ

قبر احمدؐ پہ گئے تھے جو پسر بہر دعا
آکے ڈیوڑھی پہ یہ دی زینب بیکس نے ندا

(۱۵)

ارے دوڑو مرے مابخاؤ ہوا حشر بپا
فاطمہؑ روٹھ گئیں آکے مناؤ بھیا

اپنے جیتے کوئی حسرت نہ نکالی میری
ہائے ڈھونڈوں میں کہاں چاہنے والی میری

Presented by Ziaraat.Com

سُن کے بیٹی کی صدا دوڑ کے حیدرؑ آئے
اشک برساتے ہوئے دونوں برادر آئے
گھر میں یوں آئے وہ جس طرح کہ محشر آئے (۱۶) بیکسی دیکھ کے غیروں کے بھی دل بھر آئے

دل کو آواز یتیموں کی جو تڑپاتی تھی!
قبر احمدؐ سے بھی رونے کی صدا آتی تھی

عالمِ یاس میں حیدرؑ نے دیا غسل و کفن
بڑھ کے اُمِ سلمہ نے کیا رو کے سخن
آؤ لوگو مری شہزادی بنی ہیں دلہن (۱۷) حشر آیا کہ ملے آ کے حسینؑ اور حسنؑ

کلمۂ درد جو بیٹوں کے دہن سے نکلے
ماں کے تھرّاتے ہوئے ہاتھ کفن سے نکلے

مل کے مادر سے جو فرزندوں نے کی آہ و بکا
آئی آواز، چھڑاؤ انہیں یا شیرِ خدا
عرش لرزاں ہے کہیں ہو نہ قیامت برپا (۱۸) لو عزادار و بقیعے کو چلیں خیر النساؑ

بیٹیاں پیٹ کے چلائیں کہ منہ موڑ چلیں
یہ تو بتلاؤ ہمیں کس پہ یہاں چھوڑ چلیں

ناؔز خاموش ہو مجلس میں ہوا شور فغاں
فلک پیر سے یہ پوچھ کہ او ننگِ زماں
جس کے پردے کا یہ تھا پاس میانِ دوراں (۱۹) پردۂ شب میں ہوا دفن و کفن کا ساماں

ہائے خورشید نے بھی جس کا نہ لاشا دیکھا
اس کی عترت کا زمانے نے تماشا دیکھا

(از نتیجۂ فکر)
ہر ہائنس میر علی نواز ناؔز (مرحوم)
(سندھ۔ پاکستان)

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۲۱)

# شہادت حضرت فاطمہ زہراؑ

جب خلق سے وقتِ سفرِ فاطمہؑ آیا
تب زینبؑ و شبیرؑ کو پاس اپنے بلایا
روئیں بہت اور بیٹے کو چھاتی سے لگایا (۱) زینبؑ کے دیا ہاتھ میں ہاتھ اور سنایا

اے زینبِؑ بیکس مری دولت سے خبردار
محبوبِ الٰہی کی امانت سے خبردار

بیٹی اسے زہراؑ نے بڑے دکھ سے ہے پالا
یہ روح مرے جسم کی ہے گیسوؤں والا
سمجھی اسے آنکھوں کی ضیاء گھر کا اجالا (۲) حجرہ سے کبھی گرم ہوا میں نہ نکالا

سوئی ہوں تو پہلے اسے چھاتی پہ سلا کر
چلی بھی جو بیسی ہے تو گودی میں لٹا کر

اے لاڈلی اس لال کا دشمن ہے زمانا
شبیرؑ کو میرے نظرِ بد سے بچانا!
تکلیف بھی سہہ لیجئو، ایذا بھی اٹھانا (۳) صدمے گئی مادر کی وصیت نہ بھلانا

ہر رنج میں اس بھائی کے کام آئیو زینبؑ
جائے یہ جدھر، ساتھ چلی جائیو زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

یہ خیر سے جس سال لگے گھٹنیوں چلنے — میں چھوٹے سے تلوؤں کو لگی آنکھوں سے ملنے
دی طاقتِ رفتار جو خلّاقِ ازل نے (۴) یہ نام خدا تب لگے اُٹھ اُٹھ کے سنبھلنے

ہر گام پہ سایہ کی طرح ساتھ پھری ہوں
ٹھوکر بھی جو کھائی ہے تو میں ساتھ گری ہوں

یوں سوچ کے پھر بولیں کہ اے زینبؑ ناچار — ان باتوں کو میری نہ بھلانا تو خبردار
کہہ یہ تو کہ اولاد اگر دے تجھے غفّار (۵) اور ہو مرا شبیرؑ مصیبت میں گرفتار

احسان کرے کیا تو حسینؑ ابنِ علیؑ پر
وہ بولی میں صدقے کروں بیٹوں کو اخیؑ پر

زہراؑ نے کہا بس یہی میری ہے تمنّا — اے بیٹی میں خوش تجھ سے چلی دودھ کو بخشا
پھر رو کے یہ حیدرؑ سے مخاطب ہوئیں زہراؑ (۶) اب آپ سے ہے یہ سخن آخری میرا

میں قبر میں پھاڑوں گی گریبان و کفن کو
ایذا نہ ہو کچھ میرے حسینؑ اور حسنؑ کو

مشہور ہے سب خلق میں یا شیرِ الٰہی — بچوں کی ہے بن ماں کے خرابی و تباہی
سو فاطمہؑ تو ہوتی ہے اب خُلد کو راہی (۷) تنہائی مرے بچوں کی تقدیر نے چاہی

لپٹائیو سو بار گلے شام و سحر میں
میں قبر میں تڑپوں گی جو یہ روئیں گے گھر میں

Presented by Ziaraat.Com

کیا بچوں کا حق ماں پہ کچھ آپ نے جانا
پیوند پھٹے کرتوں کا، نہلانا دھلانا
(۸)
خود خاک پہ سونا، انہیں بستر پہ سلانا
خود فاقہ کشی کرنا، غذا ان کو کھلانا

ہر طرح سے آرام انہیں دیجیو صاحب
زہراؑ سے بھی پیارا ان کو سوا کیجیو صاحب

پھر روئیں گلے مل کے بہت بیٹوں سے زہراؑ
فرمایا انہیں دولھا نے آہ نہ دیکھا
(۹)
فضہؑ سے کہا قبر نبیؐ پر انہیں لے جا
روئیں نہ مرے سامنے یہ تو انہیں بہلا

اے فضہؑ کوئی رنج انہیں ہونے نہ دینا
پیاروں کو مرے مردہ پہ بھی رونے نہ دینا

یہ کہہ کے کیا بند درِ حجرۂ اطہرؑ
سب خورد و کلاں رونے لگے آن کے باہر
(۱۰)
آواز سنی کلمۂ طیبؑ کی مکرر
پھر کچھ نہ صدا آئی کہا سب نے یہ رو کر

لو اٹھ گئی دنیا سے نشانی بھی نبیؐ کی
رحلت ہوئی بس آج رسولِ عربیؐ کی

القصہ کہ دن ماتم زہرا ہی میں گزرا
شب آئی کھلے گیسوؤں سے دینے کو پُرسا
(۱۱)
حیدرؑ نے کیا غسل کا سامان مہیا
معصومہ کے اک ہاتھ پہ دُرّہ جو لگا تھا

وہ دستِ بتولؑ آہ خمیدہ نظر آیا
یہ دیکھتے ہی منہ کو علیؑ کا جگر آیا

Presented by Ziaraat.Com

نہلا کے جو کفنانے لگے میتِ زہراؑ — زینبؑ نے یہ کی عرض حضورِ شہِ والا
اماں کا مری ہاتھ تو سیدھا کر دو بابا (۱۲) وہ رو کے پکارے یہ خمیدہ ہی رہے گا

تابوت میں پھر میتِ زہراؑ کو لٹا کر
سب سے کہا لو بیبیو رخصت کرو آ کر

سب لونڈیاں تابوت پہ ہونے لگیں قرباں — مُردے کی بلائیں لیں ہر اک بی بی نے اُس آں
زینبؑ نے کہا بی بی وطن کر چلیں ویراں (۱۳) بابا کے لئے جان دی پورے ہوئے ارماں

بے حشر کے اب منہ کو نہ دکھلاؤ گی بی بی
اب کاہے کو اس گھر میں کبھی آؤ گی بی بی

تابوت پہ زینبؑ کا یہ تھا نالۂ جانکاہ — رخصت کو حسینؑ اور حسنؑ آئے جو ناگاہ
تابوت میں زہراؑ کے ہوئی تب حرکت آہ (۱۴) اور بندِ کفن فاطمہؑ کے کھل گئے واللہ

سر خم کئے تابوت پہ فرزند کھڑے تھے!
اور گردنوں میں فاطمہؑ کے ہاتھ پڑے تھے

کہتے تھے علیؑ فاطمہؑ کے مُردے سے یہ بات — بس فاطمہؑ بس ہو چکی بیٹوں سے ملاقات
فرزندوں کی گردن سے جدا کیجئے اب ہات (۱۵) اب ہوئیے رخصت کہ چند لمحوں کا ہے ساتھ

ملنے میں مسافر کے یہ دیری نہیں ہوتی (از نتیجۂ فکر)
میت سے صدا آتی تھی میری نہیں ہوتی (ماخوذ جلد چہارم صفحہ ۱۴۴ میر انیس)

Presented by Ziaraat.Com

۲۲

# مرثیہ

## شہادت حضرت فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا

جب داخلِ بہشت رسولِ خدا ہوئے — یعنی جہاں سے راہیٔ ملکِ بقا ہوئے
محزوں و دلِ مَلول شہِ لافتا ہوئے (۱) — سبطینؑ غم میں نانا کے صَرفِ بکا ہوئے

صدمہ ہر ایک کو تھا جنابِ رسولؐ کا!
پر حال غیر سب سے سوا تھا بتولؑ کا

گاہے علیؑ سے کہتی تھی رو کر وہ دردناک — والی نبیؐ کو تم نے سُلایا بہ زیرِ خاک
کیونکر چھپایا قبر میں تم نے وہ روئے پاک (۲) — ہے ہے پدر ہلاک ہو بیٹی نہ ہو ہلاک

اتنا تو کہتے پائینتی کس کو سلاؤ گے
پوچھا تو ہوتا فاطمہؑ کو کب بلاؤ گے

بھولا تھا اس قلق میں حسینؑ و حسنؑ کا پیار — اور پیار تھا تو یہ تھا کہ کہتی تھی بار بار
کاندھے پہ اپنے نانا کے ہوتے نہیں سوار (۳) — اب گیسوئے نبیؐ کو بناتے نہیں مہار

بیٹے تو ماں سے کہتے تھے نانا کدھر گئے
ماں پوچھتی تھی بیٹوں سے بابا کدھر گئے

Presented by Ziaraat.Com

سب عورتوں سے پوچھتی پھرتی تھیں جا بجا
تم جس کا کلمہ پڑھتے ہو لوگوں ہوا وہ کیا!
ازواجِ مصطفےٰؐ سے یہ کہتی تھیں دو پتا (۴)
تم میں سے کس کے گھر میں ہے مہماں پدر مرا
اکثر سفر سے آئے اور اکثر سفر کیا
اب کے کدھر گئے کہ مجھے بے پدر کیا

دُنیا سے جبکہ اُٹھ گئے شاہِ دوجہاںؐ
ہر دم تڑپ کے فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بیاں
بیٹی پہ گھر کو چھوڑ کے بابا گئے کہاں (۵)
تنگ آئے سارے اہلِ محلّہ یہ کی فغاں
غم میں نبیؐ کے صاحبِ آزار ہو گئیں
آخر جنابِ فاطمہؑ بیمار ہو گئیں

القصہ رفتہ رفتہ ہوا عارضہ کو طول
پھر صاحبِ فراش ہوئی دخترِ رسولؐ!
مریمؑ کو حق نے بھیجا پئے خدمتِ بتولؑ (۶)
جبرئیل نے بھی روئے زمیں پر کیا نزول
سب جمع تھے تسلّیِ زہراؑ کے واسطے
لیکن وہ بیقرار تھی بابا کے واسطے

ایک روز جبرئیل نے زہراؑ سے یہ کہا
نزدیک ہے وصال جدائی کا غم نہ کھا
مژدہ قضا کا سُنتے ہی سجدہ ادا کیا (۷)
بولیں ہزار شکر، ملا دل کا مدّعا
سُرخی سی مردنی کے عوض رُخ پہ چھا گئی
جنّت میں جانے کے لئے طاقت بھی آگئی

Presented by Ziaraat.Com

سب عورتوں سے پوچھتی پھرتی تھیں جا بجا
تم جس کا کلمہ پڑھتے ہو لوگوں ہوا وہ کیا!
ازواجِ مصطفےٰؐ سے یہ کہتی تھیں دو پتا
(۴)
تم میں سے کس کے گھر میں ہے مہماں پدر مرا
اکثر سفر سے آئے اور اکثر سفر کیا
اب کے کدھر گئے کہ مجھے بے پدر کیا

دنیا سے جبکہ اٹھ گئے شاہِ دوجہاںؐ
ہر دم تڑپ کے فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بیاں
بیٹی پہ گھر کو چھوڑ کے بابا گئے کہاں
(۵)
تنگ آئے سارے اہلِ محلہ یہ کی فغاں
غم میں نبیؐ کے صاحبِ آزار ہو گئیں
آخر جنابِ فاطمہؑ بیمار ہو گئیں

القصہ رفتہ رفتہ ہوا عارضہ کو طول
پھر صاحبِ فراش ہوئی دخترِ رسولؐ!
مریمؑ کو حق نے بھیجا پئے خدمتِ بتولؑ
(۶)
جبرئیلؑ نے بھی روئے زمیں پر کیا نزول
سب جمع تھے تسلّیِ زہراؑ کے واسطے
لیکن وہ بیقرار تھی بابا کے واسطے

ایک روز جبرئیلؑ نے زہراؑ سے یہ کہا
نزدیک ہے وصال جدائی کا غم نہ کھا
مژدہ قضا کا سنتے ہی سجدہ ادا کیا
(۷)
بولیں ہزار شکر، ملا دل کا مدّعا
سُرخی سی مردنی کے عوض رُخ پہ چھا گئی
جنّت میں جانے کے لئے طاقت بھی آ گئی

Presented by Ziaraat.Com

بستر سے تھرتھرا کے اٹھیں تھام کے عصا　　قبرِ نبیؐ پہ فاتحہ آخری پڑھا!
ہمسائیوں کے گھر گئیں رخصت کو اور کہا　　(۸)　　لو صاحبو، بحل کرو اب کوچ ہے مرا

ایذا تھی تم سبھوں کو میرے شور و شین سے
کل فاطمہؑ نہ ہوئے گی تم سو نا چین سے

ہمسایہ کے حقوق سے آگاہ ہے جہاں　　لوگوں مرے یتیموں سے رہنا نگاہ یہاں
اب ساتھ اِن کا اور تمہارا ہے ہم کہاں　　(۹)　　بِن ماں کے ہوتی ہیں مری دکھیاری بیٹیاں

بچپن پہ اپنے بچوں کے آنسو بہاتی ہوں
تم پر حسنؑ و حسینؑ کو میں چھوڑے جاتی ہوں

رو کر کبھی حسنؑ کو گلے سے لگا لیا　　آغوش میں حسینؑ کو گاہے بٹھا لیا
رخصت کیا کسی کو، کسی کو بُلا لیا　　(۱۰)　　پڑھنے کے واسطے کبھی قرآں اُٹھا لیا

کہتی تھی گاہ بچوں سے منہ اپنا موڑ کے
کل سونے گھر میں سونا ہے بستی کو چھوڑ کے

دولت سرا میں آئیں جو پھر اشرف النساء　　پھیلائے کُرتے بچوں کے دھو کر جدا جدا
تیار کی حسینؑ و حسنؑ کے لئے غذا　　(۱۱)　　کھُلوا کے بُقچہ اپنا کفن سامنے رکھا

کافور خُلد کا جو دیا تھا رسولؐ نے
وہ رکھ لیا کفن میں جناب بتولؑ نے

Presented by Ziaraat.Com

زہراؑ کے حالِ یاس پہ سب نے عجب کیا — تیار اپنی موت کا سامان سب کیا
ذکرِ نبیؐ کیا کبھی، کبھی شکرِ رب کیا! (۱۲) ہنگامِ عصر شیرِ خدا کو طلب کیا

رو کر کہا قریبِ جدائی کی رات ہے
لو الوداع، آج ہماری وفات ہے

سُن لو وصیتیں میری اس وقت یا امام — فضّہ سے میرے بعد عدالت سے لینا کام!
ہشیار فاطمہؑ کی امانت ہے صبح و شام (۱۳) دو بیٹیاں دو بیٹے ہیں بس اور خدا کا نام

میں نے بڑے دکھوں سے یہ سب بچے پالے ہیں
حق کے حوالے تم، یہ تمہارے حوالے ہیں

سب ہاشمی قسم مری عصمت کی کھاتے ہیں — مجھ کو عرب کی رسم سے اندیشے آتے ہیں
عورت کا مُردہ تختہ پر رکھ کر اُٹھاتے ہیں (۱۴) آثار اس میں مرد کے سب پائے جاتے ہیں

دیتی ہوں میں قسم تمہیں روحِ رسولؐ کی
والی نہ یوں اُٹھائیو میّت بتولؑ کی

اک نعش تم جریدِ رُطب کی بنائیو! (۱۵) اور اس میں میرا مُردۂ لاغر لٹائیو
مُردے پہ میرے بابا کی چادر اُڑھائیو — جب خلق سو رہے تو جنازہ اُٹھائیو

پوشیدہ دفن رات میں للّٰہ کیجیو
بچے جو میرے رو دیں تو رونے نہ دیجیو

Presented by Ziaraat.Com

ہے آرزو کہ قبر میں مجھ کو حسنؑ لٹائے شبیرؑ مرے مُردے کا منہ قبلہ کو پھرائے
پھر خود کہا نہیں نہیں بچّہ ہے ڈر نہ جائے (۱۶) ناگاہ کھیلتے ہوئے دونوں یتیم آئے
چھاتی لگا کے بولی کہ لو ہم تو مرتے ہیں
تم سے سلوک دیکھئے کیا لوگ کرتے ہیں

بیٹوں کا ہاتھ ہاتھ میں زینبؑ کے پھر دیا زینبؑ پکاری خیر ہے اماں یہ کیا کیا
یہ شیرِ حق کے شیر ہیں دُکھیا، شکستہ پا (۱۷) عادل کی بیٹی ہو تمہیں انصاف ہے رَوا
لازم تھا سونپنا مجھے ایک ایک بھائی کو
بیٹے سپرد کرتی ہو تم اپنی جائیؑ کو

لے کر بلائیں بیٹی کی زہراؑ نے یہ کہا روتی تو ہوں، زیادہ نہ زینبؑ مجھے رُلا!
کچھ بھائیوں کے سونپنے کا سمجھی مُدّعا (۱۸) تُو اِن کی رونے والی ہے زہراؑ ترے فدا
کیا بس مرا جو مرضیٔ پروردگار ہے
زینبؑ تمام کُنبہ کی تُو سوگوار ہے

حُجرے میں غسل کر کے پڑھی آخری نماز سجدے میں سر جھکا کے کہے اپنے دل کے راز
آوازِ ارجعی سے کیا حق نے سرفراز (۱۹) زہراؑ نے اپنے پاؤں کئے قبلہ کو دراز
لکھا ہے بس نماز عشاء کی ادا ہوئی (داز نتیجۂ فکر)
اور غُل اُٹھا کہ بنتِ نبیؐ کی قضا ہوئی مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۲۳

# شہادت جنابِ سیّدہ صلواۃ اللہ علیہا

زہراؑ غمِ رسولؐ میں بے اختیار ہیں
غش میں بھی مصطفےٰ کے لئے اشکبار ہیں
آنکھوں سے نیند اُڑ گئی ہے بیقرار ہیں (۱) تبدیلیٔ لباس کہاں، سوگوار ہیں
اُٹھیں نہ یہ جو بیٹیاں آئیں کھڑی رہیں
میلی ردائیں ڈھانپے ہوئے منہ پڑی رہیں

ایسا مرض بڑھا کہ لہو تن کا گھٹ گیا
آنکھیں کبھی پھرائیں، کبھی دم اُلٹ گیا!
رات آتے ہی پہاڑ ہوئی، دن جو کٹ گیا (۲) دل زندگی سے جانِ پیمبرؐ کا ہٹ گیا
آہیں جو کیں، اذیتِ بیمار بڑھ گئی
اس فاقہ کش کی زردیٔ رخسار بڑھ گئی

حالت کنیزوں کو نظر آئی یہ ایک بار
دم رک گیا بتولؑ کا ہے وقتِ احتضار
دوڑیں وہ لونڈیاں سوئے مسجد حالِ زار (۳) چاہا علیؑ نے حال ہو زہرا کا آشکار
فارغ نمازِ ظہر سے ہو کر اُداس تھے
عازمِ مکاں آپ شہِ حق شناس تھے

Presented by Ziaraat.Com

دیکھا کہ روتی پیٹتی آتی ہیں لونڈیاں — فرمایا خیریت تو ہے، کیوں اشک ہیں رواں
کرنے لگیں وہ عرض کہ یا شاہِ انس و جاں (۴) جاتی ہے سوگوارِ پیمبرؐ سوئے جناں!

جلدی چلیں امام یہ رخصت کا وقت ہے
صورت بتا رہی ہے کہ رحلت کا وقت ہے

مسجد سے گھر کی سمت بہ سرعت چلے علیؑ — داخل ہوا مکان میں جو اللہ کا ولی!
دیکھا بہت ہے فرش پہ زہراؑ کو بیکلی (۵) غش آگیا ہے موت کے آثار ہیں جلی

زانو پہ سر کو رکھ کے صدا دی امام نے
کھولی نہ آنکھ دخترِ خیر الانام نے

رو کر کہا میں ہوں علیؑ، تم ہو کیوں خموش — ملنے کو آیا ہوں کہ ہے الفت کا دل میں جوش
پہنچی یہ شاہِ دیں کی صدا درمیانِ گوش (۶) نامِ علیؑ سے آگیا بنتِ نبیؐ کو ہوش

باتیں ادھر تھیں یاس کی آہ و بکا ادھر
رونے لگیں بتولؑ ادھر، مرتضیٰؑ ادھر

جو جو وصیتیں تھیں مناسب دمِ قضا — فارغ ہر ایک سے ہوئیں جب اشرف النساؑ
آخر میں کی یہ عرض کہ یا شاہِ لافتاؑ (۷) فرمایئے معاف جو کچھ مجھ سے ہو گلا

رو کر کہا علیِ ولیؑ نے بتولؑ سے
حافظ خدا ہے، جایئے ملنے رسولؐ سے

Presented by Ziaraat.Com

اللہ جانتا ہے رضا مند ہے علیؑ — افسوس آ کے موت کسی کی نہیں ٹلی
ہوں میں ہی عذر خواہ کہ ہے دل کو بیکلی (۸) مشہور ہے تمہاری غریبی گلی گلی

مخفی نہیں ہے زحمت و محنت جہان میں
فاقے کیے ہیں تم نے علیؑ کے مکان میں

اسماء سے بولی امتِ احمدؐ کی پردہ پوش — ہٹ جائیں سب نہ چاہیے اسدم بکا کا جوش
کر لوں دعا خدائے ابھی ہیں حواس و ہوش (۹) پھر تم کو اختیار ہے جب ہو گی میں خموش

کھل جائے گا، گزر گئی مدت حیات کی!
دنیا خبر علیؑ ولی کو وفات کی!

پھیلائے ہاتھ پاؤں جانب قبلہ بتولؑ نے — چادر سے منہ چھپا لیا اس دل ملول نے
خالق سے رازِ دل کہے بنتِ رسولؐ نے (۱۰) آغوش اپنی کھول دی باب قبول نے

جب ہو گئیں خموش تو اسماء نے آہ کی
آواز دے کے چہرے کی جانب نگاہ کی

سر کھول دیے لونڈیوں نے منہ پر ملی خاک — یوں تڑپیں زمیں پر کہ لرزنے لگے افلاک
رونے لگی فردوس میں روحِ شہِ لولاک (۱۱) کلثوم نے ننھا سا گریبان کیا چاک

میں کیا کہوں کیا زینبِ مضطر کی صدا تھی
ہے ہے میری مادر میری مادر کی صدا تھی

Presented by Ziaraat.Com

سب لونڈیاں تابوت پہ رونے لگیں قرباں
مُردے کی بلائیں لیں ہر اک بی بی نے اس آں
زینبؑ نے کہا بی بی وطن کر چلیں ویراں (۱۲) بابا کے لئے جان دی، پورے ہوئے ارماں
بے حشر کے منہ ہم کو نہ دکھلاؤ گی اماں
کاہے کو اب اس گھر میں کبھی آؤ گی اماں

اماں میں تری کون سی شفقت کو کروں یاد
پیار آپ کا یا آپ کی اُلفت کو کروں یاد
یا آسیہ سائی کی مشقت کو کروں یاد (۱۳) یا فاقہ کشی کی میں ریاضت کو کروں یاد
کہنہ ہے ہر اک رختِ بدن ہائے تمہارا
اب آئے تو جنت سے کفن ہائے تمہارا

زینبؑ سرہانے بیٹھ کے کرنے لگی فغاں
ہے ہے مری غریب میری بے نصیب ماں
پہلو شکستہ، بیکس و محتاج خستہ جاں (۱۴) محبوبِ کبریا کی عزادار نوحہ خواں
لوگو ہلاؤ جا کے ضریحِ رسولؐ کو
صدموں نے آج جان سے مارا بتولؑ کو

پہلو پہ آہ جبکہ لگی ضربتِ جفا!
بی بی کو ہو گیا تھا یقیں اپنی موت کا
پر ہاں ہمارے واسطے الزام یہ رہا (۱۵) بیٹے تھے بیٹیاں تھیں کسی نے نہ کی دوا
فوارہ خوں کا پہلوئے اقدس سے بہہ گیا
ہے ہے علاج کرنے کا ارمان رہ گیا

Presented by Ziaraat.Com

باہر سے روتے پیٹتے ناگاہ علیؑ بھی آئے
اور نعش جو بنائی تھی وہ ساتھ اپنے لائے
(۱۶)
وہ نعش کیا تھی تخت اک الٹا ہوا تھا ہائے
اور تھے جریدہ ہائے رطب پاؤں میں لگائے

وہ نعش سر پہ بوذرؓ و سلماں لئے ہوئے
آگے کنیز میں مشعلیں روشن کئے ہوئے

تابوت گھر میں آیا تو اک حشر ہوا آہ!
اک رو کے ایک پر گرا بہ حالتِ تباہ
زینبؑ نے ماں کی نعش پہ جو قت کی نگاہ
(۱۷)
منہ پیٹا اور پکاری کہ فریاد یا الٰہ

رخصت ہوئی قریب مرے مہمان کی
لو گو سواری آئی ہے یہ اماں جان کی

کفنایا بعدِ غسل تو حیدرؑ نے کی فغاں
سب نے کیا وداع، جنازہ ہوا رواں
گزری تھی نصف شب کہ چلا ہادیٔ جہاں
(۱۸)
مہتی تھی جس مقام کی، تابوت لائے واں

کرتی تھیں جس کو یاد خدا نے وہ گھر دیا
روئے نماز پڑھ کے علیؑ، دفن کر دیا

جو جو شریکِ دفن تھے مخزوں ہوئے کمال
پہلے ٹمکاں کو روتے ہوئے شاہِ ذوالجلال
ہر وقت سوگواروں کا بڑھتا گیا ملال
(۱۹)
ماتم نشیں تھیں زینبؑ و کلثومؑ خستہ حال

صورت نظر نہ آئی کسی وقت چین کی!
فریاد وہ حسنؑ کی، وہ آہیں حسینؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۲۴)

# شہادت حضرت فاطمہ زہراؑ (صلوٰۃ اللہ علیہا)

جلوہ فروز بزمِ کرامت ہیں فاطمہؑ — رونق فزائے تختِ شفاعت ہیں فاطمہؑ
شمعِ منیرِ عرشِ رسالت ہیں فاطمہؑ — (۱) کرسیٔ لامکانِ سیادت ہیں فاطمہؑ!
حوّا و بوالبشر کی امانت بتولؑ ہیں
نسلِ محمدیؐ کی ضمانت بتولؑ ہیں!

ماں ہیں ذبیحِ عصر کی اور رشکِ ہاجرہ — صدّیقہ و حلیمہ و زہراؑ و صابرہ
بانوئے حشر۔ سیدۂ پاک۔ طاہرہ — (۲) اُمّ الکتاب ہمسرِ الحمد، شاکرہ!
طاعت قبول۔ عرض بھی منظور ہو گئی
جو سعی کی وہ شکر سے مشکور ہو گئی

عصمت لباس ان کا ردا ان کی ہے وقار — جب تو ہے انبیا کی طرح حق کو اعتبار
حیدرؑ سے پہلے دوشِ نبیؐ پر ہیں یہ سوار — (۳) بنتِ رسولؐ۔ عرش نشیں۔ اور خاکسار
ماں کا کرم سرشت میں ہے فقر باپ کا
اخلاقِ مصطفیٰؐ زر و زیور ہے آپ کا

Presented by Ziaraat.Com

قدرت کے کام میں جو نصیب اقتدار ہے — یہ اقتدار دیدۂ حاسد میں خار ہے
بابا کے دم قدم سے یہ سارا وقار ہے (۴) بابا نہ ہوں تو آہ بھی پھرنا گوار ہے
بعد از نبیؐ نگاہ جو دنیا کی پھر گئی
بابا کی سوگوار مصائب میں گھر گئی

تھا یاد میں نبیؐ کی جو زہراؑ کا غیر حال — آنکھوں میں اُٹھتے بیٹھتے آنسو تھے دل نڈھال
حیدرؑ شریکِ غم تھے اور اطفال خورد سال (۵) ان کے سوا کسی کو نہ تھا ان کا کچھ خیال
روتی تھیں سر پٹک کے مزارِ رسولؐ پر
ٹوٹی تھی اک قیامتِ کبریٰ بتولؐ پر

یوں پیٹتی تھیں بضعۂ قلبِ محمدیؐ — کھائیں کبھی پچھاڑیں تو غش آگیا کبھی
پیٹا جو سر تو گردشِ گردوں ٹھہر گئی (۶) ماتم کیا تو ہلنے لگی تربتِ نبیؐ
روئیں تڑپ تڑپ کے شہِ مشرقین کو
جیسے بلک بلک کے سکینہ حسینؑ کو

نوحہ پڑھا جو یاد میں بابا کی صبح و شام — لائے علیؑ کے پاس شکایت یہ خاص و عام
روتی ہیں رات دن جو بتولِ فلکؑ مقام (۷) دن بھر کے کام رات کی نیندیں ہوئیں حرام
کتنے ہی اس سے بڑھ کے بھی مغموم ہوتے ہیں
مرتے ہیں سب کے باپ کہیں یوں بھی روتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

بیت الشرف میں شام و سحر یا ابوالحسنؑ — نوحے کا غل ہے ماتم و فریاد کے سخن

(۸)

اتنا دلوں پہ شاق ہے بی بی کا یہ چلن — ہجرت پہ تل گئے ہیں مدینے کے مرد و زن

کہیئے بتولؑ سے کہ نہ یوں رہ سکیں گے ہم
رونا نہ چھوڑیئے گا تو گھر چھوڑ دیں گے ہم

ہر وقت رونے دھونے سے تنگ آ گئے ہیں سب — دکھ دیجیئے نہ امتِ بابا کو بے سبب

(۹)

مل جل کے سب کے ساتھ میں رہنا اگر ہے اب — گھر میں نہ بین کیجیے بنتِ شہِ عرب

دن بھر تو آنسوؤں سے یہاں منہ بھگویئے
بستی سے دور رات کو جنگل میں رویئے

سُن کر مدینے والوں کا یہ دل شکن پیام — تھے صابر و حلیم مگر رو دیئے امام

(۱۰)

جا کر حرم سرا میں سنائے جو یہ کلام — اک آہ بھر کے رہ گئیں بنتِ شہِ انام

اتنا کہا حضورؑ کچھ ان کے کبھی نہ تھے
میرے ہی باپ تھے وہ کسی کے نبیؐ نہ تھے

جا کر یہ ان سے کہیئے کہ زہراؑ ہے غم نصیب — رونے سے روکتے ہو نہ روئے گی یہ غریب

(۱۱)

وہ چل بسا جو تھا مرے ہر درد کا طبیب — تم گھر نہ چھوڑو میری ہی رخصت ہے اب قریب

رونا ہے ناگوار تو ٹل جاؤں گی کہیں
بچوں کو لے کے شب میں نکل جاؤں گی کہیں

Presented by Ziaraat.Com

بابا کی یاد میں مجھے دم بھر نہیں ہے چین — تڑپوں گی جب تو کس سے رُکے گا یہ شور و شین
اب مجھ کو اذن دیجیے اے سرورِ حُنین (۱۲) — میں رات بھر بقیع میں جا کر کروں گی بین

سن کر علیؑ کی آنکھوں کے ساغر چھلک پڑے
اس بے بسی کے حال پہ آنسو ٹپک پڑے

اس گفتگو کے بعد یہ معمول ہو گیا — تا شام گھر میں رہنے لگیں بنتِ مصطفیٰؐ
روئیں یہاں ضرور مگر گھونٹ کر گلا (۱۳) — پڑھ کر عشا بقیع میں آئیں بصد بکا

ماتم بھی ساری رات کیا اور بین بھی
سب روئے بیٹیاں بھی، حسنؑ بھی حسینؑ بھی

اب زیرِ سائبانِ فلک رہ گئیں بتولؑ — ڈر تھا کھٹک نہ جائیں کہیں اوس میں یہ پھول
وہ بادِ تند وہ گلِ گلدستۂ رسولؐ (۱۴) — شبنم کے بھیس میں مرض الموت کا نزول

آیا بخار۔ فاطمہؑ بیمار ہو گئیں!
بابا کے پاس جانے کو تیار ہو گئیں

واپس گئیں جو گھر تو ہوئیں صاحبِ فراش — ابھرے تصوّرات و خیالاتِ دلخراش
رحلت کروں گی میں تو جب اٹھے گی میری لاش (۱۵) — بچوں کے ننھے ننھے جگر ہوں گے پاش پاش

سب بیٹیاں بھی بیٹے بھی آنسو بہائیں گے
بکھرائیں گی وہ بال تو یہ خاک اڑائیں گے

Presented by Ziaraat.Com

تڑپا دیا جو دل کو تخیل نے ناگہاں — تب مامتا کے جوش میں اٹھی غریب ماں
(۱۶)
زلفیں سنواریں بچیوں کی۔ بدلیں کرتیاں — جب چادریں اڑھائیں تو آنسو بہے رواں

بیٹوں کو روزِ عید کا جوڑا پہنا دیا
گویا حسنؑ حسینؑ کو دولہا بنا دیا

آئے علیؑ جو گھر میں تو بولے یہ دیکھ کر — بنتِ رسولؐ اب تو ہے صحت کسی قدر
(۱۷)
آراستہ ہیں سب جو مرے غنچہ ہائے تر — کہنے میں آج جائیے گا کیا کسی کے گھر

بولیں بتولؑ۔ اور ہے جانا کہاں مجھے
دعوت جناں کی دے گئے ہیں بابا جاں مجھے

آئے تھے خواب میں وہ ابھی تو دمِ سحر — درپیش اب مجھے ہے بہت دور کا سفر
(۱۸)
کی ہو کنیز نے کوئی لغزش کبھی اگر — للہ بخش دیجیے یا شاہِ بحر و بر

حضرت کسی خیال سے تھرا کے رہ گئے
اور فاطمہؑ کے عذر پہ شرما کے رہ گئے

بولے کہ بس خلاصۂ آلِ رسولؐ بس — خدمت میں کب کیا ہے بھلا تم نے پیش و پس
(۱۹)
ہم کو نہ تھا جو دولتِ دنیا پہ دسترس — تم نے گزارا آسیہ سائی میں ہر نفس

جنّت میں جب ملوگی رسولِ غیورؐ سے
چھالے ہتھیلیوں کے چھپانا حضورؐ سے

Presented by Ziaraat.Com

روتے ہوئے یہ کہہ کے چلے گھر سے مرتضیٰ — بچّے گئے مزارِ نبیؐ پر پئے دُعا
حجرے میں آئیں دخترِ محبوبِ کبریا (۲۰) — پڑھ کر نماز رو کے یہ کی حق سے التجا

یارب تجھے جنابِ پیمبرؐ کا واسطہ
میرے گناہ بخش دے حیدرؑ کا واسطہ

بعد از دعا جو خطِ وصیّت رقم کیا — رُک رُک کے ہر مقام پہ بی بی نے کی بکا
طے کر کے پھر مصلّے پہ اس خط کو رکھ دیا (۲۱) — یٰسین پڑھ کے لیٹ گئیں اور کی قضا

فضّہ تڑپ کے روئی کہ بی بی گزر گئیں
بچّوں کو پالنے بھی نہ پائیں کہ مر گئیں

سب گھر میں آ گئے یہ سنا جبکہ شور و شین — تڑپیں زمیں پہ زینبؑ و کلثومؑ کر کے بین
رو رو کے ماں کی لاش سے لپٹے حسنؑ حسینؑ (۲۲) — مسجد سے آئے بال بکھیرے سکینہؑ حزیں

غل مچ گیا کہ ہائے مدینہ اُجڑ گیا
احمد کے اہلِ بیت میں کہرام پڑ گیا

ماتم کیا کسی نے تو پیٹا کسی نے سر — غش میں پڑا تھا کوئی تو کوئی تھا نوحہ گر
ناگاہ بوترابؑ کو وہ خط پڑا نظر! (۲۳) — مضموں پڑھا تو رونے لگے دھاڑیں مار کر

نشتر تھا اہلِ دل کو یہ فقرہ بتولؑ کا
یہ آخری سلام ہے بنتِ رسولؐ کا

Presented by Ziaraat.Com

فرمائشوں سے میں جو گریزاں رہی مدام
اب بھی بیان کرنے سے شرم آئی یا امام
(۲۴)
دل کی یہ آرزو ہے کہ اے سرورِ انام
خود غسل دیں کنیز کو مولائے خاص و عام
بابا کا واسطہ مجھے دلشاد کیجیو
میرے حسینؑ کو کبھی رونے نہ دیجیو

سب سے اہم یہ عرض ہے یا شاہِ انس و جاں
لونڈی کو شب میں دفن کریں سرورِ زماں
(۲۵)
اب تک یہ جن کے درّے کا بازو پہ ہے نشاں
ان کو نہ چل سکے یہ پتا قبر ہے کہاں
خواہش یہ آخری نہ فراموش کیجیو
میرا جہیز سب مری زینبؑ کو دیجیو

پھر رو کے کربلا سے چلو اب علیؑ کے گھر
زہراؑ کو غسل دیتے ہیں مولائے بحر و بر
(۲۶)
محسن کو صبر کر چکے تھے مرتضیٰؑ۔ مگر
پہلو کا گھاؤ آج لیکایک پڑا نظر
پٹکا زمیں پہ سر سے عمامہ اُتار کے
رو دیا علیؑ سا شیرِ جری چیخ مار کے

بی بی کو غسل دے کے جو پہنا دیا کفن
بچوں کو لو تراب پکارے بصد محن
(۲۷)
آؤ۔ کہاں ہو زینبؑ و کلثومؑ خستہ تن
پیارے مرے حسینؑ، دلارے مرے حسن
صورت پھر اماں جان کی اک بار دیکھ لو
بنتِ نبیؐ کا آخری دیدار دیکھ لو

Presented by Ziaraat.Com

یہ سن کے روتے پیٹتے سب آئے نورِ عین — فضہ تڑپ گئی وہ کیے بچیوں نے بین
پیٹا حسنؑ نے سر کو مسلسل بہ شورِ شین (۲۸) لپٹے جو نعشِ پاک سے غش کھا گئے حسینؑ

مر کر بھی یہ دکھائی کرامت بتولؑ نے
باہیں گلے میں ڈال دیں بنت رسولؐ نے

شورِ بکا میں اور یہ محشر ہوا بپا — روتی تھی کائنات وہ منظر بیاں ہو کیا
باہیں علی نے جھک کے چھڑائیں بصد بکا (۲۹) آیا جو ہوش رو کے پکارا وہ مہ لقا

اماں حضور چھوڑ کے ہم کو کہاں چلیں
ہم بھی وہیں کو جائیں گے بی بی جہاں چلیں

مشکل سے لاڈلے کو منا کر ابو تراب — تابوت لے کے ہاتھوں پہ تنہا چلے جناب
بچے بھی ساتھ اور کنیزیں بھی ہمرکاب (۳۰) سُن لیں نہ غیر اس لیے رونے سے اجتناب

یہ سب تھے ضبطِ گریہ و نوحہ کیے ہوئے
تاریکیاں تھیں رات کی پردہ کیے ہوئے

واحسرتا یہ ماں کے جنازے کا اہتمام — داغ بتا وہ بیٹیوں کی وارداتِ شام
بازار میں وہ بہرِ تماشا ہجومِ عام (۳۱) دربار میں اسیروں کے آنے کی دھوم دھام

درّہ اٹھائے شمرِ جفا پر تلا ہوا (از نتیجۂ فکر)
بازو بندھے ہوئے۔ سرِ زینب کھلا ہوا حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۲۵

# رحلت خاتون جنّت سلام اللہ علیہا

بابا کو روتے روتے جو زہراؑ گزر گئی
غُل پڑ گیا کہ بنتِ نبیؐ کوچ کر گئی!
فاقوں کے رنج سہ کے حضورِ پدر گئی (۱)
محبوبِ کبریا کی عزادار مر گئی!
اٹھارہ ۱۸ برس نے یہ آفت دکھائی ہے
آلِ نبیؐ کو چرخ نے لوٹا دکھائی ہے

سبطینؑ گھر میں آئے جو بیتاب و بیقرار
اسماء سے پوچھنے لگے اماںؑ کا حالِ زار
وہ بولی نیند آگئی ہے شکرِ کردگار (۲)
کھانا تو جلد کھالو کہ بھوکے ہو میں نثار
بولے کہ چین دے گا زمانہ تو کھائیں گے
اماںؑ ہمیں کھلائیں گی کھانا تو کھائیں گے

یہ سُن کے بیقرار ہوئی وہ جگر فگار
چادر زمیں پہ پھینک کے چلّائی بار بار
بچے ہیں اِن کو صبر دے اے میرے کردگار (۳)
اب وہ کھلانے والی کہاں تم پہ میں نثار
پیارو تمہاری پالنے والی گزر گئی!
کھاؤ گے کس کے ہاتھ سے اماںؑ تو مر گئی

Presented by Ziaraat.Com

پھر تو علیؑ کے گھر میں قیامت بپا ہوئی — تازہ بلا میں آلِ نبیؐ مبتلا ہوئی
ماتم پہ ماتم اور عزا پر عزا ہوئی (۴) غل تھا رسولِ پاکؐ پہ زہراؑ فدا ہوئی
سب رو رہے تھے بنتِ رسولِ قدیر کو
بچوں کو ہوش تھا نہ جنابِ امیرؑ کو

شہرِ خدا تھے مضطر و مغموم اک طرف — سر پیٹتی تھیں زینبؑ و کلثومؑ اک طرف
پکڑے تھے دل کو سیدِ مسموم اک طرف (۵) بسمل تھے خاک پر شہِ مظلوم اک طرف
حیدرؑ قریب آئے تو اک خط نظر پڑا
تڑپے کچھ اس طرح کہ عمامہ اُتر پڑا

لکھا تھا یہ کہ آخری مجرا قبول ہو — یا شاہ تم وصی جنابِ رسولؐ ہو
صدقہ حضور کام مرا مقصد حصول ہو (۶) منہ سے نہ کہہ سکی کہ حزین و ملول ہو
میری وصیتیں نہ فراموش کیجیو
اوّل یہ ہے کہ آپ مجھے غسل دیجیو

دوم یہ ہے کہ شب کو جنازہ اُٹھائیو — مُردے کا سایہ بھی نہ کسی کو دکھائیو
یاں تک کہ قبر بھی نہ کسی کو بتائیو (۷) کتنی جگہ نشان لحد کا بنائیو
سوم یہ ہے کہ پاس یتیموں کا کیجیو
شفقت سے بولیو کبھی گھڑکی نہ دیجیو

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



گر میرے بعد بیاہ کریں شاہِ حق شناس — بچّے ملول ہوں نہ مری بیٹیاں اُداس
(۸)
کھانے کا یہ طریق ہو اے شاہِ نیک اساس! — اک روز اُس کے پاس تو اک روز اِن کے پاس

آقا مرے حسینؑ کی شادی رچایئو
دولھا بنا کے میری لحد پر بھی لایئو

حسبِ وصیت آپ نے غسل و کفن دیا — ناگاہ بارگاہ میں یہ شور و غُل ہوا
(۹)
رخصت کرو کہ جاتی ہیں احمدؐ کی دلربا — سبطین نے لپٹ کے کہا وا مصیبتا

کس بات پر غریبوں سے منہ موڑ کر چلیں
کیوں اماں جان کس پہ ہمیں چھوڑ کر چلیں

نانا کا ذکر رو کے پھر اک بار کرتی جاؤ — ماتم رسولؐ کا بہ دلِ زار کرتی جاؤ
(۱۰)
پھر تازہ یادِ سیّدِ ابرارؐ کرتی جاؤ — چھاتی سے پھر لگا کے ہمیں پیار کرتی جاؤ

یہ سنتے ہی دکھا دیئے رتبے رسولؐ کے
نکلے کفن سے ہاتھ جنابِ بتولؑ کے

بچوں سے یوں لپٹ گئی احمدؐ کی دلربا — جیسے بہن سے لاشۂ مظلومِ کربلا
(۱۱)
ناگہ ندا یہ آئی کہ اے شاہِ لافتا — حشر آئے گا چھڑاؤ انہیں بہرِ کبریا

بچوں سے اپنے بنتِ پیمبرؐ جدا ہوئی
پر زینبؑ اپنے بھائی سے کیونکر جدا ہوئی

اس حرف سے سمجھ لیں یہ خود عاشقانِ شاہ — دُرّہ تھا دستِ شمر ستمگر میں آہ آہ
اب فاطمہؑ کو روئیں پیمبرؐ کے خیر خواہ (۱۲) روتے ہیں یوں حسینؑ کہ اللہ کی پناہ

کوئی نہیں شریک وصیِ رسولؐ کا!
تنہا چلے ہیں لے کے جنازہ بتولؑ کا

میت کے ساتھ لونڈیاں بھی ننگے سر چلیں — ننھی سی دونوں بیٹیاں بھی نوحہ گر چلیں
کہتی ہوئی یہ زینبِ خستہ جگر چلیں (۱۳) ہے ہے اندھیری رات میں اماں کدھر چلیں

راتوں تڑپ تڑپ کے میں آنسو بہاؤں گی
اتنا تو کہتی جاؤ کہ جلدی پھر آؤں گی

تحریر کا یہ پاس کیا بوترابؑ نے — زہراؑ کو شب میں دفن کیا دل کباب نے
غیروں سے قبر کو بھی چھپایا جناب نے (۱۴) پر کیا عوض لیا فلک بے حجاب نے

لوں زینبِ حزیں سے جہاں کی نظر پھرے (از نمونۂ کربلا)
مادر تو شب کو دفن ہو، یہ ننگے سر پھرے حضرت نسیم امروہوی

## رُباعی

اے بنتِ نبیؐ جزوِ رسالت ہے تو!
تقویتِ ارکانِ ہدایت ہے تو!
میدانِ مباہلہ میں یہ راز کھلا! جناب کامل مرزا پوری
مابینِ نبوت و امامت ہے تو!

Presented by Ziaraat.Com

اس حرف سے سمجھ لیں یہ خود عاشقانِ شاہ — دُرّہ تھا دستِ ستمگر میں آہ آہ
اب فاطمہؑ کو روئیں پیمبرؐ کے خیر خواہ (۱۲) روتے ہیں یوں حسینؑ کہ اللہ کی پناہ

کوئی نہیں شریک وصیِ رسولؐ کا!
تنہا چلے ہیں لے کے جنازہ بتولؑ کا

میت کے ساتھ لونڈیاں بھی ننگے سر چلیں — ننھی سی دونوں بیٹیاں بھی نوحہ گر چلیں
کہتی ہوئی یہ زینبِ خستہ جگر چلیں (۱۳) ہے ہے اندھیری رات ہیں اماں کدھر چلیں

راتوں تڑپ تڑپ کے میں آنسو بہاؤں گی
اتنا تو کہتی جاؤ کہ جلدی پھر آؤں گی

تحریر کا یہ پاس کیا بوترابؑ نے — زہراؑ کو شب میں دفن کیا دل کباب نے
غیروں سے قبر کو بھی چھپایا جناب نے (۱۴) پر کیا عوض دیا فلک بے حجاب نے

لوں زینبِ حزیں سے جہاں کی نظر پھرے (از نسخۂ خطی)
مادر تو شب کو دفن ہو، یہ ننگے سر پھرے حضرت نسیم امروہوی

## رُباعی

اے بنتِ نبیؐ جزوِ رسالت ہے تو!
تقویتِ ارکانِ ہدایت ہے تو!
میدانِ مباہلہ میں یہ راز کھلا!
مابینِ نبوت و امامت ہے تو! جناب کامل مرزا پوری

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۲۶)

# انہدام جنّت البقیع

جانِ نبیؐ و خاصۂ داور ہے فاطمہؑ — کچھ شک نہیں شفیعۂ محشر ہے فاطمہؑ
سبطینِ ذی وقار کی مادر ہے فاطمہؑ — (۱) افسوس آج بیکس و بے پر ہے فاطمہؑ
جنّت میں چین ہوئے گا کیونکر رسولؐ کو
توڑا ہے بخدیوں نے مزارِ بتولؑ کو

دن آج ہی کا تھا یہ قیامت ہوئی بپا — تاریخ آٹھویں تھی مہینہ یہی تو تھا
اعدا نے ڈھا دیا لحدِ بنتِ مصطفاؐ — (۲) حیرت ہے کیوں جہاں میں نہ محشر ہوا بپا
نازل عذاب ان پہ الٰہی شتاب ہو
بے دینِ قومِ نجد کا خانہ خراب ہو

زندہ رہیں تو باپ کو رونے نہیں دیا — محرومِ جائدادِ محمدؐ سے کر دیا!
دروازہ کو گرایا تو محسن نے کی قضا — (۳) پہلو شکستہ ہو گیا ظلم ایسا کچھ کیا
راحت نہ دی حیات میں بنتِ رسولؐ کو
مسمار آج کر دیا قبرِ بتولؑ کو!

Presented by Ziaraat.Com

کیا ظلم کر گئے کہ نہیں جس کی انتہا — تبّوں کو توڑا قبروں کو مسمار کر دیا
(۴)
اللہ اہلبیتؑ سے کیا ان کو بغض تھا — مرنے کے بعد بھی یہ ستم وا مصیبتا

یارب گرا دے بجلیوں پر آسمان کو
دکھلا دے قہر اپنا تو اہلِ جہان کو

زندہ رہیں تو دُکھ میں ہمیشہ ہوئی بسر — زہراؑ نے چین پایا نہ دنیا میں اک سحر
(۵)
بعد رسولؐ کھیل گئیں اپنی جان پر — اُمّت سے تنگ ہو کے جہاں سے سفر کیا

کی تھی یہ فاطمہؑ نے وصیّت امام سے
دفنائیں شب میں مجھ کو چھپا کر عوام سے

قبریں بھی تھیں بنائی علیؑ نے کئی جگہ — تھی اسمیں مصلحت بڑی شک کی نہیں ہے جا
(۶)
بنتِ رسولؐ پاک کو اعدا سے خوف تھا — یعنی نہ کھود ڈالیں لعیں قبرِ سیّدہ

افسوس اس کا ہے کہ یہ بخدی نہ مر گئے
اُس وقت جو نہ ہو سکا وہ آج کر گئے

کس منہ سے یہ کہوں کہ مٹی قبرِ سیّدہؑ — توڑا گیا مزارِ حسنؑ وا مصیبتا
(۷)
زین العباد باقرؑ و جعفرؑ کی قبر کا — ہے ہے نشان بھی کوئی باقی نہیں رہا

اس ظلم کی نظیر تو اے آسمان نہیں
سادات کے بھی قبروں کا نام و نشاں نہیں

Presented by Ziaraat.Com

اللہ کوئی پوچھنے والا ذرا نہیں — قبروں میں بھی تو چین سے آلِ عباؑ نہیں
اس ظلم کی خدا کی قسم انتہا نہیں (۸) حیرت ہے آسمان یہ کیوں پھٹ پڑا نہیں
جس کی نہیں نظیر ہے ایسا ستم کیا!
ان نجدیوں نے کعبۂ ایماں کو ڈھا دیا

اے قبرِ سیدہؑ تری حرمت کے میں نثار — اے قبرِ سیدہؑ تری عزت کے میں نثار
اے قبرِ سیدہؑ تری عظمت کے میں نثار (۹) اے قبرِ سیدہؑ تری غربت کے میں نثار
اعدا نے مرتبہ ترا جانا نہ حیف ہے
اقوالِ مصطفےٰؐ کو بھی مانا نہ حیف ہے

عباسؑ نامدار مدینے کو جلد آؤ — مولا خدا کے واسطے اب دیر مت لگاؤ
اعدا کو ذوالفقار کا جلدی مزہ چکاؤ (۱۰) ان نجدیوں کو زورِ یداللہؑ کا دکھاؤ
یا شاہ قومِ نجد کو برباد کیجئے!
ناشاد دل ہمارے شہا شاد کیجئے

مولا ظہور کیجئے ترحم کا ہے مقام — واللہ انتظار تمہارا ہے صبح و شام
افسوس ہے کہ آئیں نہ جانیں ہماری کام (۱۱) پرسہ کو یا امامِ زماں آئے ہیں غلام
توہین کی لعینوں نے احمدؐ کی آل کی (از نتیجہ فکر)
ڈھایا لحد کو فاطمہؑ خوش خصال کی محرمی سجاد صاحب

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۲۷)

# اِنہدامِ جنّت البقیع

شیعو پھر آج آٹھویں شوال آئی ہے — حزن و ملال و یاس کو ہمراہ لائی ہے
از فرش تا بہ عرش گھٹا غم کی چھائی ہے (۱) خارِ الم نے دل میں کھٹک یہ لگائی ہے

توڑے مزار دشمنِ ربِّ ودود نے
روضے گرائے آلؑ کے ابنِ سعود نے

قرآن میں جو آیہ مودّت کا آیا ہے — ہے ہے اُسی کو دل سے لعیں نے بھلایا ہے
یعنی مزارِ عابدؑ و باقرؑ گرایا ہے (۲) روضہ حسنؑ کا بنتِ نبیؐ کا مٹایا ہے

بدعت سمجھ کے مصحفِ ناطق کی قبر کو!
ناحق ہی ڈھایا جعفر صادقؑ کی قبر کو

اُس پر بھی اُس لعیں نے ستم یہ دکھا دیا — یعنی مزارِ حضرتِ حمزہؓ گرا دیا
مرقد کا آمنہؓ کے نشاں تک مٹا دیا (۳) مولدِ جنابِ ختمِ رسلؐ کا بھی ڈھا دیا

تربت مٹا کے بنتِ اسدؓ دل ملول کی
مسجد ملائی خاک کے اندر رسولؐ کی!

Presented by Ziaraat.Com

طائف میں قتل شیعہ کئے آہ بے شمار — بیچاری عورتیں ہوئیں رانڈیں کئی ہزار
(۴)
بچے یتیم پھرتے ہیں در در بحالِ زار — ان کے لئے تو آج ہی محشر ہے آشکار

نامِ نبیؐ کے لینے پہ دُرّے لگائے ہیں
علمائے دیں بھی قیدِ ستم میں پھنسائے ہیں

اے شیعو کیوں خموش ہو رقت کا وقت ہے — اولادِ مصطفٰےؐ پہ مصیبت کا وقت ہے
(۵)
سر پیٹو خاک اڑاؤ قیامت کا وقت ہے — اظہارِ دوستی و محبت کا وقت ہے

کام آؤ گے جو آل کے دنیائے زشت میں
لیجائیں گے علیؑ تمہیں باغِ بہشت میں

فرماتے ہیں جنابِ رسولِ فلک پناہ — زہرا مرے جگر کا ہے ٹکڑا خدا گواہ
جس نے اسے ستایا وہ جلاد روسیاہ — (۶) کافر جہنمی ہے نہیں اس میں اشتباہ

کی قبرِ فاطمہؑ جو لعیں نے شہید ہے
ابنِ سعود وقت کا اپنے یزیدؔ لعیؔ ہے

مشہور یہ بھی عام حدیثِ رسولؐ ہے — قرآن و اہلبیتؑ کا باہم شمول ہے
ان میں جدائی ہو یہ خیالِ فضول ہے — (۷) شاخیں ہیں دو پہ ایک ہی اُنکا اصول ہے

لیکن بھلائی بات یہ بخدی لعین نے
قبے گرائے آل کے دوزخ مکین نے

Presented by Ziaraat.Com

ظالم نے اپنا ظلم جو حد سے بڑھا دیا
ہے ہے بقیعِ پاک کو جنگل بنا دیا
اپنے نبیؐ کی ماں کو چچا کو ستا دیا (۸)
مادر کا شیرِ حق کی بھی روضہ گرا دیا

قبروں میں جو غریب سے سوتے تھے چین سے
ہر وقت ان کو دھیان ہے اب غم کے بین سے

رتبہ میں جو بقیع جو جنّت سے تھی نہ کم
ابنِ سعود نے کیے اس پر عجب ستم
روضے گرائے آلِ محمدؐ کے یک قلم (۹)
شیعہ دلوں کو بیٹھے بٹھائے دیا یہ غم

عتبات پاک خاک کے اندر ملا دیئے
چودہ طبق زمین و فلک کے ہلا دیئے

قبریں زبانِ حال سے کہتی ہیں بار بار
توڑے ہیں اہلبیتؑ محمدؐ کے سب مزار
ابنِ سعود نے وہ کیا ظلم آشکار!! (۱۰)
کافر تلک بھی کر نہیں سکتے جو زینہار

قبروں کا آلِ پاک کی نقشہ مٹا دیا!
ڈھیر اینٹ پتھروں کا لعیں نے لگا دیا

موجود ہوتے آج زمانہ میں گر نبیؐ
کب دیکھتے وہ آل کے روضوں کی بیکسی
کرتے دعائے بد تو فنا ہوتے سب شقی (۱۱)
پر کیا کریں کہ موت سے ہے سب کو بے بسی

خیر اب نہیں تو حشر میں صورت دکھائیں گے
آخر کو آگے اپنے پیمبرؐ کے جائیں گے

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۲۸)

# شہادت حضرت زینبؑ

جب زیب دہِ منزلِ دنیا ہوئی زینبؑ — گھر میں اسد اللہؑ کے پیدا ہوئی زینبؑ
اور دیکھ کے شبیرؑ کو شیدا ہوئی زینبؑ (۱) مشہورِ جہاں ثانیِ زہراؑ ہوئی زینبؑ
پُرنور مدینہ تھا رُخِ خیر النساؑ سے
روشن دلِ زہراؑ ہوا زینبؑ کی ضیا سے

طفلی ہی سے زینبؑ پہ مصیبت ہوئی کیا کیا — نانا کے لئے روئی کیا ماتم زہراؑ
اور محسن معصومؑ کے بھی لاشے کو دیکھا (۲) یہ داغ نہ بھولی تھی کہ زخمی ہوا بابا!!
ٹکڑے جگرِ سیّدِ مسموم کو دیکھا
پھر تیغ کے نیچے شہ مظلوم کو دیکھا

اب رحلتِ زینبؑ کا ہے یوں واقعہ تحریر — سجادؑ کے ساتھ آئی وطن میں جو وہ دلگیر
تھا خانۂ زہراؑ میں جہاں حجرۂ شبیرؑ (۳) دن رات وہاں روتی تھی وہ شاہ کی ہمشیر
مرتا تھا جواں بیٹا وطن میں جو کسی کا
روتی تھی بیاں کر کے وہ ہمشکلِ نبیؐ کا

Presented by Ziaraat.Com

۳ سر ننگے کبھی مرقدِ احمدؐ پہ وہ آتی  بازو میں جو تھے نیلِ رسن کے وہ دکھاتی
گہ فاطمہؑ کی قبر پہ روتی ہوئی جاتی (۴) اور قبر کو آغوش میں لے کر یہ سناتی!
اتنی تو سفارش کر دو بیٹے سے ہماری
زینبؑ کو نہیں پاس بلا لیتے ہو واری (ایک سلام)

۶ شبیرؑ سے یہ میری زبانی کرو تقریر  تم بن نہیں زینبؑ کی ذرا عزت و توقیر
بے وارثی ہے نام، لقب بیکس و دلگیر (۵) شبیرؑ نہیں، کون کہے خواہرِ شبیرؑ
فرزندوں کی فرقت کا نہیں کچھ مجھے غم ہے
حضرت کی اور اکبرؑ کی جدائی کا الم ہے (ایک سلام)

القصہ کہ زینبؑ کو سدا بھائی کی تھی یاد  تھا دشمن عابدؑ جو یزیدِ ستم ایجاد
گزری یہ خبر اس کو کہ کیا بیٹھا ہے دلشاد (۶) اک فوج اب آتی ہے پئے یاریِ سجادؑ
وارث ہے یہ ناموسِ شہِ عقدہ کشا کا
اب تجھ سے عوض لے گا وہ خونِ شہدا کا

۷ یہ سن کے دیا حکم شقی نے سرِ دربار  عابدؑ کو گرفتار کریں جا کے کچھ اسوار
زنجیر بھی اور طوق بھی بھاری سا ہو تیار (۷) واب وہ قصاصِ شہدا کا ہے طلبگار
کس بات پہ مغرور وہ ابنِ شہِ دینؑ ہے
کیا پہلی اسیری کا مزہ یاد نہیں ہے (ایک سلام)

Presented by Ziaraat.Com

کیا داغِ رسن بازوؤں پر اب نہیں پیدا — کیا بھول گیا برہنہ پا کانٹوں پہ چلنا

(۸)

یہ جانتا تو حکمِ رہائی کا نہ دیتا — خیر اب بھی مجھے فکر و تردّد نہیں اصلا

یہ جنگ ہے کیا فوج ابھی فتح کر آئے

وہ آئے تو آئے نہیں نیزے پہ سر آئے

القصّہ مدینے کو روانہ ہوا لشکر — وارد جو مدینے میں ہوئی فوجِ بداختر

(۹)

پھر ظالموں نے گھیر لیا خانۂ حیدرؑ — سجادؑ نکل آئے سرِ پردے سے باہر

پابوس ہوئی حلقۂ زنجیر دوبارہ

گردن میں پڑا طوقِ گلوگیر دوبارہ

اِک ہاتھ پکڑتا تھا تو اک طوقِ گلوگیر — عابدؑ یہی کہتے تھے کہ کیا ہے مری تقصیر

(۱۰)

وہ کہتے تھے یاں پوچھو نہ اے نائبِ شبیرؑ — اب شام میں ہو جائے گی جو ہونی ہے تعزیر

عابدؑ نے کہا خیر چلو ڈر مجھے کیا ہے

مظلوم کا فرزند تو راضی برضا ہے

موجود ہوں حاضر ہوں میں قیدی ہوں تمہارا — لیکن مجھے بتلاؤ یہ تم جلد خدا را

(۱۱)

زینبؑ کو تو اب قید کرو گے نہ دوبارا — موجود ہے وہ بھی نہیں کچھ زور ہمارا

گر کام نہیں اس سے تو کہدو یہ خوشی سے

مل آؤں میں ہمشیرِ حسینؑ ابنِ علیؑ سے

Presented by Ziaraat.Com

اعدا نے کہا جاؤ یہ جلد آئیو باہر
عابدؑ جو گئے پہنے ہوئے آہنی زیور
(۱۲)
باقرؑ تو گرے ہائے پدر کہہ کے زمیں پر
زینبؑ نے لپٹ کر یہ کہا کیا ہوا دلبر

ناچار ہیں پر زور ہمارا نہیں پیارے
دُرّہ تو کسی نے تمہیں مارا نہیں پیارے

عابدؑ نے کہا ہم کو ہیں سب ظلم مسادات
اب ہم ہیں یہ تنہائی ہے اور شام کے آفات
(۱۳)
زہراؑ کی صدا آئی یہ دادی ہے ترے سات
زینبؑ نے کہا میں نہ کبھی مانوں گی یہ بات

صدقے گئی جاتے ہو تو لو ساتھ پھوپھی کو
مُنہ مجھ کو دکھانا ہے حسینؑ ابن علیؑ کو

تنہائی تمہاری نہیں زینبؑ کو گوارا
سب کُنبہ ہوا قتل بس اک دم ہے تمہارا
(۱۴)
اور شام کے جانے میں تو مطلب ہے ہمارا
پھر دیکھوں گی میں قبر سکینہؑ کو دوبارا

مرقد ہے سرِ راہ حسینؑ ابنِ علیؑ کا
واں سوگ بڑھانا ہے مجھے سبطِ نبیؐ کا

شبیرؑ نے بھی ساتھ لیا تھا مجھے واری
پر اب مجھے درکار ہے محمل نہ عماری
(۱۵)
سر ننگے عناں تھامے چلونگی میں تمہاری
پوچھے جو حقیقت کوئی رستے میں ہماری

کہنا کہ عزادار حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
اب کرب و بلا سوگ بڑھانے کو چلی ہے

Presented by Ziaraat.Com

سجادؑ نے دیکھا تو نظر آیا یہ احوال! ہیں دخترِ زہراؑ نے پریشان کئے بال
چلاتی ہے یا ختمِ رسلؐ دیکھو مرا حال (۱۶) قیدی ہوا مظلوم مرے بھائی کا پامال
اُمت سے ذرا پوچھو تو کیا اس کی خطا ہے
بن باپ کے فرزند کو پھر قید کیا ہے

بے تابیٔ زینبؑ سے جو عابد ہوئے ناچار اک ناقے پہ محمل میں پھوپھی کو کیا اسوار
پھر آپ بھی اسوار ہوئے عابدِ بیمار (۱۷) ہمراہ چلے ہو کے نگہبان ستمگار
ہر کوچ میں تھا حال عجب بنتِ علیؑ کا
آنا تھا سفر یاد اُسے سبطِ نبیؐ کا

جب منزلیں آفت کی وہ طے کیں سحر و شام پہنچا وہ گرفتارِ بلا متصلِ شام
اک باغ میں شب باش ہوئے عابدِ ناکام (۱۸) وہ رات تھی زینبؑ کے لئے موت کا پیغام
اللہ سے کہنے لگی ہاتھ اپنے اُٹھا کر!
کیا شام کے بلوے کو میں پھر دیکھوں گی جا کر

یارب مجھے اُس شہر کو اب تو نہ دکھانا سر ننگے پھرا اُس ملک میں مجھ کو نہ پھرانا
ہے یاد مجھے شام کا وہ رنج اُٹھانا (۱۹) ہمراہ سرِ شہؑ کے ہوا تھا مرا آنا
اب پیشِ نظر بھائی کی تصویر نہیں ہے
آنکھوں میں تنہا سرِ شبیرؑ نہیں ہے

Presented by Ziaraat.Com

اُس رات کو زینبؑ رہیں مشغولِ مناجات ناگہ سحر کو چ نمایاں ہوئی ہیہات
(۲۰)
سجادؑ نے زینبؑ سے یہ رو رو کے کہی بات لو بھائی سے تم اپنے کرو آج ملاقات

کس درد سے کل آپ تھیں مشغول دعا میں
مقبول دعا ہو گئی درگاہِ خدا میں

زینبؑ نے کہا صدقے ترے منہ کے میں دکھیا ہاں آج میں دیکھوں گی جمالِ شہؑ والا
(۲۱)
کیونکر ہوا یہ راز مگر تم پہ ہویدا عابدؑ نے کہا خواب میں آئے مرے بابا

کہتے تھے بڑا غم ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کو
کل روؤ گے پردیس میں تم اپنی پھوپھی کو

زینبؑ نے کہا آیا یقیں اب مجھے بیٹا پر موت کے آثار تو اب تک نہیں پیدا
(۲۲)
اب آگے یہ ہے مخبر اخبار نے لکھا اُس باغ میں بدخواہ تھا اک آلِ نبیؐ کا

تھا باغ میں پُر خار گلستانِ جفا تھا
گلشن کی روش بیلچے سے کھود رہا تھا

حال اُس نے سُنا آمدِ زینبؑ کا جو سارا زینبؑ کے قریب آیا وہ بے رحم قضا را
(۲۳)
اس ظلم کے کہنے کا زباں کو نہیں یارا بس پشت پہ زینبؑ کے وہی بیلچہ مارا

زینبؑ نے کہا ہو گیا سامان قضا کا
مشکل مری آسان ہوئی شکرِ خدا کا

(ایک ساتھ)

Presented by Ziaraat.Com

قاتل کی طرف دیکھ کے زینبؑ نے سُنایا — گردوں کی ستائی کو عبث تو نے ستایا
(۲۴)
دُرّہ تو مجھے شمرِ ستمگر نے لگایا — اِس بیلچے کا زخم ترے ہاتھ سے پایا
جب حشر کے دِن شمرِ لعیں کی فریاد کروں گی
میں حق سے بیاں تیری بھی بیداد کروں گی

یہ کہتی تھی جو موت کی حالت ہوئی طاری — عابدؑ سے کہا لے چلو اک گوشے میں واری
(۲۵)
قربان پھوپھی کرتے ہو کیوں نالہ وزاری — اِک زخم مری پشت کے اُوپر ہے یہ کاری
رونے کی ہے جا حالِ شہنشاہِ زمن پر
تھے زخم کئی سو مرے بھائی کے بدن پر

اِک گوشے میں عابدؑ اُسے لے لائے تو غش آیا — پانی وہ یتیم شہ دیں ڈھونڈھ کے لایا
(۲۶)
نبضوں کو جو دیکھا تو رواں اُن کو نہ پایا — زینبؑ نے یہ عابدؑ کو اشارے سے سنایا
پانی میں نہیں پینے کی گو تشنہ دہن ہوں
پیاسا مجھے مرنے دو میں پیاسے کی بہن ہوں

یہ کہہ کے پڑھا کلمہ سوئے خُلد سِدھاری — خاموش دبیرؔ اب کہ ہے رقت بہت طاری
(۲۷)
کر عرض یہ زینبؑ سے کہ اے خاصۂ باری — اس مرثیہ پر چاہتا ہوں مہر تمہاری
اکبر کا تصدق یہ کہو شاہِ اُمم سے — (از نتیجۂ فکر)
ہر دم مجھے دلشاد کریں اپنے کرم سے — (مرزا دبیرؔ)

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۲۹)

# شہادت حضرت زینبؑ سلام اللہ علیہا

پیدا جو بنتِ حضرتِ خیر النساؑ ہوئی
غل تھا کہ خلق کنبہ کی صاحبِ عزا ہوئی
بیٹی پہ لاکھ جان سے زہراؑ فدا ہوئی (۱)
رُخ سے نمود بیکسیٔ کربلا ہوئی

کہتا تھا دلِ تپاں ہوں میں ناسور ہونے کو
کہتی تھی آنکھ خلق ہوئی ہوں میں رونے کو

مظلومۂ ازل کے مصائب سنو تم اب
کنبہ میں روئے جس کی ولادت کے روز سب
بہنوں میں جس کا عاشقِ شبیرؑ ہے لقب (۲)
بچپن ہی سے جہاں میں رہی موردِ تعب

دو سال شیرِ فاطمہؑ شام و سحر پیا
اور تیسرا برس تھا کہ خونِ جگر پیا

پہلے نبیؐ کے مُردے پہ آنکھ اُس کی تر ہوئی
نانا کا سایہ سر سے اُٹھا ننگے سر ہوئی
یہ حال تھا کہ ماں کے لئے نوحہ گر ہوئی (۳)
زہراؑ کا غم نہ بھولا تھا جو پے پدر ہوئی

ٹکڑے دلِ حسنؑ کے میانِ لگن گنے
مقتل میں بھی حسینؑ کے زخمِ بدن گنے

Presented by Ziaraat.Com

جابرؓ تھا اک مصاحب پیغمبرؐ انام — اوّل جو اربعین کو ہوا زائرِ امام
(۴)
اک دخترِ رشیدہ تھی اس کی زکیہ نام — جابرؓ کو اُس کے عقد کی تھی آرزو تمام

ٹھہری جو بات کنبہ میں اُس رشکِ ماہ کی
جابرؓ نے نامِ مرادیؑ کبریٰ پہ آہ کی

جابرؓ کی زوجہ آئی بنیؑ زادیوں کے پاس — دیکھا بدن میں بیوؤں کے ہے ماتمی لباس
(۵)
شادی میں بیٹھنے کا کیا سب سے التماس — زینبؑ کے پاس آئی تو جاتے رہے حواس

شادی میں بیٹھنے کے لئے سب سے عرض کی
لیکن ادب کے مارے نہ زینبؑ سے عرض کی

زینبؑ نے خود دفورِ عنایت سے یہ کہا — بیٹی کا بیاہ تجھ کو مبارک کرے خدا
(۶)
یہ گھر ہے قبرِ مُردہ ہوں میں غم کی مبتلا — شادی سے اور بیاہ سے مُردے کو کام کیا

تھی جس کی زندگی وہ سدھارے جہان سے
شادی حسینؑ لے گئے اس خاندان سے

بیٹے نہیں کہ جن کی دلہن بیاہ لاؤں گی — اصغرؑ نہیں کہ جن کا میں دودھ بڑھاؤں گی!
(۷)
ماتم کی صف سے اُٹھ کے میں شادی میں جاؤں گی — ہاں ماتمِ حسینؑ بپا کر میں آؤں گی

بزمِ غمِ حسینؑ ہے اعلیٰ بہشت سے
میں گھر سے روتی آؤں گی زہراؑ بہشت سے

Presented by Ziaraat.Com

گھر کو رواں وہ پیرو خیر النساؑ ہوئی — اور صدق دل سے بانیٔ بزمِ عزا ہوئی
زینبؑ شریکِ مجلسِ شاہِ ہدیٰ ہوئی (۸) اُس روز سے قریشیوں میں یہ بنا ہوئی

شادی سے پہلے مجلسِ شبیرؑ ہوتی تھی!
جا کر بہن حسینؑ کی مجلس میں روتی تھی

ناگہہ سُنا یزیدؑ نے یہ ماجرا تمام — گھر گھر بنا مدینہ میں ہے ماتمِ امام
سُن سُن کے ذکرِ واقعۂ کربلا و شام (۹) طیش و غضب میں لال ہوا وہ سیاہ فام

پھر شیعوں کے کلیجہ پہ خنجر رواں کیا
عابدؑ کے قید کرنے کو لشکر رواں کیا

گھیرا سپاہِ شام نے پھر گھر حسینؑ کا — تھرّا گیا بہشت میں لشکر حسینؑ کا!
نکلا اکیلا خیمہ سے دلبر حسینؑ کا (۱۰) بدلی میں آ گیا مہِ انور حسینؑ کا!!

ہے ہے ہُمائے اوجِ شرف صید ہو گیا
پوتا خدا کے شیر کا پھر قید ہو گیا

مختارِ کل نے جبر کیا دل پہ اختیار — زنجیر و طوق پہنے ہوئے اونٹ پر سوار
ناگہہ پکاری فضہؓ کہ اے کل کے تاجدار (۱۱) دیکھو تو مڑ کے محشرِ تازہ ہے آشکار

زینبؑ کو صبر اور نہ زہراؑ کو کل پڑی
گھر سے پھوپھی مزار سے زہراؑ نکل پڑی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



گھر کو رواں وہ پیرو خیر النساءؑ ہوئی — اور صدق دل سے بانیٔ بزمِ عزا ہوئی
زینبؑ شریکِ مجلسِ شاہِ ہدیٰ ہوئی (۸) اُس روز سے قریشیوں میں یہ بنا ہوئی

شادی سے پہلے مجلسِ شبیرؑ ہوتی تھی!
جا کر بہن حسینؑ کی مجلس میں روتی تھی

ناگہہ سُنا یزیدؑ نے یہ ماجرا تمام — گھر گھر بنا مدینہ میں ہے ماتمِ امام
سُن سُن کے ذکرِ واقعۂ کربلا و شام (۹) طیش و غضب میں لال ہوا وہ سیاہ فام

پھر شیعوں کے کلیجہ پہ خنجر رواں کیا
عابدؑ کے قید کرنے کو لشکر رواں کیا

گھیرا سپاہِ شام نے پھر گھر حسینؑ کا — تھرّا گیا بہشت میں لشکر حسینؑ کا!
نکلا اکیلا خیمہ سے دلبر حسینؑ کا (۱۰) بدلی میں آگیا مہِ انور حسینؑ کا!!

ہے ہے ہُمائے اوجِ شرف صید ہو گیا
پوتا خدا کے شیر کا پھر قید ہو گیا

مختارِ کل نے جبر کیا دل پہ اختیار — زنجیر و طوق پہنے ہوئے اونٹ پر سوار
ناگہہ پکاری فضہؓ کہ اے کل کے تاجدار (۱۱) دیکھو تو مڑ کے محشرِ تازہ ہے آشکار

زینبؑ کو صبر اور نہ زہراؑ کو کل پڑی
گھر سے پھوپھی مزار سے زہراؑ نکل پڑی

Presented by Ziaraat.Com



کیا دیکھتے ہیں مڑ کے امامِ فلک جناب
گر کر زمیں پہ لوٹتی ہے بنتِ بوتراب

(۱۲)

زہراؑ کی یہ ندا ہے میں ہوں حاضرِ رکاب
پھر گھر مرا اُجاڑتے ہیں خانماں خراب

عابدؑ پھوپھی سے اپنی اُتر کر جو مل گئے
کوسوں مدینہ کے در و دیوار ہل گئے

زینبؑ سے ضبط ہو نہ سکا کھینچی دل سے آہ
عابدؑ کے گرد پھر کے پکاری وہ خیر خواہ

(۱۳)

للہ ساتھ لو مجھے اے حجتِ الٰہ!
یہ آخری سفر ہے ہمارا خدا گواہ

جی بھر کے دیکھ لوں تمہیں کوچ اور مقام میں
صدمے گئی اجل ہے مری راہ شام میں

اب سالکانِ راہِ رضا کا ہے یہ بیاں
پہنچے جو نصف راہ میں سجادؑ ناتواں

(۱۴)

اِک باغ میں مقیم ہوا مالکِ جناں
شدّاد عہد باغ میں تھا ایک باغباں

باغی کے دل میں آلِ پیمبرؐ سے خار تھا
مٹھی میں اُس کی بیلچۂ آبدار تھا

اُٹھی نمازِ شب کو جو زہراؑ کی یادگار
اور سجدے میں شروع کیا ذکرِ کردگار

(۱۵)

اِس وقت باغباں نے کیا بیلچہ کا وار
صدمے سے اِس جفا کے بلا غش تین بار

اب کیا کہوں گزرنی تھی جو کچھ گزر گئی
اس بیلچے کے زخم سے سیدانی مر گئی

طے منزلِ حیات کو سجدے میں کر گئیں — اللہ اکبر اُٹھ کے کہا اور مر گئیں!
عابدؑ پکارتے تھے پھوپھی تم کدھر گئیں — غربت میں ہم کو چھوڑ کے تنہا گزر گئیں! (۱۶)

یثرب سے زخم بیلچہ کھانے کو آئی تھیں
خادم کے ساتھ خلد میں جانے کو آئی تھیں

اب مومنیں غریبیٔ عابدؑ کو دھیان لائیں — میت کے پاس بیٹھیں کہ صندوق لینے جائیں
تلقیں پڑھیں کہ شانۂ بنتِ علیؑ ہلائیں — کنبہ ہے سب وطن میں یہاں کس طرح جلائیں (۱۷)

دیں غسل یا علیحدہ رختِ بدن کریں!
کھودیں لحد کہ قطع پھوپھی کا کفن کریں

دیکھو عزیز دو حصۂ زین العابدینؑ — سب کچھ کیا یہ اک متنفس نے آفریں!
دفنا کے یہ خطاب کیا بادلِ حزیں — ہشیار لو ترابؑ کی دولت ہے اے زمیں (۱۸)

زینبؑ کی سرگزشت پہ رقت شروع کی
تلقینِ آخری سرِ تربت شروع کی

پر نام جب حسینؑ کا تلقین میں لیا — میت نے سُن کے قبر میں شورِ فغاں کیا
آئی صدا بتولؑ کی دے اجر کبریا! — عشقِ حسینؑ بعدِ فنا بھی دکھا دیا (۱۹)

بھائی کو روئیں قبر میں بھی شور و شین سے — (از نتیجۂ فکر)
صدقے بتولؑ خوب نبھائی حسینؑ سے — مرزا ادیبؔ

---

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۳۰)

# شہادت حضرت زینبؑ (صلواۃ اللہ علیہا)

بر یاد الٰہی نہ کوئی پردہ نشیں ہو — بے مقنع و چادر نہ کوئی نار و حزیں ہو
پردیس میں ویراں نہ کوئی صاحب دیں ہو (۱) تر خونِ برادر سے کسی کی نہ جبیں ہو
زینبؑ سی جو آوارہ وطن ہو وہی جانے
جس بی بی کے بازو میں رسن ہو وہی جانے

پیدا ہوئیں جس روز سے زینبؑ جگر افگار — ہر وقت رہیں طرفہ مصیبت میں گرفتار
بڑھتے ہی گئے ان کیلئے رنج بھی ہر بار (۲) دن پر جو یہ صدمے ہوں تو بن جائے شب تار
دنیا میں کسی نے نہ اٹھائے الم ایسے
پائی ہو دلِ کوہ سہے گر ستم ایسے

جنت کو ہوئے احمد مختارؐ روا ہی! — ماتم کیا نانا کا، مٹی شوکتِ شاہی
پھر اٹھ گئیں دنیا سے بتولؑ آئی تباہی (۳) بیتاب رہیں شام و سحر صورتِ ماہی
تھے بین دمِ نالہ و اَ فغاں ہمیں چھوڑا
رونے کیلئے آپ نے اماں ہمیں چھوڑا

Presented by Ziaraat.Com

فارغ نہ ہوئی تھیں ابھی مادر کے الم سے — جو قتل ہوئے شیرِ خدا تیغِ ستم سے
بیتاب ہوئیں فرقتِ سلطانِ اُمم سے (۴) کہتی تھیں یہ اندوہ اب اٹھے گا نہ ہم سے
اماں بھی چھٹیں جانبِ کوثر گئے بابا
کوئی نہ بزرگوں میں رہا مر گئے بابا!

پوشاکِ عزا تھی ابھی زینبؑ کے بدن میں — افسوس گرفتار ہوئیں اور محن میں
دیکھا جگرِ سیدِ مسموم لگن میں (۵) سر خاک میں آلودہ رہا رنجِ حسنؑ میں
راتوں کو غرض کچھ انہیں سونے نہیں دیتی
زینبؑ کو فراغت کبھی رونے سے نہیں تھی!

اَفزوں تھی حسینؑ ابنِ علیؑ سے جو محبت — باقی تھی فقط ایک یہی زیست کی صورت
رونے سے بزرگوں کے ہوئی جب کبھی فرصت (۶) بہلا دلِ ناشاد جو کی بھائی کی خدمت
پیراہنِ سبطِ شہِ لولاک بدلنا
کنگھی کبھی کرنا کبھی پوشاک بدلنا

افسوس فلک ٹوٹ پڑا چین نہ پایا — شہؑ سے بھی وطن خوئی قسمت نے چھڑایا
صحرائے بلا میں پسرِ فاطمہؑ آیا! (۷) اعداء نے دل و جانِ محمدؐ کو ستایا
دریا سے ہٹا خیمہ ولی ابنِ ولی کا
سامان ہوا قتل حسینؑ ابنِ علیؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

تن سے جو کٹا فرقِ شہنشاہِ خطا پوش — زینبؑ نے یہ پیٹا سر و تن ہو گئیں بیہوش
تھے حشر کے سامان وہ رقت کا ہوا جوش (۸) ڈوبے ہوئے تھے خون میں حضرت کے بر و دوش

سر رے کے تنِ شاہ خوش اقبال کو چھوڑا
بے دفن و کفن فاطمہؑ کے لال کو چھوڑا

تھا نوکِ سناں پر سرِ شاہنشہِ والا — سیدانیوں کو لوٹ کے راہی ہوئے اعدا
تھی برہنہ سرِ آلِ شہِ یثرب و بطحا (۹) بالوں کی نقابیں تھیں فقط تھا یہی پردا

تھے نیزہ پر فرقِ شہداء سب کے برابر
تھا بھائی کا سر ناقۂ زینبؑ کے برابر

جانکاہ ہے زینبؑ کی مصیبت کا فسانا — دربارِ یزیدِ ستم ایجاد میں جانا
پھر چھوڑ کے اس خانۂ برباد میں آنا (۱۰) گزرا تھا اسے بھی ابھی ایسا نہ زمانا

کچھ کم نہ غمِ شاہِ خوش اقبال ہوئے تھے!
قتلِ شہِ مظلوم کو دو سال ہوئے تھے

بدظن جو ہوا آہ یزیدِ ستم ایجاد — کیا قہر ہے پھر قید ہوئے عابدِ ناشاد
پھر زیورِ آہن انہیں پہنا گئے جلاد (۱۱) لاچار سوئے شام چلے حضرتِ سجادؑ

رنج شہِ والا میں گرفتار تھیں زینبؑ
لکھا ہے کہ اس عہد میں بیمار تھیں زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

جس دم یہ خبر پائیں واحسرت و دردا سجادؑ و حزیں قید ہوئے جاتے ہیں تنہا!
(۱۲) اس درجہ روئیں کہ نہ تھا زیست کا نقشہ کہتی تھیں کہ نہ چھوڑوں گی میں عابدؑ کو اکیلا

تیرِ غم و حسرت کا نشانہ ہوئیں زینبؑ
فضہؑ کو لیا ساتھ، روانہ ہوئیں زینبؑ

رستے میں بھتیجے سے ملیں زینبؑ ناچار پہنچیں معہ سجادؑ کسی باغ میں یک بار
(۱۳) اُس روز رہے شب کو وہیں عابدؑ بیمار منہ ڈھانپ کے روئیں جو ہوئے صبح کے آثار

عابدؑ سے کہا خواب میں آج آئے تھے بھائی
تشریف ہمیں دیکھنے کو لائے تھے بھائی

کہتے تھے چلو ساتھ ہمارے، بہن آؤ آخر ہوئی اب مدتِ رنج و محن آؤ
ہم آئے ہیں لینے کو، اسیرِ رسن آؤ (۱۴) اے خواہرِ مغموم و غریب الوطن آؤ

آج آؤ گی فردوس میں، ہر غم سے چھٹو گی!
ہم تم سے جدا ہوں گے نہ تم ہم سے چھٹو گی

ہے شوقِ ملاقات شہؑ صابر و شاکر اس گلشنِ ایجاد میں ہوں آج مسافر
(۱۵) اے قیدی و بیمار، خدا حافظ و ناصر فضہؑ سے کہا میری ہے یہ خدمتِ آخر

اُس دشت میں اُلفت ہے مجھے ایک شجر سے
خوشبو میں زیادہ ہے بہت وہ گلِ تر سے

Presented by Ziaraat.Com

اُس دشت میں تھے لائے جو اعدا سرِ سرورؑ — ٹھہرے تھے اُسی نخل کے نزدیک ستمگر
رکھی تھی سنانِ سرِ شہؑ اُس کے برابر (۱۶) تھی فاطمہؑ زہرا بھی یہاں کھوئے ہوئے سر

جا دیکھ تو اُس دشت میں وہ نخل کدھر ہے
اب اُس سے بھی مل لوں کہ سوئے خلد سفر ہے

7

نکلی گئی صحرا میں، نظر اُس نے کی ایک سو — دیکھا جو درخت اُس نے تو جاری ہوئے آنسو
زینبؑ کو وہاں لے گئی وہ بیکس و خوش خو (۱۷) اُس نخل سے جو آئی گلِ فاطمہؑ کی بو!

جی یادِ سرِ شاہؑ میں کھوتی رہی زینبؑ
اُس نخل سے لپٹی ہوئی روتی رہی زینبؑ

چلّائی عجب درد سے ہے شہؑ ذیشاں — باغ ایک جو تھا متصل زینبؑ نالاں
تھا اس میں زبیر ابن تمیمؓ ایک جواں مرد (۱۸) کہتے ہیں وہی تھا چمن آرائے گلستاں

وہ اپنی شقاوت میں سوا خار سے نکلا!
رونے کی صدا سن کے وہ گلزار سے نکلا

8

دستِ ستم ایجاد میں تھے آہنی ادزار — آگاہ ہوا بنتِ علیؑ سے جو ستمگار!!
وہ ظلم کیا اُس نے، ہلا گنبدِ کرّار (۱۹) صدمے سے زمیں بوس ہوئی خواہرِ ابرارؑ

تھرّائے فلک آئیں جو تیورا کے زمیں پر
غُل تھا کہ گریں فاطمہؑ غش کھا کے زمیں پر

Presented by Ziaraat.Com

بس بہر ملاقاتِ برادر گئیں زینبؑ! زیرِ شجر سایہ قضا کر گئیں زینبؑ
روتے رہے عابدؑ سوئے کوثر گئیں زینبؑ (۲۰) جنگل میں برادر کی طرح مر گئیں زینبؑ

فضہؑ نے کہا پیٹ کے فریاد خدا کی
لو احمدِ مرسلؐ کی نواسی نے قضا کی

سجادؑ کا تھا یہ حال غم و رنج سے تغیر تھا صاحبِ اعجاز جو وہ صاحبِ توقیر
گردن سے ہوا طوق جدا، پاؤں سے زنجیر (۲۱) کی صورتِ دفن و کفنِ خواہرِ شبیرؑ

آفت سے چھٹیں، زینتِ تربت ہوئیں زینبؑ
بھائی سے ملیں، داخلِ جنت ہوئیں زینبؑ

تیار ہوئی دخترِ زہراؑ کی جو تربت عابدؑ نے کیا کوچ ہوئے قبر سے رخصت
جس وقت چلے سوئے وطن مہرِ امامت (۲۲) فضہؑ کو نہ تھا ہوش یہ تھی شدتِ رقت

ہر چند سبھی کہتے رہے منت و کد سے
فضہؑ نہ ہٹی حضرت زینبؑ کی لحد سے

وہ قبر وہ صحرا وہیں رہنا وہیں سونا شب کو تو بکا، صبح کو منہ اشکوں سے دھونا
طاعت کبھی تربت کے تصدق کبھی ہونا (۲۳) کرنا کبھی جاروب کشی، بیٹھ کے رونا

کہتے ہیں اسے عشق پسِ مرگ وہیں ہے (از نتیجۂ فکر)
فضہؑ کی لحد مرقدِ زینبؑ کے قریں ہے میر عشق

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۳۱)

# شہادت شریکۃ الحسینؑ جناب زینبؑ

رونقِ محفلِ تسلیم و رضا ہے زینبؑ
زینتِ مسندِ اخلاص و وِلا ہے زینبؑ
نورِ عینینِ شہِ دیںؑ عقدہ کشا ہے زینبؑ (۱)
معدنِ حسرت و اندوہ و بلا ہے زینبؑ

قرۃ العینِ علیؑ و فاطمہؑ کی دختر ہیں
کیوں نہ مظلومہ ہوں مظلوم کی یہ خواہر ہیں

خلق میں حضرت زینبؑ کا بڑا رتبا ہے
مرتبہ خالقِ اکبر نے عجب بخشا ہے
نہ کوئی مثل ہے ان کا نہ کوئی ہمتا ہے (۲)
ثانیٔ حضرتِ زہراؑ جو کہوں زیبا ہے

فاطمہؑ ہیں جو رسولِ عربیؐ کی بیٹی!
یہ بھی تو فضلِ خدا سے ہیں وصیؑ کی بیٹی

خلق میں فاطمہؑ زہراؑ کے بڑے ہیں اجلال
شک نہیں اس میں یہ ہیں محسنِ خاتونِ جناں
سب شرف ان کے ہیں مشہور عیاں را چہ بیاں (۳)
وہ محمدؐ کی، میں بیٹی یہ محمدؐ کی ہیں ماں

بیٹے زہراؑ کے رہِ حق میں جو بے جان ہوئے
ان کے فرزند بھی شبیرؑ پہ قربان ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

کیا شرف درگہہ خالق سے ہوئے ان کو عطا — جد رسولِ دو جہاں باپ امام دوسرا
ماں وہ ماں ہے لقب ثانی مریمؑ جسکا (۴) بھائی حسینؑ سے امت پہ ہوئے جو کہ فدا
دم سے زہراؑ کے جو فردوس کی آبادی ہے
زینبِ خلدِ بریں یہ مری شہزادی ہے

روئیں خاتونِ قیامت تو پیمبرؐ کے لئے — یہ مگر روئیں ہیں اک دن میں بہتّر کے لئے
کبھی اصغر کے لئے اور کبھی اکبرؑ کے لئے (۵) کبھی قاسمؑ کے لئے اور کبھی سرورؑ کے لئے
نکلا دم باپ کا خاتونِ زمن کے آگے
سرِ قلم ہوا بھائی کا بہن کے آگے

صدمہ اک درّہ کا تھا بازوئے زہراؑ نے سہا — ہل گئی قبر نبیؐ ہو گیا محشر برپا !!
جائیں شیعوں کی ہوں زینبؑ کے تحمّل پہ فدا (۶) سینکڑوں ظلم اٹھائے پہ کیا شکرِ خدا
حرفِ شکوہ کا زباں پر بھی نہ لائی زینبؑ
شام تک درّہ ہی کھاتی ہوئی آئی زینبؑ

گھر میں حیدرؑ کے یہ دختر ہوئی جسدم پیدا — سن کے سلمانؑ سے خبر آئے رسولِ دوسرا
اپنی آغوش میں حضرت نے نواسی کو لیا (۷) پیار کرتے رہے تا دیر اسے شاہِ ہداؑ
پھر ہوئی شدّتِ غم اشکوں سے منہ دھونے لگے
چوم کر شانے رسولِ دوسرا رونے لگے

Presented by Ziaraat.Com

حال یہ دیکھ کے گھبرا گئیں خاتونِ جناں
اور یہ کی عرض کہ ہو آپ پہ بیٹی قرباں
(۸)
کیجئے جلد خدا کے لئے یہ رازِ عیاں
آپ کیوں چوم کے شانوں کو ہیں مشغولِ فغاں

آپ کے رونے سے اوسان میرے جاتے ہیں
مجھ کو وسواس یہ وسواس چلے آتے ہیں

پونچھ کر اشک کو فرمانے لگے خیرِ بشر
جو کہ میں جانتا ہوں اس کی نہیں تم کو خبر
(۹)
صدمے پہ صدمہ اُٹھائے گی یہ تیری دختر
اس کے انجام پہ صد چاک ہے قلبِ مضطر

سوچکر حال یہ آنکھوں سے رواں آنسو ہیں
جو کہ رسّی سے بندھیں گے یہ وہی بازو ہیں

کہہ نہیں سکتا ہوں جو جو یہ ستم دیکھے گی
دُکھ پہ دُکھ اور اَلم پر یہ اَلم دیکھے گی!
(۱۰)
علی اکبرؑ کا نکلتے ہوئے دَم دیکھے گی
سرِ شبیرؑ کو نیزہ پہ علم دیکھے گی!

سب تماشہ کو بہم خلقِ خدا ہوئے گی
اور نہ سر پر تری دختر کے ردا ہوئے گی

ہوگا شبیرؑ پہ جب نرغۂ فوجِ کفّار
جمع اک سر کے لئے ہونگے ہزاروں خونخوار
(۱۱)
مرے شبیرؑ پہ بیٹوں کو کرے گی یہ نثار
تیغیں کھینچے ہوئے سب قتل پہ ہونگے تیار

اپنی دولت کو جو قربان کرے گی زینبؑ
مجھ پہ اور تم پہ بھی احسان کرے گی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

کہہ کے یہ ہو گئے خاموش رسولِ اکبرؐ
عرض کی فاطمہؑ نے پونچھ کے تب دیدۂ تر
(۱۲)
پارۂ دل کی محبت پہ ہے صد چاک جگر
سب دُکھ اُمت کیلئے مجھکو گوارا ہے مگر

سینکڑوں ظلم ہزار اس پہ جفا ہو بابا
کچھ ہو پر آپ کی اُمت کا بھلا ہو بابا

ہے غم انگیز عجب زینبؑ دلگیر کا حال
زندگی بھر رہی وہ موردِ آفات و ملال
(۱۳)
گزرا اک دن بھی نہ راحت سے کجا ماہ و سال
ہر مصیبت کی صعوبت کی ہے تفصیل محال

سوئیں تربت میں وہ منہ اشکوں سے دھوتے دھوتے
کٹ گئی عمر تمام آپ کی روتے روتے

سب سے پہلے وہ رسولِ دوسرا کو روئیں
بعد اس واقعہ کے خیر النسا کو روئیں
(۱۴)
پھر صد افسوس شہِ قلعہ شکن کو روئیں
بعد اس کے حسنؑ سبز قبا کو روئیں

پھر تو رونے سے نہ فرصت ملی چشمِ تر کو
روئیں شبیرؑ کو شبیرؑ کے سارے گھر کو

اب سُنیں رُتبہ زینبؑ کو ذرا اہلِ ولا!
جن دِنوں کوفہ میں تھے بادشہِ عقدہ کشا
(۱۵)
بیٹھی تھی بام پہ اک روز دلِ خیر نساؑ
سوئے قرآں تھی نظر دل طرفِ ربِّ ہدا

گاہ وہ طاعتِ ربّ دوسرا کرتی تھی
کبھی اُمت کے لئے حق سے دُعا کرتی تھی

Presented by Ziaraat.Com

گر گئی فرقِ مطہر سے سرک کر چادر
محو تھیں طاعتِ رب میں ہوئی مطلق نہ خبر
(۱۶)
یونہی عریاں رہا دیر تلک آپ کا سر
اور پڑھتی رہی قرآں وہ جانِ حیدرؑ

دیکھ سکتا تھا بھلا اِن کا کھلا سر خورشید
نکلا مشرق کے دریچے سے نہ باہر خورشید

مسجد کوفہ میں بیٹھے تھے شہِ عرش مقامؑ
لوگ سب ہو کے بہم آئے بہ تعجیل تمام
(۱۷)
اور یہ کی عرض نہ کیوں کر متحیر ہوں غلام
آج خورشید نکلتا نہیں یا شاہِ انام

ہو یہ ارشاد کہ ہے کون سی آفت آئی
یا کہ ہے خاتمہ دنیا کا، قیامت آئی

دُر فشاں یوں لبِ لعلیں سے ہوئے شیرِ خدا
کچھ نہ وسواس کرو دل میں نہیں خوف کی جا
(۱۸)
کہہ کے یہ آپ نے حسنینؑ سے ارشاد کیا
گھر میں اس وقت تم اے جانِ پدر جاؤ ذرا

سوتی ہے یا کہ عبادت وہ ادا کرتی ہے
جا کے دیکھو مری زینبؑ کہ وہ کیا کرتی ہے

دونوں شہزادے گئے گھر میں اور آ کر یہ کہا
بام پر پڑھتی ہے قرآن وہ جانِ زہراؑ
(۱۹)
پوچھا حیدرؑ نے کہ کس حال سے تبلاؤ ذرا
سر جھکا کر کہا دونوں نے نہیں سر پہ ردا

بولے حضرت نہیں تشویش کی جا کچھ اب ہے
مہر کیا نکلے کہ عریاں سرِ زینبؑ ہے

(از نتیجۂ فکر)
(نواب سید مظفر علی کوثر)

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۳۲

# شہادتِ حضرتِ زینبؑ

صد شکر کہ مداح ہوں میں آلِ نبیؐ کا — بھولے سے بھی واصف نہ ہوا اور کسی کا
قائل ہوں جو شبیرؑ کی عالی نسبی کا (۱) دم بھرتا ہوں میں عشقِ حسین ابنِ علیؑ کا
رکھتا نہیں کچھ کام کسی اہلِ جہاں سے
میں آلِ محمدؐ پہ فدا ہوں دل و جاں سے

ناصر صفتِ حضرتِ زینبؑ میں زباں ہے — جو ان کی بزرگی و شرف ہے وہ عیاں ہے
ہے باپ یداللہ سا اور فاطمہؑ ماں ہے (۲) کیا رتبہ و توقیر ہے کیا شوکت و شاں ہے
حقا کہ یہی فخرِ عرب فخرِ عجم ہیں
ہمشیر ہیں سبطینؑ کی یہ مرتبے کم ہیں

قسمت میں جو لکھے ہوئے تھے صدمہ و آزار — کمسن تھیں جو پہلے ہوئیں نانا کی عزادار
پھر ماں کی مصیبت میں رہیں آپ گرفتار (۳) ہر وقت تھا بس گریہ و زاری سے سروکار
مادر کے غم و رنج میں آہیں تھیں جگر سے
پھر باپ کا سایہ بھی اُٹھا آپ کے سر سے

Presented by Ziaraat.Com

جب حضرت شبرؑ نے بھی کی خلق سے حلت صد پارہ جگر تھا پہ سہا صدمۂ فرقت
اِک آن بھی حاصل نہ ہوئی غم سے فراغت (۴) اعدا کے ستم سے کبھی پائی نہیں راحت
مانوس جو تھیں جان کو کھوتی رہیں زینبؑ
شبرؑ کے غم و رنج میں روتی رہیں زینبؑ

اب آگے ہے اسطرح رقم حالتِ زینبؑ کٹتا تھا نہ راحت سے کوئی دن نہ کوئی شب
جب لُٹ کے مدینہ میں گئے اہلحرم سب (۵) فرماتی تھیں پیوند زمیں ہوں تو ہے اَنسب
مجبور ہوں اب دل سنبھالا نہیں جاتا
ویران یہ گھر آنکھوں سے دیکھا نہیں جاتا

لکھا ہے جو پھر قید ہوئے عابدِ بیمار گھبرا گئیں سُن کے یہ خبر زینبؑ ناچار
کرنے لگیں فریاد کہ اے خالقِ غفار (۶) باز آتے نہیں جور سے اب تک ستمگار
سجادؑ کو پھر شامیوں نے گھیر لیا ہے
ثابت نہ ہوا کچھ بھی کہ کیا اس کی خطا ہے

آوازِ بکا زینبِ مغموم کی سُن کر اعدا سے یہ فرمانے لگے عابدِ بے پر
رونے سے پھوپھی کے ہوا مکدرّ دلِ مضطر (۷) مل آتا ہوں ناموس سے مہلت دو جو دم بھر
ہاتھوں سے تمہارے نہ اماں پائے گا قیدی
پہنے ہوئے زنجیر کہاں جائے گا قیدی

Presented by Ziaraat.Com

یہ کہہ کے حرم میں گیا رخصت کو وہ بیمار — زینبؑ سے کہا قید ہوا پھر یہ دل افگار
کرتا ہے طلب شام میں پھر حاکمِ غدّار (۸) رو رو کے یہ فرمانے لگیں زینبؑ غمخوار

تنہا تمہیں اے نورِ نظر جانے نہ دوں گی
بے آپ کے اس گھر میں کبھی میں نہ رہوں گی

روتی ہوئی اسوار ہوئی زینبؑ غمگیں — سب منزلیں طے کر کے قریں شام کے پہنچیں
جس دشت میں فوج اُتری وہیں آپ بھی ٹھہریں (۹) بیمار ہوئیں رنج سے ہمشیر شہؑ دیں

صدمہ ہوا منہ اشکوں سے دھونے لگی فضّہ
مظلومیٔ معصومہ پہ رونے لگی فضّہ

ہوش آیا جو زینبؑ کو تو فرمایا کہ فضّا — اک نخل میں سر بھائی کا لٹکا تھا اسی جا
تو جا کے پتہ اس کا ذرا جلد لگا آ (۱۰) میں نے ہے ابھی خواب میں شبیرؑ کو دیکھا

چہرہ ہے کچھ اُترا ہوا مغموم سوا ہیں
بشر سے ہویدا تھا کہ خواہر سے خفا ہیں

فضّہ گئی اور آئی سراسیمہ و مضطر — کی عرض کہ دیکھ آئی میں اے خاصۂ داور
روتی ہوئی خیمہ سے چلیں زینبؑ بے پر (۱۱) پہنچی جو قریب شجرِ لرزۂ و مضطر

کی آہ و بکا ایسی کہ غش کر گئیں زینبؑ
فضّہ کو یقیں اس کا ہوا مر گئیں زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

بُستان میں پہنچانا تھا آب ایک جو گمراہ — تھا نام نمیم اس کا وہ تھا دشمنِ اللہ
ایک بیلچہ تھا دست نجس میں لئے بدخواہ (۱۲) مارا سرِ اقدس پہ تو غش آنے لگا آہ

اُٹھا نہ گیا زینبِؑ غمناک سے ہے ہے
جاری ہوا خوں زخمِ سرِ پاک سے ہے ہے

اس طرح سے راوی نے روایت میں ہے لکھا — اس ضرب سے معصومہؑ کا دم ہونٹوں پہ آیا
پڑھ کر کلمہ مر گئی وہ ثانیِ زہراؑ (۱۳) تب سینہ و سر پیٹ کے رونے لگی فضاؔ

جا کر کہا عابدؑ سے فضا کر گئیں زینبؑ
جلد آیئے قربان گئی مر گئیں زینبؑ

برپا ہوئی آفاق میں اک تازہ قیامت — سر پیٹو محبو ہوئی زینبؑ کی شہادت
دنیا سے ہوئی خواہرِ شبیرؑ کی رحلت (۱۴) آفت پہ تو آفت ہے مصیبت پہ مصیبت

خالق کبھی یہ رنج نہ دکھلائے کسی کو!
سجادؑ نے کفنا کے کیا دفن پھوپھی کو

کہتے تھے بکا کر کے یہ سجادؔ دل افگار — تنہا رہا اس دشت میں میں بیکس و ناچار
ہے سارا جہاں میری نگہ میں سیہ تار (۱۵) پردیس میں اب کیا کرے یہ بیکس و ناچار

منہ مجھ جگر افگار سے موڑا پھوپھی اماںؑ (از نتیجۂ فکر)
تنہا مجھے اس دشت میں چھوڑا پھوپھی اماںؑ (جناب برجیس) (جد امجد حضرت نسیم امروہوی)

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۲۳

# شہادت جناب زینبؑ

پھر اہلِ بیتِ نبی پر وہی مصیبت ہے
پھر اہلِ شہر سے زین العبا کی رخصت ہے
دوبارہ قید ہے غم ہے بلا ہے آفت ہے (۱) تمام شہر میں کہرام ہے قیامت ہے
ہر ایک ساکنِ یثرب یہ غُل مچاتا ہے
کہ پھر چراغِ حرم سوئے شام جاتا ہے

ولی کی دخترِ بے کس علیؑ کے ساتھ چلی
جلو میں حضرتِ فضہؑ کنیزِ بنتِ نبی
وہ جسمِ زار پہ تپ وہ زباں پہ ہائے اخی (۲) ہر ایک گام پہ فضہؑ سے رو کے کہتی تھی
یہ وہ جگہ ہے کہ صدمے جہاں بڑے ہوئے تھے
یہاں نماز پڑھی تھی یہاں کھڑے ہوئے تھے

لکھا ہے راہ میں اک مدعی کا گلشن تھا
بلا و رنج کا گھر تھا اجل کا مسکن تھا
ہر ایک گل سے شہادت کا رنگ روشن تھا (۳) وہ باغباں تھا جو باغی خدا کا دشمن تھا
ستمگروں نے وہیں رات کو مقام کیا
مگر فلک نے شہادت کا انتظام کیا

Presented by Ziaraat.Com

بہن نے اپنے برادر کو خواب میں دیکھا — جنابِ سبطِ پیمبرؐ کو خواب میں دیکھا
جمالِ یوسفِ حیدرؑ کو خواب میں دیکھا — (۴) حسینؑ بیکس و مضطر کو خواب میں دیکھا

یہ کہہ گئے کہ نہ اب غم سے حال غیر کرو
اسی چمن سے ریاضِ جناں کی سیر کرو

یہ سُن کے چونک پڑی اور کہا کہ ہائے حسینؑ — کدھر چلے گئے اے فاطمہؑ کے جائے حسینؑ
یہ بے نصیب تمہیں اب کہاں سے لائے حسینؑ — (۵) میں یہ سمجھتی تھی خواہر کو لینے آئے حسینؑ

تمہارے ہجر میں زینبؑ کی غیر حالت ہے
سفر میں زینِ عبا سے پھپھی کی رخصت ہے

وہ ذکر ہائے حسینؑ اور وہ ثانیٔ زہراؑ — وہ غیظ اور وہ ستم باغیٔ ستم آرا
غضب ہے پشتِ مبارک پہ بیلچہ مارا — (۶) زمیں پہ گر کے کہا ہائے میرا مہ پارا

سفر میں اپنے بھتیجے سے منہ کو موڑ چلی
غضب ہے اے مرے عابدؑ میں تم کو چھوڑ چلی

یہ سُن کے عابدِ بیمار لاش اُٹھانے آئے — پھوپھی کو روتے ہوئے اپنی خواب گہہ پر لائے
مگر یہ حشر ہوا کوئی بات کرنے نہ پائے — (۷) فقط یہ حرف سُنا ہائے میرے بھیا ہائے

غمِ حسینؑ میں جی سے گزر گئیں زینبؑ
کہ ہائے بھائی کہا اور مر گئیں زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

مریضِ شہ نے عجب صبر لاکلام کیا — پھپھی کو روئے کبھی ماتمِ امام کیا
لکھا ہے غسل کا فضہ نے اہتمام کیا (۸) پھپھی کے دفن کا عابدؑ نے انتظام کیا

الم میں اشک بہا کر جنازہ لے کے چلے
حسینؑ امام کے دلبر جنازہ لے کے چلے

یہ نوحہ تھا کہ پھپھی پھر گلے لگاتی جاؤ — چلیں کہاں کو مجھے چھوڑ کر بتاتی جاؤ
اخی کا مرثیہ اک بار پھر سناتی جاؤ (۹) پھر اپنے ساتھ میں سجادؑ کو رلاتی جاؤ

مری مدد کو پئے شاہِ نیک ذات چلو
لعیس کی بزم میں جاتا ہوں میرے ساتھ چلو

جنابِ زینِ عبا نے جو دفن فرمایا — پدر کی یاد نے بیکس کے دل کو تڑپایا
کہا کہ ہائے تمہیں مدتوں نہ دفنایا (۱۰) علیؑ کی جائی کو تربت میں بھی نہ چین آیا

میانِ قبر فرشتوں نے جب سوال کیا
وہاں بھی حضرتِ زینبؑ نے غیر حال کیا

خدا کے بعد محمدؐ کا نام فرمایا — علیؑ کو اور حسنؑ کو امام بتلایا
مگر امامِ سلیمؑ کا جو تذکرہ آیا (۱۱) حسینؑ منہ سے کہا اور تڑپ کے غش کھایا

ندا یہ آئی کہ بیکس کو خستہ حال کیا — (از نتیجۂ فکر)
ارے حسینؑ کی عاشق سے کیوں سوال کیا — حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

(۳۴)

مرثیہ

# شہادتِ حضرتِ زینبؑ

سجادؑ جب دوبارہ اسیرِ جفا ہوئے
زنجیر اور طوق میں پھر مبتلا ہوئے
روحِ رسولِ پاکؐ کو صدمے سوا ہوئے (۱) دردِ والم بتولؑ کو لاانتہا ہوئے

غُل تھا کہ پھر مدینہ کی بستی اُجڑتی ہے
گردن میں طوق پاؤں میں زنجیر پڑتی ہے

لکھا ہے جن دنوں یہ ظلم ہوا آشکار
گھر میں بہت علیل تھیں زینبؑ جگر فگار
پہنچی خبر جو قید کی عابدؑ کے ایک بار (۲) اٹھیں عصا کو تھام کے با چشمِ اشکبار

اعضائے جسمِ پاک بہم کانپنے لگے
آئیں جو درِ تلک تو قدم کانپنے لگے

روئے پھوپھی کو دیکھ کر عابدؑ بحالِ زار
اتنے میں حکم پا کے چلی فوجِ نابکار
آگے تو قید جاتے تھے سجادؑ نامدار (۳) تھا ان کے پیچھے ناقۂ زینبؑ جگر فگار

اٹھا تھا دل میں درد قدم تھرتھراتے تھے
محمل کو دیکھ دیکھ کے آنسو بہاتے تھے

Presented by Ziaraat.Com

جب سب اسی طرح سے ہوئیں منزلیں تمام — صحرا ملا تب ایک قریب دیارِ شام
دن چھپ گیا نمود ہوئی شامِ تیرہ فام (۴) — اس دن رئیسِ شام نے سب سے کہے کلام

اترو یہیں کہ راحتِ آب و طعام ہو
بہتر یہ ہے کہ شب کو اسی جا مقام ہو

یہ بات سن کے تھم گئی سب فوجِ نابکار — کمریں کھلیں اتر پڑے گھوڑوں سے سب سوار
بستر لگے بپا ہوئے خیمے پھر ایک بار (۵) — غل چار سو ہوا کہ اسیروں سے ہوشیار

ان کی طرف سے خوف ہمیں بے سبب نہیں
شبخوں کرے اگر تو کچھ اس کا عجب نہیں

القصہ جس گھڑی کہ نمایاں ہوئی سحر — لشکر ہوا یزیدؑ کا آمادۂ سفر
اٹھیں وضو کو خواہرِ سلطانِ بحر و بر (۶) — فضہ نے جا نماز بچھائی بچشمِ تر

اک دم ملول سوا ہوتی جاتی تھیں!
زینبؑ نماز پڑھتی تھیں اور روتی جاتی تھیں

فارغ ہوئیں دعا سے جو زینبؑ بچشمِ تر — فضہؑ کو تب بلا کے یہ بولی وہ نوحہ گر
یاں سے بہت قریب ہے سنتی ہوں وہ شجر (۷) — خولی نے جس درخت میں باندھا تھا شہؑ کا سر

لے چل وہاں پہ فاطمہ زہراؑ کی جائی کو
روؤں گی اس درخت کے نیچے میں بھائی کو

Presented by Ziaraat.Com

اٹھ کر قریں شجر کے جو پہنچیں کشاں کشاں
بے اختیار آنکھوں سے آنسو ہوئے رواں
(۸)
آیا نظر جو خونِ شہنشاہ ناگہاں
پلٹیں شجر سے خواہرِ سلطانِ انس و جاں

چلاتی تھیں کہ جانِ حزیں نکلی جاتی ہے
بھیّا تمہارے خون کی بو مجھ کو آتی ہے

روئیں بیان کر کے جو زینبؑ بحالِ زار
ما بین دشت ہائے حسینؑ کی تھی پکار
(۹)
اک باغ تھا وہاں کہ ہر اک گل تھا جس کا خار
تھا مہتمم وہاں کا یتیمِ لعیں ستم شعار

ظلمت عیاں تھی کفر کی اس بدخصال سے
رکھتا تھا بغض دل میں محمدؐ کی آل سے

پوچھا یہ اس نے آ کے قریبِ سپاہِ شر
عورت یہ کون سی ہے، جو روئی اس قدر
(۱۰)
بولا کوئی شقی کہ تجھے کیا نہیں خبر
زینبؑ یہی ہے عاشقِ سلطانِ بحر و بر

مدّت سے سوگوارِ شہ تشنہ کام ہے
یہ خواہرِ حسین علیہ السلام ہے

سنّنا تھا یہ کہ غیض میں آیا وہ بدزباں
پہنچا قریب دخترِ خاتونِ انس و جاں
(۱۱)
تھا آہنی جو ہاتھ میں اک بیلچہ گراں
مارا شقی نے فرق پہ زینبؑ کے ناگہاں

غش آ گیا زمین پہ تھرّا کے گر پڑیں
سر پر لگی وہ ضرب کہ بیہوش ہو گر پڑیں

Presented by Ziaraat.Com

مہلک مرض میں جب بیمت قیا ہوئی بپا — صدمے سے سرد ہو گئے زینبؑ کے دست و پا
صحرا میں جن و انس کے رونے کی تھی صدا — پہنچیں ارم میں خواہر سلطانِ کربلا (۱۲)

آنے لگی بکا کی صدا آسمان سے
غُل پڑ گیا کہ اُٹھ گئیں زینبؑ جہان سے

دوڑی یہ حال دیکھ کے فضہ بصد الم — دیکھا کہ جسم پاک میں باقی نہیں ہے دم
دوڑی وہاں سے پیٹتی سر وہ اسیرِ غم — عابدؑ کے پاس آ کے پکاری بچشم نم (۱۳)

جنّت میں سوگوارِ شہ بحر و بر گئیں
جلد آیئے کہ زینبِ دلگیر مر گئیں

اے سرگروہ آلِ عبا وا مصیبتا — سر پر اُڑاؤ خاکِ عزا وا مصیبتا
تازہ ستم یہ اور ہوا وا مصیبتا — زینبؑ نے کی جہاں سے قضا وا مصیبتا (۱۴)

سامان غسلِ زینبِ دلگیر کیجئے
جلدی پھوپھی کے دفن کی تدبیر کیجئے

عابدؑ یہ سن کے لاش پہ پہنچے بچشم نم — چہرے کو دیکھ دیکھ کے روئے بصد الم
رو رو کے غسل دینے لگے سرورِ اُمم — دیکھے نشاں رسن کے جو بازو پہ ہے ستم (۱۵)

بولے نشانیٔ سپۂ نابکار ہے
بعد فنا بھی داغِ رسن آشکار ہے

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۳۵)

# شہادت حضرت علیؑ ابنِ ابیطالب

رو دو کہ روزِ قتلِ امیرِ عرب ہے آج
پیٹو کہ روزِ حشر ہے ضربت کی شب ہے آج
بزمِ عزا میں آ کے نہ رونا غضب ہے آج (۱) غم سے حسنؑ حسینؑ کی حالت عجب ہے آج

پایا جو محو بندگیٔ بے نیاز میں
تلوار روزہ دار کو ماری نماز میں

آبِ پیٹنے کی جا ہے غلامانِ مرتضیٰؑ
آقا کی گوشِ دل سے مصیبت سنو ذرا
ایسا کریم، ایسا سخی، ایسا پیشوا! (۲) بے جرمِ حق کے سجدے میں مجروح ہو گیا

فرصت نہ دی نماز کی اس روزہ دار کو
نہلا دیا لہو میں شہِ ذوالفقار کو

سجدے میں شیرِ حق کا دو پارا ہوا جو سر
اک بار کانپنے لگے مسجد کے بام و در
اُبلا لہو کہ ہو گئی محراب خوں سے تر (۳) ایک زلزلہ سا بس ہوا نازل زمین پر

گردوں پہ جبرئیل پکارے غضب ہوا
سجدے میں حق کے قتل امیرِ عرب ہوا

Presented by Ziaraat.Com

روح الامین نے مضطربانہ باشک و آہ نوحہ کیا کہ شہر مدینہ ہوا تباہ
مارا گیا امیرِ عرب شاہِ دیں پناہ (۴) دامادِ مصطفیٰؐ کا ہوا قتل بے گناہ
سردار دو جہان کا بے ہوش ہو گیا
ہے ہے چراغ دین کا خاموش ہو گیا

پہنچی جو گوشِ حضرت زینبؑ میں آہ صدا رو کر جناب شبرؑ و شبیرؑ سے کہا
جاؤ خدا کے واسطے مسجد میں تم ذرا (۵) کہتا ہے کوئی قتل ہوئے شاہِ لافتیٰ
کس نے کیا شہید امامِ حجاز کو
بابا میرے تو گھر سے گئے تھے نماز کو

یہ سن کے دوڑے جانبِ مسجد حسنؑ حسینؑ دیکھا کہ رو رہے ہیں نمازی بہ شور و شین
اور خوں میں اپنے لوٹتے ہیں شاہِ مشرقین (۶) سر اپنا پیٹنے لگے زہراؑ کے نورِ عین
غم سے کلیجے دونوں کے سینے میں پھٹ گئے
چلّا کے ہائے بابا کہا اور لپٹ گئے

گہہ زخمی سر کو دیکھ کے کرتے تھے یہ بیاں ٹوٹی بس اب ہماری کمر ہائے بابا جاں
نانا ہمارے سر پہ نہ جیتے ہیں اور ماں (۷) جائیں گے جس طرف نہ ملیگی ہمیں اماں
بیٹوں کو قیدِ غم سے چھڑاؤ تو خوب ہے
ساتھ اپنے ہمکو لیتے ہی جاؤ تو خوب ہے

Presented by Ziaraat.Com

بابا کا لہو پہلے تو چہرے پہ لگایا
پھر دونوں نے مابین گلیم ان کو لٹایا
(۸)
لے کر جو چلے رونا علیؑ کو بہت آیا
شبیرؑ نے پوچھا تو یہ حیدرؑ نے سنایا

رونا ہے یہ جب سر کو تو کٹوائے گا پیارے
کوئی تیر الا شہ نہ اٹھا لائے گا پیارے

فریاد ہے کہ خانۂ زہراؑ ہوا تباہ
زخمی کیا وصیؑ محمدؐ کو بے گناہ!
(۹)
یہ کہہ کے لائے روتے ہوئے تابہ خوابگاہ
حضرت کی آنکھیں بند تھیں کرتے تھے آہ آہ

خوں سے عبا تھی سرخ جراحت میں درد تھا
مانندِ زعفران رخِ پُرنور زرد تھا!

ڈیوڑھی پہ مضطرب تھیں کھڑی بیبیاں بہم
دیکھا یہ حال جب تو لگے پیٹنے حرم
(۱۰)
فرمایا یہ امام حسنؑ نے بہ درد و غم
نامحرم اس جگہ سے اٹھائیں نہ اپنے قدم

پھٹ کر گرے نہ عرش کہیں ذوالجلال کا!
واجب ہے احترام محمدؐ کی آل کا

سب روتے ہوئے دوڑ کے زخمی کے ہیں آیا
حجرے میں یداللہ کو مسند پہ لٹایا
(۱۱)
عباسؑ کو عباسؑ کی مادر نے بلایا
صدقے کی طرح گردِ علیؑ اس کو پھرایا

اور بولی کہ یارب میرے والی کو شفا دے
صدقہ یہ لیپرورش کرتی ہوں وارث کو بچا دے

Presented by Ziaraat.Com

روئے علیؑ حسنؑ کو گلے سے لگا لگا
اور ہاتھ ان کے ہاتھ میں نو بیٹوں کا دیا

(۱۲)

عباسؑ نامدار کے حق میں نہ کچھ کہا!
چپکے کھڑے تھے سامنے اور رنگ زرد تھا

پاسِ ادب سے باپ کے کچھ کہہ نہ سکتے تھے
ماں ان کو دیکھتی تھی وہ منہ ماں کا تکتے تھے

اُمّ البنینؑ قدم پہ گریں کھولے سر کے بال
کی عرض یا علیؑ ولی، شیر ذوالجلال!

(۱۳)

عباسؑ سے ہے خاطرِ اقدس پہ کیا ملال
لونڈی ہوں میں غلام ہے حضرت کا میرا لال

رہتا نہ خدمتِ حسنؑ خوش صفات میں
ہاتھ اس غلام کا نہ دیا ان کے ہات میں

اُمّ البنین سے رو کے علیؑ نے کہی یہ بات
دیدوں حسنؑ کے ہاتھ میں کیونکر میں اس کا ہات

(۱۴)

شیدا ترے پسر کا ہے شبیرؑ خوش صفات
اور عاشقِ حسینؑ ہے عباسؑ نیک ذات

شانِ بہادری ہے تری نورِ عین میں
اس کا ازل سے ہاتھ ہے دستِ حسینؑ میں

عباسؑ کو بلا کے گلے سے لگا لیا!
ہاتھ اس کا دے کے ہاتھ میں شبیرؑ سے کہا

(۱۵)

اے لال یہ غلام تمہارا ہے باوفا
میری طرح سے پیار اسے کیجیو سدا

آفت کا دن جو تجھ کو مقدر دکھائے گا
اس روز یہ غلام بہت کام آئے گا!

Presented by Ziaraat.Com

یہ سُن کے ساری بیبیاں روتی تھیں زار زار
اور لوٹتے تھے خاک پہ زہراؑ کے گلعذار
(۱۶)
دو دن تلک علیؑ رہے بستر پہ بے قرار
فرزندوں کو گلے سے لگاتے تھے بار بار
آنسو کبھی رواں تھے کبھی لب پہ آہ تھی
اکیسویں۲۱ شب آئی تو حالت تباہ تھی

اک بار غش سے چونک کے بیٹوں سے یہ کہا
بغلوں میں ہاتھ دیکے اٹھاؤ مجھے ذرا
(۱۷)
آئے ہیں میرے لینے کو جنت سے مصطفیٰؐ
یہ بات کہہ کے غش ہوئے پھر شاہِ لافتیٰ
کچھ رات باقی تھی کہ جہاں سے گزر گئے
غُل پڑ گیا کہ حیدرِ کرارؑ مر گئے

جن و ملک میں شورِ قیامت ہوا عیاں
تھرا گئی زمین لگا ہلنے آسماں
(۱۸)
سب منہ کو پیٹنے لگے با نالہ و فغاں
مابین آسمان و زمیں تھا یہی بیاں
واحسرتا کہ تختِ امامت اُلٹ گیا
بس آج زورِ آلِ محمدؐ کا گھٹ گیا

کلثوم یہ کرتی تھیں بیاں لاش کے اُوپر
تم مر گئے ہے ہے میرے بابا ئے دلاور
(۱۹)
گویا کہ زمانے سے اُٹھے آج پیمبرؐ
واللہ کہ برباد ہوا فاطمہؑ کا گھر
ہے کون جواب دستِ کرم سر پہ دھریگا
اب کون یتیموں پہ بھلا رحم کرے گا

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ نے مدینے کی طرف یاس سے دیکھا
اور پیٹ کے سر کہنے لگی دختر زہراؑ
(۲۰)
بن باپ کے بیٹی ہوئی فریاد ہے نانا
لو اکے یتیموں کی خبر سیدِ والا

صدمہ ہے یتیموں کے دل چاک کے اوپر
بیہوش نواسے ہیں پڑے خاک کے اوپر

بیٹوں نے بہر غسل اتارا جو پیرہن
پیوند اس کے دیکھ کے رونے لگے حسنؑ
(۲۱)
رو کر کیا حسینؑ نے بھائی سے یہ سخن
مدت سے تھا گلے میں یہی جامہ کہن

جو کہتا تھا کہ رخت بدن چاک چاک ہے
کہتے تھے مشت خاک ہی پوشاک خاک ہے

معجز نما کو غسل جو دینے لگے پسر
پھرتا تھا آپ جسم مبارک ادھر ادھر
(۲۲)
آیا تھا خلد سے کفن شاہ بحر و بر
زہراؑ کے لال کہتے تھے سر پیٹ پیٹ کر

بابا رسولِ پاکؐ سے ملنے کو جاتے ہیں
ہم خلعتِ اخیر پدر کو پہناتے ہیں

جس وقت یہ حسنؑ سے کسی شخص نے کہا
نیلے نشان دوش پہ کیسے ہیں جا بجا!
(۲۳)
یہ سن کے اہل بیت میں رونے کا غل ہوا
بولے حسنؑ کہ رات کو لیجاتے تھے سدا

اک دوش پر اناج فقیروں کے واسطے
اک دوش پر طعام امیروں کے واسطے

Presented by Ziaraat.Com

تابوت میں جو رکھ چکے فرزندِ ارجمند — دل سوزِ غم سے جلنے لگا صورتِ سپند
ڈالی ردائے سبز جو تابوت کر کے بند (۲۴) — آگے سے تب جنازہ ہوا خود بخود بلند

غل تھا جنازۂ شہ مرداں رواں ہوا
دیکھو ہوا پہ تختِ سلیماں رواں ہوا

بیٹے جو گھر سے لے چلے تابوت شاہ کا — ازواج میں علیؑ کی قیامت ہوئی بپا
غل پڑ گیا کہ ہائے علیؑ ہائے مرتضیٰؑ (۲۵) — اُمّ البنین نکل پڑیں گھر سے برہنہ پا

چلاتی تھیں ہمیں نہیں صورت دکھاتے ہیں
شیرِ الٰہ قبر میں سونے کو جاتے ہیں!

گھر سے پس جنازۂ سلطانِ بحر و بر — ساری زنانِ ہاشمیہ نکلیں برہنہ سر
زینبؑ پکارتی تھیں کہ بابا چلے کدھر (۲۶) — بیٹی نثار ہوئے میرے فاقہ کش پدر

آتا ہے روزِ عید خوش لوگ ہوئیں گے
ہم منہ کو ڈھانپ ڈھاپ کے اب گھر میں رہیں گے

اور پیچھے اس جنازہ کے فضہؑ کا تھا یہ حال — خم تھا کمر میں اور کھلے تھے سفید بال
کہتی تھی پیٹ کر سرِ دزانو بصد ملال (۲۷) — بچے تباہ ہو گئے یا شیرِ ذوالجلال

پیٹے گی کوئی خاک کوئی سر پہ ڈالے گی
کس کس کو تم بغیر یہ لونڈی سنبھالے گی

Presented by Ziaraat.Com

فضہ سے تب حسینؑ نے رو کر کیا کلام — چادر سے سر کو ڈھانپو کہ یہ ہے صبر کا مقام
در بند کر کے بازوئے اُم البنین کو تھام (۲۸) گھر سے کہیں نکل نہ پڑیں بیبیاں تمام
صدمے سے باپ کے دلِ کلثوم پھٹ نہ جائے
زینبؑ کہیں جنازے سے آ کر لپٹ نہ جائے

بازار میں جو کوفہ کے پہنچے بچشمِ تر — اک شور تھا علیؑ نے جہاں سے کیا سفر
بارہ۱۲ پسر تھے ساتھ جنازے کے ننگے سر (۲۹) جاتے تھے گرد و پیش زن و مرد نوحہ گر
مولا کے عدل و داد کے مذکور ہوتے تھے
بازاری سب دکان پہ اُٹھ اُٹھ کے روتے تھے

سر اپنا پیٹ پیٹ کے چلاتے تھے فقیر — ہم لوگ مر گئے ترے مرنے سے اے امیر
قیدی پکارتے تھے کہ اے کُل کے دستگیر (۳۰) اب کس کی راہ رات کو دیکھیں گے ہم اسیر
کہتی تھیں رانڈیں خلق سے وارث گزر گیا
چلاتے تھے یتیم کہ باپ آج مر گیا

اس شور میں یہ فاطمہؑ کی آتی تھی صدا — بچے میرے یتیم ہوئے وا مصیبتا
وارث نہ کوئی زینبؑ و کلثوم کا رہا (۳۱) ماں مر چکی تھی آگے ہی بابا بھی اب مرا
بچوں کو تھامتے ہیں جن کے باپ ہوتے ہیں
(از نتیجۂ فکر)
کیسے بلک بلک کے میرے لال روتے ہیں
میر انیس

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۳۶)

# شہادت حضرت علی علیہ السلام

خورشید حقیقت رخِ زیبائے علیؑ ہے
معراجِ امامت قدِ بالائے علیؑ ہے
ایماں جسے کہتے ہیں تولائے علیؑ ہے (۱) اکسیر جو ہے خاکِ کفِ پائے علیؑ ہے
ہے نام رقم عرش پہ ہمنامِ خدا کا
کیا مرتبہ ہے زوجِ بتولؑ عذرا کا

اے مومنو کچھ تم نے سُنے رتبۂ حیدرؑ
یہ لطف خدا جس پہ یہ الطافِ پیمبرؐ
کیا بعدِ نبیؐ ہو گئے ظلم و ستم اس پر (۲) پُرسا بھی کسی نے نہ نبیؐ کا دیا آکر
باطل کیا حق ظلم سے احمدؐ کے وصی کا
آئے بھی تو دروازہ جلانے کو علیؑ کا

اس ظلم و ستم پر بھی نہ باز آئے ستمگر
چاہا کہ نہ دُنیا میں رہے خویشِ پیمبرؐ
ماہِ رمضاں تھا کہ ہوا شور یہ گھر گھر (۳) تلوار لگی سجدہ میں زخمی ہوئے حیدرؑ
مسجد میں کسی نے اسد اللہؑ کو مارا
بے جُرم دو عالم کے شہنشاہ کو مارا

Presented by Ziaraat.Com

سر پیٹ کے گر دو نیہ یہ جبریل پکارا — سر شیرِ خدا کا ہوا مسجد میں دو پارا
کہتے ہیں محمدؐ مرا گھر لٹ گیا سارا — ظالم نے علیؑ کو نہیں مارا مجھے مارا (۴)

آواز یہ آتی ہے بتولِؑ عذرا کی
مارا مرے شوہر کو دوہائی ہے خدا کی

گھبرا گئی گھر میں یہ صدا سنتے ہی کلثوم — بیدار ہوئے خواب سے زہراؑ کے وہ معصوم
زینبؑ نے پکارا ارے لوگو یہ ہے کیا دھوم — بابا ہوئے زخمی مجھے ہوتا ہے یہ معلوم (۵)

خوں ہو گیا سجدہ میں محمدؐ کے وصی کا
ہر سمت سے غل ہائے علیؑ ہائے علیؑ کا!

بابا کا سنا حال جو فرزندوں نے اکبار — سر پیٹتے مسجد میں گئے وہ جگر افگار
دیکھا کہ نمازی تو کھڑے روتے ہیں سر شار — اور خوں میں تڑپتے ہیں پڑے حیدرِؑ کرار (۶)

کچھ ذکر زباں پر نہیں جز طاعتِ حق ہے
سر تا بہ جبیں ضربتِ شمشیر سے شق ہے

مسجد میں تڑپنے لگے تب فاطمہؑ کے لال — سنبل سے بھرے گیسوؤں کے خاک میں سب بال
چلاتے تھے بابا سے لپٹ کر یہ اطفال — اے قبلۂ کونین یہ کیا آپ کا ہے حال (۷)

ہم گھر میں رہے ہم کو خبر کی نہ کسی نے
بابا ہمیں زخمی کیا مسجد میں شقی نے

Presented by Ziaraat.Com

قاتل کو محبانِ علیؑ لائے پکڑ کر — مشکیں تھیں، بندھی سر کو جھکائے تھا تمگر
(۸)
جس دم پڑی اُس پر نظرِ خویشِ پیمبرؐ — قاتل سے یہ فرمانے لگے حیدرِ صفدرؑ

کیا میری خطا تھی جو ستایا مجھے تو نے
کس جرم پہ یہ وار لگایا مجھے تو نے

بتلا مجھے کچھ میں نے اذیت تجھے دی تھی — کچھ تجھ سے علیؑ نے کبھی نیکی نہیں کی تھی
(۹)
کچھ بات کبھی سخت تجھے میں نے کہی تھی — ثابت مری تقصیر کوئی تجھ پہ ہوئی تھی

بیکس کیا پیاروں کو رسولِ دوسرا کے
مارا مجھے کیوں آن کے سجدہ میں خدا کے

روتے ہوئے سبطینِ نبیؐ باپ کو لائے — سر پیٹتے ناموسِ محمدؐ نکل آئے!!
(۱۰)
زینبؑ نے کہا ہائے پدر خوں میں نہائے — نانا نہیں زینبؑ یہ ستم کس کو دکھائے

برباد ہوئیں بیٹیاں بھی بیٹے بھی گھر بھی
بن ماں کے تو تھے چھوڑ چلے ہائے پدر بھی

بابا مرے زخمی ہوئے ہے ہے مری قسمت — دو ٹکڑے ہے سر خوں میں بھری چاندسی صورت
(۱۱)
اماں کے بھی ماتم سے ہوئی تھی نہ فراغت — آنسو بھی نہ سوکھے تھے کہ ٹوٹی یہ مصیبت

دن روتے گزرتا تھا تو شب آہ و فغاں میں
ماتم کے لئے خلق ہوئی تھی ہیں جہاں میں

Presented by Ziaraat.Com

نانا موئے اور ہائے مجھے موت نہ آئی — اماں کے لئے ماتمی صف میں نے بچھائی
اب ادراک آفت یہ مقدر نے دکھائی (۱۲) — در پیش ہے پردیس میں بابا سے جدائی

کس سے کہوں جو مجھ پہ جفا ہو گئی لوگو
فریاد ہے تقدیر مری سو گئی لوگو

سُن سُنکے بیاں بیٹیوں کے روتے تھے حیدرؑ — اک ایک کو سمجھاتے تھے چھاتی سے لگا کر
سر دیدے ٹپکتے تھے جو سبطینِ پیمبرؐ (۱۳) — اس صدمے سے ہو جاتے تھے غش فاتحِ خیبر

ہوش آتا تو کہتے نہیں مرنے کا الم ہے
ان روزوں سے محروم رہے ہم یہ ستم ہے

مرغوب تھا ماہِ رمضاں کا ہمیں آنا — سو آہ ہمیں ہوتے ہیں جنت کو روانا
اس عید کا افسوس پڑھیں گے نہ دوگانا (۱۴) — خوں سے غوضِ غسل تھا قسمت میں نہانا

مسجد میں بغل گیر جو ہوئیں گے نمازی
شبّرؑ سے لپٹ کر ہمیں روئیں گے نمازی

دو دن رہا اُس سیدِ عالم کا یہ عالم — رُخ زرد تھا لب خشک تھے غش آتے تھے ہم بہ دم
سر تا بہ قدم پھیل گیا تھا اثرِ سم (۱۵) — گھٹتی تھی جو طاقت تو ورم بڑھتا تھا ہر دم

آئی جو شب بست و یکم مر گئے حیدرؑ — (از نتیجۂ فکر)
غل پڑ گیا دنیا سے سفر کر گئے حیدرؑ — میر انیس

Presented by Ziaraat.Com

(۲۷)

## مرثیہ

# شہادت امیر المومنین حضرت علیؑ علیہ السلام

اے روزہ دار آہ و بکا کے یہ روز ہیں ساہ — سادات پر نزولِ بلا کے یہ روز ہیں
سرتاجِ اوصیاء کی عزا کے یہ روز ہیں (۱) تم سے وداعِ شیرِ خدا کے یہ روز ہیں
زخمی ہوا امام تمہارا نماز میں!!
ظالم نے روزہ دار کو مارا نماز میں

ماہِ مبارکِ رمضاں اور خدا کا گھر — تڑکا وہ نور کا وہ شبِ قدر کی سحر
پیشِ خدا وہ سجدے میں شیرِ خدا کا سر (۲) اور ہائے تیغِ ظلم کی ضربت وہ فرق پر
فوارے خوں کے زخمِ جبیں سے بہا کیے
سجدے میں آپ ربی الاعلیٰ کہا کیے

سر پیٹو مومنو سرِ حیدرؑ ہوا دو نیم — ایماں کے برج کا مہِ انور ہوا دو نیم
سوچو تو فرق شاہ کا کیوں کر ہوا دو نیم (۳) لکھا ہے مغز تک سرِ اطہر ہوا دو نیم
زہراؑ نے بال کھولے بنی ننگے سر ہوئے
تم بے امام اور حسنؑ بے پدر ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

کس وقت میں بہایا ہے کرّار کا لہو — ہے ہے مدینہ دُور کمینگاہ میں عدُو
کل چار پانچ سال کے سجّاد نیک خُو (۴) دادا کے دل میں پوتے کے مکتب کی آرزو

کم سن کئی یتیم شہِ دارو رَس کے ہیں
عباسؑ نامدار ابھی نو برس کے ہیں

لکھا ہے جب دو نیم ہوا فرقِ مرتضیٰؑ — سدرہ سے جبرئیل کے رونے کا غُل اُٹھا
پھینکی سروں سے زینبؑ و کلثومؑ نے ردا (۵) چلّا کے بھائیوں کو پکاری غضب ہوا

سُنتے ہو جبرئیل نے اس وقت کیا کہا
وہ بولے پیٹ کر قتل المرتضیٰؑ کہا

دوڑے یہ کہہ کے جانبِ مسجد وہ نیک ذات — ڈوبی ہوئی لہو میں ملی کشتیٔ نجات
ماتھے پہ خون باپ کا مَل کر کہی یہ بات (۶) ہے ہے اُٹھایا قبلہ و کعبہ پہ کس نے ہات

رُلوایا نانا جان کو دارالسلام میں
بن باپ کا کیا ہمیں ماہِ صیام میں

ناگاہ نمازیوں کا گروہ آیا ننگے سر — حیدرؑ نے مجتبیٰؑ سے کہا آنکھیں کھول کر
پڑھواؤ تم نماز جماعت کی اے پسر (۷) ہم بیٹھے بیٹھے پڑھتے ہیں اپنے مقام پر

لیکن جبیں کے زخم پہ رومال باندھ دو
میرا سرِ شگافتہ اے لال باندھ دو

Presented by Ziaraat.Com

باندھا حسنؑ نے زخم جو شاہِ ذوالجلال — بولے علیؑ کہ اور کسو درد ہے کمال
شبرؑ نے جب کسا تو کیا پھر وہی مقال (۸) — پھر چیست باندھ کر یہ پکارا وہ خوشخصال

اب درد کیسا اے اسد ذوالجلال ہے
ہاتھوں سے سر پکڑ کے کہا وہی حال ہے

پڑھوا کے پھر نماز جماعت کی مجتبےٰ — بابا کے سر پہ پڑھنے لگے آیۂ شفا
ناگاہ آ کے یہ کسی عورت نے دی ندا (۹) — زہراؑ کے پیارو تم سے یہ زینبؑ نے ہے کہا

بابا کو میرے جلد جو گھر میں نہ لاؤ گے
تو سر برہنہ مجھ کو بھی مسجد میں پاؤ گے

بولے علیؑ حواس ابھی سے بجا نہیں — زینبؑ سے کہدو کوفہ ہے یہ کربلا نہیں
میں بے دیار و بیکس و بے آشنا نہیں (۱۰) — شیعہ ہیں گرد نرغۂ اہلِ جفا نہیں

پردے سے ننگے سر تو ابھی کیوں نکلتی ہے
کیا حلق پر حسینؑ کے تلوار چلتی ہے

شیعوں میں اس بیاں سے ہوا اور شور شین — لائے پسر گلیم پئے، شاہِ مشرقین!
یوں لے چلے گلیم میں حیدرؑ کو نورِ عین (۱۱) — کاندھا دیئے سرہانے حسنؑ پائنتی حسینؑ

آگے جلو میں روح الامیں ننگے سر چلا
لاشہ کنندۂ درِ خیبر کا گھر چلا

Presented by Ziaraat.Com

پہنچا جو لاشۂ شہِ مرداں قریبِ در — بے ساختہ نکل پڑی زینبؑ برہنہ سر

(۱۲)

بعد اُس کے یونہی آئی تھی اکبرؑ کی لاش پر — یہ واقعہ تھا باپ کا وہ رحلتِ پسر

رکھ رکھ کے ہاتھ آنکھوں پہ سب خلق ہٹ گئی

پھیلا کے ہاتھ لاشہ سے زینبؑ لپٹ گئی

لاشے کی پیشوائی کو سب اہلبیتؑ آئے — سر کو سنبھالے ہاتھوں پہ بیت الشرف میں لائے

(۱۳)

اُمّ البنین زمیں پہ تڑپ کر پکاری ہائے — عباس ہے کہاں ارے جراح کو بلائے

جلد آئے زخمِ فرق کے مرہم لگانے کو

بولا کوئی حسینؑ گئے ہیں بلانے کو

اُمّ البنینؑ کو پایا جو صدمے میں مبتلا — باہیں گلے میں ڈال کے عباسؑ نے کہا

(۱۴)

اے اماں صدقہ دینے سے رد ہوتی ہے بلا — بھائی حسنؑ حسینؑ ہیں زہراؑ کے دلربا

روشن کرو جہان میں تم اپنے نام کو

صدقہ اتارو شاہِ نجف پہ غلام کو

یہ سُن کے اس ہراس میں سنبھلی وہ بیقرار — لے کر بلائیں بولی چلو میرے گلعذار

(۱۵)

بابا پہ تم نثار ہو تم پر یہ ماں نثار — چلّائی بڑھ کے مجمعِ ماتم میں ایک بار

سیدانیوں رنڈاپے کے غم سے پناہ دو

صدقہ اُتارنے کو میں آئی ہوں راہ دو

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



بولے علیؑ تو ہوش میں اے نوحہ گر نہیں
عباسؑ کے وقار کی تجھکو خبر نہیں
یہ فاطمہؑ کا بیٹا ہے تیرا پسر نہیں (۱۶) شبیرؑ کے لئے کوئی ایسی سپر نہیں
زہراؑ سے رتبہ پوچھیے اس نورِ عین کا
یہ کربلا میں ہوئے گا فدیہ حسینؑ کا

وارد زبان کلمۂ طیب کو پھر کیا
واصل ہوئے بہ رحمتِ حق شاہِ لافتیٰ
آیا کفن بہشت سے از بہرِ مرتضیٰؑ (۱۷) ہمراہ ننگے سر ہوئے فرزندِ مہ لقا!
فرزند آہ کر کے جو آنسو بہاتے تھے
تابوت میں علیؑ ولی کانپ جاتے تھے

شبیرؑ نے حسنؑ سے کہا ہو کے اشکبار
تابوت مرتضیٰؑ کا ذرا بھی نہیں ہے بار
ہے اک شخص باسرِ عریاں و بیقرار (۱۸) کاندھا ہر اک مقام پہ دیتا تھا بار بار
بولے حسنؑ کہ قبلۂ ارض و سما ہیں یہ
محبوبِ کردگار رسولِ خداؐ ہیں یہ!

جس سمت کو دیا تھا علیؑ نے انہیں پتہ
تابوت مرتضیٰؑ کا وہاں روکے رکھ دیا
حیران تھے کہ ہووے گا انجام کار کیا (۱۹) اس سوچ میں کھڑے تھے وہ مقبولِ کبریا
ناگاہ نقاب پوش سوار اک عیاں ہوا
بیتاب اور بھی جگرِ ناتواں ہوا

Presented by ZiaraatCom



شبیرؑ نے تب موافقِ فرمانِ مرتضیٰؑ تابوت اس سوار کو بابا کا دے دیا
جب وہ سوار منزلِ مقصود کو چلا (۲۰) ہمراہ ہوئے حسینؑ و حسنؑ بھی بصد بکا

منظور تھا ہر اک کے دلِ بیقرار کو
لیعنی کہ دیکھ لیتے پدر کے مزار کو

دو اک قدم حسینؑ و حسنؑ مضطرب چلے ناگاہ عنانِ اسپ کو روکا سوار نے
اُلٹی نقاب اپنے رُخِ بے مثال سے (۲۱) اسدم حضور اُس کے حسینؑ و حسنؑ گئے

دیکھا جو زخم کا بھی نہیں سر پہ نام ہے
خود سامنے ذاتِ امیر علیہ السلام ہے

ہاتھوں کو باندھ باندھ کے بولے بصد فغاں اے قبلۂ زمین و زماں کعبۂ جہاں
یہ راز کیا ہے ہم پہ ذرا کیجئے عیاں (۲۲) قربان اس جمال کے اوپر ہماری جاں

ایک جا تو سر پہ ضربتِ شمشیر کھائے ہو
اور اک جا جنازہ کے لینے کو آئے ہو

فرمایئے بنے گا کہاں آپ کا مزار یہ عرض کر کے ہو گئے ساکت وہ گلعذار
ان کو نشانِ قبر بتا کر بہ حالِ زار (۲۳) پوشیدہ اس جگہ سے ہوئے شاہِ ذوالفقار

اس جا سے پھر وہ نائبِ مشکل کشا پھرے (از نتیجۂ فکر)
سر پیٹتے ہوئے سوئے دولت سرا پھرے مرزا دبیر

مرثیہ ۳۸

# شہادت فاتح خیبر حضرت علی علیہ السلام

کیا وصف ہوں بیاں شہ ذوالفقار کے
شُہرے ہیں دو جہاں میں شہ دیں کے وار کے
سر کو قلم کیا عمرِ نابکار کے (۱) اُس پر ستم زمانۂ ناپائدار کے

مسجد میں کس طرح سے عبادت دکھائی ہے
سجدہ میں روزہ دار نے تلوار کھائی ہے

آئی مہ صیام کی اُنیسویں۱۹ جو شب
کلثومؑ سے طعام علیؑ نے کیا طلب
وہ لائیں نانِ جَو نمک و شیر اور رُطب (۲) بیٹی سے تب علیؑ نے کہا از رہ غضب

کیا چاہتی ہو تم کہ علیؑ پر عتاب ہو
محشر میں میرے واسطے طولِ حساب ہو

جس دن سے سوئے خلد سدھارے ہیں مصطفیٰؐ
دو نعمتیں کبھی نہیں کھائی ہیں ایک جا
کلثومؑ نے لیا رُطب و شیر کو اُٹھا (۳) حضرت نے تین لقموں پہ بس اکتفا کیا

روئیں جو بیٹیاں تو کہا یہ زبان سے
ہے آرزو سبک میں اُٹھوں اس جہان سے

Presented by Ziaraat.Com

افطار کر کے روزہ کو مولائے روزگار — اُٹھے نمازِ شب کے لئے شاہِ ذوالفقار
پھر تھا تمام رات عجب اُن کو اضطرار (۴) انگنائی میں علیؑ نکل آتے تھے بار بار
دل سُوئے حق تھا آنکھ سوئے آسمان تھی
تھی سامنے اجل کہ شبِ امتحان تھی

کہتے تھے اپنی ریشِ مبارک کو وہ جناب — ہوئے گا صبح خُون کا اس کے لئے خضاب
جاتا رہا تھا زینبؑ و کلثومؑ کا بھی خواب (۵) تھا مرتضیٰ علیؑ سے سوا ان کو اضطراب
مایوس گفتگو سے جو بابا کے ہوتی تھیں
باہیں گلے میں ڈال کے بابا کے روتی تھیں

لیکر بلائیں دونوں یہ کہتی تھیں یا ابا جان — کیوں نیند آپ کو نہیں آتی ہے ایک آن
کیوں فال بد نکالتے ہیں آپ ہر زمان (۶) کیوں بار بار دیکھتے ہیں سوئے آسمان!
ہے زندگی ہماری تو جینے سے آپ کے
ہم دونوں بیٹیاں ہوں فدا ایسے باپ کے

حضرت نے بیٹیوں کو گلے سے لگا لیا — ماتھوں کو چوم زینبؑ و کلثومؑ سے کہا
اب وقتِ عنقریب ہے کوسِ رحیل کا (۷) کچھ اس مقام میں نہیں چارہ بجز خدا
وارث تمہارا اب حسنؑ خستہ جان ہے
بس کل کے روز اور علیؑ مہمان ہے

Presented by Ziaraat.Com

القصہ تھی ابھی وہ شبِ قتل ناتمام — پیشِ سحر رواں ہوا مسجد میں وہ امام
دامن امام کا یہ مرغابیوں نے تھام (۸) اُن کو ہٹا دیا تو علیؑ نے کیا کلام

اے بی بیو درشت نہو جانور ہیں یہ
دامن سے مت چھڑاؤ مرے نوحہ گر ہیں یہ

کہہ یہ سخن کیا درِ دولت سرا کو وا! — حلقے سے در کے واں بھی کمر بند اُلجھ گیا
اس کا بھی کچھ ہوا نہ خیال اُن کو مطلقا (۹) بہنوں نے تب حسینؑ و حسنؑ سے یہ جا کہا

اے بھائی خوابِ ناز سے سر کو اُٹھاؤ تم
بابا اکیلے جاتے ہیں ساتھ ان کے جاؤ تم

دونوں علیؑ کے لاڈلے دوڑے برہنہ پا — پہنچے علیؑ تلک تو علیؑ نے یہ تب کہا
واللہ تم نہو گے مرے مانعِ قضا (۱۰) پھر جاؤ تم کو ہے قسم روحِ مرتضاؑ

ہشیار کر دیا اُنہیں حکمِ الٰہ سے
پھیرا حسنؑ حسینؑ کو اثنائے راہ سے

مسجد میں آن کر کہی مولا نے تب اذاں — قطّامہ نے سُنی غرض آوازِ ناگہاں
اُس نے جگایا بیٹے کو ملجمؑ کے تب وہاں (۱۱) مسجد میں آ کے لیٹا وہ مانندِ خفتگاں

فرصت اذاں سے جب ہوئی شاہِ حجاز کو
محراب میں ادا لگے کرنے نماز کو

Presented by Ziaraat.Com

اُس وقت ابنِ ملجمِ ملعون بھی اُٹھا — لگ کر ستونِ مسجدِ کوفہ سے چھُپ رہا
سر مرتضیٰؑ کا سجدۂ اوّل میں جب جھکا (۱۲) اُس نے لگائی تیغ پہ حاصل نہ کچھ ہوا

پر دیکھو تو خدا سے علیؑ کے نیاز کو
ہرگز نہ روزہ دار نے توڑا نماز کو

اے — لیکن جھکا جو دوسرے سجدہ میں اُن کا سر — اُس وقت اُس لعیں کی ہوئی تیغ کارگر
دن آ — زخمی تھا ضربتِ عمرؓ عبدود سے سر (۱۳) یہ زخمِ جانستاں بھی لگا اُس مقام پر

خوں سر کا تا بہ ریشِ مبارک رواں ہوا
ابرو تلک شگاف جبیں کا عیاں ہوا

تابو — اُس وقت آسماں پہ پکارے یہ جبرئیلؑ — زوجِ بتولؑ راہِ خدا میں ہوا قتیل
رکھے — زخمی ہوا ہے آج سرِ سیدِ جلیل (۱۴) کوئی رہا نہ شبرؑ و شبیرؑ کا کفیل

شیرِ خدا نے فرق پہ تلوار کھائی ہے
اُستاد میرا قتل ہوا ہے دُہائی ہے

پائیں — تھا گھر میں آہ زینبؑ و کلثومؑ کا یہ حال — تسبیح اُن کے ہاتھ میں تھی اور کھُلے تھے بال
ادر گ — آئی صدا یہ کان میں جب اُن کے غم مآل (۱۵) آکر کہا حسینؑ و حسنؑ سے بصد ملال

گُل کر دیا چراغِ زمین و زمان کو
بھائی کسی نے قتل کیا بابا جان کو

Presented by Ziaraat.Com

اُس وقت ابنِ ملجمِ ملعون بھی اُٹھا — لگ کر ستونِ مسجدِ کوفہ سے چھُپ رہا
(۱۲)
سر مرتضیٰؑ کا سجدۂ اوّل میں جب جھکا — اُس نے لگائی تیغ پہ حاصل نہ کچھ ہوا

پر دیکھو تو خدا سے علیؑ کے نیاز کو
ہرگز نہ روزہ دار نے توڑا نماز کو

لیکن جھکا جو دوسرے سجدہ میں اُن کا سر — اُس وقت اُس لعیں کی ہوئی تیغ کارگر
(۱۳)
زخمی تھا ضربتِ عمرؓ عبدود سے سر — یہ زخمِ جانستاں بھی لگا اُس مقام پر

خوں سر کا تا بہ ریشِ مبارک رواں ہوا
ابرو تلک شگاف جبیں کا عیاں ہوا

اُس وقت آسماں پہ پکارے یہ جبرئیلؑ — زوجِ بتولؑ راہِ خدا میں ہوا قتیل
(۱۴)
زخمی ہوا ہے آج سرِ سیدِ جلیل — کوئی رہا نہ شبرؑ و شبیرؑ کا کفیل

شیرِ خدا نے فرق پہ تلوار کھائی ہے
اُستاد میرا قتل ہوا ہے دُہائی ہے

تھا گھر میں آہ زینبؑ و کلثومؑ کا یہ حال — تسبیح اُن کے ہاتھ میں تھی اور کھُلے تھے بال
(۱۵)
آئی صدا یہ کان میں جب اُن کے غم مآل — آکر کہا حسینؑ و حسنؑ سے بصد ملال

گُل کر دیا چراغِ زمین و زمان کو
بھائی کسی نے قتل کیا بابا جان کو

Presented by Ziaraat.Com

دوڑے حسنؑ حسینؑ یہ سُن کر برہنہ سر — داخل ہوئے جو مسجدِ کوفہ میں آن کر
دیکھا جنابِ والدِ ماجد کو خوں میں تر — چلّا کے ہائے بابا گرے وہ زمین پر (۱۶)
آنکھوں سے اشک دونوں کے پیہم نکلتے تھے
چہرے پہ خون باپ کا لے لیکے ملتے تھے

آنکھوں کو کھول شاہِ ولایت نے یہ کہا — پہنچا دو مجھ کو زینبؑ و کلثومؑ تک ذرا
جی بھر کے بیٹیوں کو تو میں دیکھ لوں بھلا — حضرت کو اک گلیم کے اندر لٹا دیا (۱۷)
گھر کو روانہ واں سے برنج و محن ہوئے
پر حیف ہے یتیم حسینؑ و حسنؑ ہوئے

لائے علیؑ کو جب درِ دولت سرا کے پاس — دوڑیں جنابِ زینبؑ و کلثومؑ بے حواس
اُس دم کہا حسینؑ و حسنؑ نے بحالِ یاس — اے مومنو ضرور ہے آلِ نبیؐ کا پاس (۱۸)
زہراؑ کی بیٹیاں بھی قریبِ در آئی ہیں
سر کو علیؑ کی بیٹیاں کھولے سر آئی ہیں

بابا کو لائیں زینبؑ و کلثومؑ جب اُٹھا — حجرے میں اُس جناب کو لا کر لٹا دیا
اصحاب جا کے لائے جو جرّاح کو بُلا — نعمان نے دیکھ زخمِ سرِ شاہِ لافتا (۱۹)
بولا وہ سر سے پھینک عمامہ دُہائی ہے — (از نتیجۂ فکر)
ہے ہے یہ تیغ زہر کے اندر بجھائی ہے — مرزا دبیر

---

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۳۹

# شہادت حضرت علی علیہ السلام

اے اہلِ عزا رو کہ یہ وقتِ بکا ہے
پیٹو کہ محمدؐ کا وصی قتل ہوا ہے
دن آج کا سوچو تو قیامت سے سوا ہے (۱) ہادی جو تمہارا تھا وہ دنیا سے اٹھا ہے
اک حشر ہے ماتم کا بپا گھر میں نبیؐ کے
بیٹے لئے جاتے ہیں جنازے کو علیؑ کے

تابوت کو لائے جو نجف میں بدلِ زار
تیار ملی وہاں لحد سیدِ ابرار
رکھنے لگے جب قبر میں حضرت کو وہ دلدار (۲) تربت سے محمدؐ کے ہوئے ہاتھ نمودار
فرماتے تھے لپٹاؤں گا چھاتی سے وصی کو
پیار و مرے آغوش میں دو لاشِ علیؑ کو

پائینِ مزارِ شہِ ابرار جو دیکھا
سر کھولے ہوئے پیٹتی ہے فاطمہ زہراؑ
اور گود میں ہے محسنِ مظلوم کا لاشا (۳) تھامے ہوئے ہیں آسیہؑ و مریمؑ و حواؑ
چلاتی تھیں اب آئی تباہی مرے گھر پر
ہے ہے نہ رہا کوئی مرے بچوں کے سر پر

Presented by Ziaraat.Com

چلّائے یہ فرزند کہ فریاد ہے نانا — کیا قہر ہوا آپ کا اس خلق سے جانا
ہم بیکس و مظلوم ہیں دشمن ہے زمانا (۴) بس اب نہیں دنیا میں کہیں اپنا ٹھکانا
بیزار ہیں جینے سے بُلا لیجئے ہم کو
چھاتی سے اسی طرح لگا لیجئے ہم کو

رو رو کے محبّوں نے جو تربت کو کیا بند — غُل تھا کہ ہوئے شبّر خدا خاک کے پیوند (۵)
لپٹے ہوئے تربت سے یہ چلّاتے تھے فرزند — اب آپ کو پائیں گے کہاں آپ کے دلبند
اندوہ غم و درد سے تم چھُٹ گئے بابا
فریاد ہے پردیس میں ہم لُٹ گئے بابا

شبّرؑ جو اُٹھے قبر سے باحالتِ تغیّر! — جا بیٹھے مزارِ اسد اللہ پہ شبّیرؑ
جس دم وہ اُٹھاتے تھے تو کرتے تھے یہ تقریر (۶) ہم قبر پدر سے نہ اُٹھیں گے کسی تدبیر
اب کون ہے جس کے لئے گھر جائینگے بھائی
رہنے دو یہیں ہم یہیں مر جائیں گے بھائی

ناگاہ صدا تربتِ حیدرؑ سے یہ آئی — بابا سے تو اب تا بہ قیامت ہے جدائی
مانو اسے شبّیرؑ جو کچھ کہتا ہے بھائی (۷) عاشق ہے تری زینبِ بیکس مری جائی
اے لال جو گھر میں تجھے پائے گی زینبؑ
روتی ہوئی تربت پہ چلی آئے گی زینبؑ

Presented by Ziaraat.Com

ن کے چلے چھوڑ کے قبرِ اسد اللہ — جس وقت کہ طے راہ بخف کی ہوئی کچھ آہ
عاجز و بیکس کا سنا نالۂ جانکاہ (۸) — روتے گئے اُس سمت کو شہزادۂ ذیجاہ

واں ایک جگر خستہ و دلریش کو دیکھا
نالاں و طپاں خاکیہ درویش کو دیکھا

بہ کی عوض انٹیں ہیں بستر کی عوض خاک — ہے گرد بیابانِ بلا جسم کی پوشاک
نکوں سے بدن تر ہے تو پوشاک ہے صد چاک (۹) — سایہ نہیں کچھ سر پہ بجز سایۂ افلاک

سب عضوِ بدن ضعف سے بیتاب و تواں ہیں
مسطر کی طرح تن کی رگیں صاف عیاں ہیں

عذور بصارت سے ہے وہ صاحبِ آزار — نے ہاتھ ہیں قابو میں نہ ہے طاقتِ رفتار
ضعف کی تصویر سراپا ہے نمودار (۱۰) — اور درد سے فالج کے ہر اک عضو ہے بیکار

ہاتھوں سے نوالا بھی اُٹھایا نہیں جاتا
جبتک نہ کھلائے کوئی کھایا نہیں جاتا

اتوں سے کئی دن کے اور اس طرح کا رنجور — روتا تھا عجب یاس سے وہ بیکس و مجبور
تھے زخم بدن پر کسی سمت اور کہیں ناسور (۱۱) — غربت تھی ہلاکت تھی نہ مایہ تھا نہ مقدور

اندھا تھا پہ تھی اس کی نظر ربِّ عُلا پر
توشہ تھا توکل پہ قناعت تھی خدا پر

Presented by Ziaraat.Com

اُس شخص سے کہنے لگے یوں شبّر و شبیرؑ کی دل پہ ہمارے تری فریاد نے تاثیر
(۱۲)
درویشِ جگر ریش نے کی رو کے یہ تقریر اندھا ہوں اپاہج ہوں میں اور عاجز و دلگیر

عریاں بدنِ خستہ تن و خاک نشیں ہوں
گزرا ہے برس روز کہ اس بَن میں مکیں ہوں

یاں میرا پرستار تھا اک مردِ خوش انجام کھانا وہ کھِلا جاتا تھا مجھ کو سحر و شام
(۱۳)
منظورِ نظر تھا اُسے ہر دم مرا آرام شفقت سے محبت سے وہ کرتا تھا مرا کام

اس دُکھ میں خبر گیر مرا آٹھ پہر تھا
معلوم نہیں یہ کہ مَلک تھا کہ بشر تھا

جب مجھ کو کھلاتا تھا وہ کھانا بہ محبت یاد آتی تھی واللہ مجھے باپ کی شفقت
(۱۴)
بھائی کو بھی بھائی سے ہوتی نہیں اُلفت خادم کی طرح کرتا تھا پھروں میری خدمت

ہر شام بچھونے کو بچھا دیتا تھا میرے
کھا چکتا تھا جب ہاتھ دُھلا دیتا تھا میرے

جب وقتِ زوال اس مرے دیرانے میں آتا سرکا کے مجھے دھوپ سے سایہ میں بٹھاتا
(۱۵)
رومال سے مٹی میرے زخموں کی چھڑاتا سر زانو پہ رکھ کر میرے شانوں کو دباتا

چین اپنا میرے واسطے کھو دیتا تھا وہ بھی
جب آہ میں کرتا تھا رو دیتا تھا وہ بھی

Presented by Ziaraat.Com

خدا آیۂ رحمت مجھے اس شخص کا سایا — کس سے کہوں جو اس کے سبب چین اُٹھایا

(۱۶)

تین روز ہے کہ وہ مجھ تک نہیں آیا — دو روز سے کھانے کو بھی میں نے نہیں کھایا

کیا جانے وہ کس دُکھ میں گرفتار ہوا ہے

معلوم یہ ہوتا ہے کہ بیمار ہوا ہے

شہزادوں نے فرمایا کہ اے مردِ خوش انجام — وہ کون تھا اس کا تجھے معلوم ہے کچھ نام

(۱۷)

اس نے کہا جب پُوچھتا تھا نام میں گمنام — فرماتا تھا وہ نام سے میرے تجھے کیا کام

بیکس ہوں مسافر ہوں غریب الغربا ہوں

گمنام ہوں محتاج ہوں عاجز ہوں گدا ہوں

بولے یہ حسنؑ شکل و شمائل تو کر اظہار — اُس نے کہا اندھا ہوں میں دیکھا نہیں دیدار

(۱۸)

شبیرؑ نے فرمایا کہ اے مردِ خوش اطوار — کس طرح کی تقریر تھی کس طرح کی گفتار

اُس نے کہا واللہ فصیح الفصحا تھا

کچھ ذکر زباں پر نہ بجز ذکرِ خدا تھا

جب آتا تھا اس دشت میں وہ صاحبِ اعجاز — ہو جاتا تھا اُس دم درِ فردوس بریں باز

(۱۹)

باتوں میں تمہاری ہے اُنہیں باتوں کا انداز — تقریر اسی طرح کی ہے اور وہی آواز

پاس آؤ کہ راحت میری جاں پاتی ہے تم سے

واللہ میرے دست کی بُو آتی ہے تم سے

Presented by Ziaraat.Com

درویش سے جس وقت یہ کی درد کی تقریر — منہ بھائی کا رو رو کے لگے دیکھنے شبیرؑ
(۲۰)
مہر پیٹ کے دونوں نے یہ فرمایا کہ اے پیر — بیٹے تیرے خادم کے ہیں ہم بیکس و دلگیر
سب خلق کے مختار تھے اور عقدہ کشا تھے
خدمت جو تری کرتے تھے وہ شبیرؑ خدا تھے

مسجد میں انہیں ایک ستمگار نے مارا — شمشیر سے سر ہو گیا سجدہ میں دو پارہ
(۲۱)
وہ تیرا خبر گیر زمانے سے سدھارا — دنیا میں رہا کوئی نہ تیرا نہ ہمارا
پھاٹے ہیں گریبان بکا کر کے پھرے ہیں
بابا کو ابھی قبر میں ہم دھر کے پھرے ہیں

درویش یہ جب کھل گیا یہ سانحہ اکبار — صدمے سے لہو ہو گیا سینہ میں دل زار
(۲۲)
بسمل کی طرح خاک پہ تڑپا وہ دل افگار — چلایا میں صدقے ترے اے حیدرؑ کرار
نام اپنا بتایا نہ مجھے مر گئے آقا
اس عاجز و بیکس سے یہ کیا کر گئے آقا

یہ کہہ کے وہ درویش پٹکنے لگا جو سر — پاس آ کے یہ تب کہنے لگے دونوں برادر
(۲۳)
بس صبر کر اب صبر کر اے عاشق دلاور — اے غم تیری ہم روز خبر لیویں گے آ کر
تو یہ نہ سمجھیو کہ وہ منہ موڑ گئے ہیں
خادم تیری خدمت کو وہ دو چھوڑ گئے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

وہ کہتا تھا میں کونسی شفقت کو کروں یاد محنت کو کروں یاد کہ خدمت کو کروں یاد
آرام کو روؤں کہ محبت کو کروں یاد (۲۴) یا اُس شہ عادل کی عنایت کو کروں یاد

احسان نہ بھولیں گے محمدؐ کے وصی کے
جینے کا مرے لطف گیا ساتھ علیؑ کے

یاں میرا ٹھکانا نہیں اے میرے خوزادو لے جا کے مجھے قبر پہ آقا کی بٹھا دو
پوشیدہ کدھر مہرِ امامت ہے بتا دو (۲۵) کس خاک میں سوئے مجھے تربت تو دکھا دو

رہنا مجھے اب خلق میں منظور نہیں ہے
سنتا ہوں کہ صحرائے نجف دور نہیں ہے

کچھ عذر نہ احمدؐ کے نواسوں کو بن آیا رو رو کے اُسے خاک سے دونوں نے اُٹھایا
تربت پہ یداللہؑ کی جا کر یہ سنایا (۲۶) ہے خاک میں ہم نے یہیں بابا کو چھپایا

لے فاتحہ پڑھ قبرِ شہنشاہ یہی ہے
مل لے کہ مزارِ اسدؑ اللہ یہی ہے

یہ سنتے ہی تربت پہ گرا وہ جگر افگار اُس خاک کے بوسے لیئے رو رو کے کئی بار
منہ سوئے فلک کر کے پکارا بہ دلِ زار (۲۷) دنیا سے اُٹھا لے مجھے یا ایزد غفار

مقبول ہوئی عرض سفر کر گیا درویش (از نتیجۂ فکر)
تعویذ پہ منہ رکھ دیا اور مر گیا درویش (میر مونس)

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۴۰)

# شہادت حضرت علی علیہ السلام

انیسویں[۱۹] شب آئی جو ماہ صیام کی — گزرا وہ دن نماز پڑھی شہؑ نے شام کی
آخر تھی عمر نائبِ خیر الانامؐ کی (۱) حالت عجیب ہو گئی اس شب امام کی
ہر عضو شاہؑ دو عالم کا سرد تھا
چہرہ کا رنگ خوفِ الٰہی سے زرد تھا

تھا شام سے جو شہؑ کو شہادت کا انتظار — دل کو تھا اضطراب طبیعت کو انتشار
گھر کے صحن میں نکل آتے تھے بار بار (۲) گاہے نظر فلک پہ گہہ سوئے کردگار
کہتے تھے رو کے قتلِ وصیٔ رسولؐ ہو
یارب تیری جناب میں ہدیہ قبول ہو

مسجد کا قصد حیدرؑ صفدر نے جب کیا — مرغابیوں نے دامنِ حضرت پکڑ لیا
روئیں وہ کہہ کے ہائے شہنشاہِ اولیاء (۳) گویا ہوئے یہ دیکھ کر سردارِ اوصیاء
میں وہ ہوں میرے مرنے سے مرتے ہیں جانور
فریاد میرے حال پہ کرتے ہیں جانور!

Presented by Ziaraat.Com

باہر چلے جو گھر سے شہنشاہِ انس و جاں
زنجیرِ در لپٹ گئی چٹکے سے ناگہاں (۴)
پٹکا زمیں پہ پھینک کے بولے شہِ زماں
ہاں یہ بھی میری موت کا گویا ہے اک نشاں

فرمایا پھر اُٹھا کے اسے باندھ اے علیؑ
مرنے پر محکم اپنی کمر باندھ اے علیؑ

مسجد میں آئے جبکہ شہنشاہِ دوجہاں
فارغ ہوئے اذان سے سلطانِ انس و جاں
دیکھا کہ سو رہا ہے پڑا ہر بشر جہاں (۵)
اک سمت ابنِ ملجمؑ ملعوں بھی ہے وہاں

تلوار دابے چپکا پڑا حیلہ ساز ہے

فرمایا شہؑ نے اُٹھ کہ یہ وقتِ نماز ہے

میں جانتا ہوں جو کہ ارادہ کئے ہے تُو
واقف ہوں تیرے پاس جو ہے اے سیاہ رُو
چاہوں تو میں بیان کروں سب وہ مُو بمُو (۶)
ہے قصد وہ کہ جس سے ہو اندھیر چار سو

تو چاہتا ہے خونِ امامِ زماں گرے
ٹکرائیں کوہ شق ہو زمیں آسماں گرے

محراب میں امام پھر آئے پئے نماز
تھا دل کو شوقِ بندگیٔ ربِّ بے نیاز
دیتے تھے طول طاعتِ حق کو شہِ حجاز (۷)
ناگاہ ابنِ ملجمؑ ملعون و حیلہ ساز

آمادۂ قتل شہ پہ عدوئے خدا ہوا
پنہاں ستوں کی آڑ میں وہ بے حیا ہوا

Presented by Ziaraat.Com

رکعت جو پہلی حیدرؑ رد صفدر نے کی تمام — تلوار تولتا ہی رہا دشمنِ امام!
پڑھنے لگے جو دوسری رکعت شہِ انام (۸) — تا کا لعین نے فرقِ شہنشاہ خاص و عام

شہؑ کا ادھر تو سجدۂ اوّل سے سر اٹھا
قتل علیؑ پہ ہاتھ شقی کا اُدھر چلا

تلوار جب شقی نے لگائی جناب کو — زخمی کیا لعیں نے سرِ بوترابؑ کو
نہلایا خون میں شہِ گردوں رکاب کو (۹) — غش آگیا جناب ولایت مآب کو!

لو شیعوں ہے یہ وقتِ بکا وا مصیبتا
آقا تمہارا قتل ہوا مصیبتا

ہے ہے ہوئے شہید شہنشاہِ بحر و بر — شق ہو گیا امامؑ دو عالم کا ہائے سر
جاری ہے خون ریشِ مبارک سے ساری تر (۱۰) — سر پیٹو خاک اڑاؤ گرے شاہ خاک پر

مسجد میں سب ہیں جمع مصیبت کا وقت ہے
غش میں علیؑ پڑے ہیں قیامت کا وقت ہے

جبریلؑ خاک اڑا کے پکارے بہ درد و آہ — مارا گیا ہے ہائے دو عالم کا بادشاہ!
ٹکرائے کوہسار وہ آندھی چلی سیاہ (۱۱) — آثارِ حشر ہو گئے ماہی سے تا بہ ماہ

حیرت ہے کیوں نہ میں پہ نہ عرشِ بریں گرا
تھا رکن میں نماز کے وہ رکن دیں گرا

---

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۴۱)

# شہادت حضرت علی علیہ السلام

انیسویں[۱۹] سے آپ کا ماتم ہے یا علیؑ — خوں ہو گئے دلوں کا یہ عالم ہے یا علیؑ
دفترِ جہاں کا درہم و برہم ہے یا علیؑ — ماہِ صیام، ماہِ محرّم ہے یا علیؑ!

مولا کی نذر کو گہرِ اشک لائے ہیں
یہ روزہ دار آپ کے پُرسے کو آئے ہیں

مولا شگافتہ ہوا سجدے میں سر تیرا — سیّد تباہ ہو گیا کوفے میں گھر تیرا
سرورِ الم دلوں کو ہے شام و سحر تیرا — آقا انھیں دنوں میں ہوا تھا سفر تیرا

عالم سے بے خبر تھے خضوع و خشوع میں
تلوار جب لگی تھی جھکے تھے رکوع میں!

لایا تھا زہر میں وہ جفا جو بجھا کے تیغ — مولا گرے زمین پہ سجدے میں کھا کے تیغ
غل پڑ گیا کہ سر پہ لگی مرتضیٰؑ کے تیغ — کھائی خدا کے شیر نے گھر میں خدا کے تیغ

گہرا ہے زخم فرقِ امامِ حجاز پر
سر سے ٹپک رہا ہے لہو جا نماز پر

Presented by Ziaraat.Com

شیرِ خدا جو ہاتھوں سے تھامے تھے اپنا سر — خوں دونوں کہنیوں سے ٹپکتا تھا خاک پر
(۴)
بھاگا جو ابنِ ملجم ملعون دبد سیر — پکڑا اے علیؑ کے محبّوں نے دوڑ کر

لائے جو ہاتھ باندھ کے مولا کے سامنے
قاتل پہ بصد یاس نظر کی امام نے

فرمایا میں نے کون سی کی تھی تیری خطا — پاداش نیکیوں کی یہی ہے جہاں میں کیا
(۵)
کیا میں بُرا امام تھا اے بانیٔ جفا — رویا جو سر جھکا کے تو مولا نے یہ کہا

اس درد میں بھی سب کے مرض کی دوا ہیں ہم
باندھو نہ اس کے ہاتھ کہ مشکل کشا ہیں ہم

لائے پسر جو گھر میں تو غش تھے امام پاک — کرتے تھے آہ آہ بہ آوازِ دردناک!
(۶)
چہرہ لہو میں تر تھا گریبان تک تھے چاک — زہراؑ کی بیٹیوں نے اڑائی سروں پہ خاک

دیکھا جو سر کا زخم، جگر تھرتھرا گیا
عباسِؑ نامدار کی ماں کو غش آگیا

دونوں بشیرؑ علیؑ کو تڑپتے ہوئے لبر — لیتے تھے اس طرف کبھی کروٹ کبھی اُدھر
(۷)
رو کر دباتے پاؤں جو شبیرؑ نامور — رہ جاتے تھے امامِ دو عالم ہلا کے سر

رُوداد تھی نظر میں مجسّم حسینؑ کی
آواز سُن کے روتے تھے زینبؑ کے بین کی

Presented by Ziaraat.Com

جب بیسویں کا دن بھی تڑپ کر ہوا تمام — اُمّ البنینؑ سے چونک کے کہنے لگے امام
(۸)
دو دن سے آہ سب میرے بچے ہیں بے طعام — فاقہ میں ان پہ گزرے گی کیا آج کی بھی شام

اچھا ہوں اب تو میں یہ عبث بیقرار ہیں
کھانا انہیں کھلاؤ کہ سب روزہ دار ہیں!

بولے حسینؑ ننھے سے ہاتھوں کو جوڑ کر — سب کھائیں پھر جو آپ تناول کریں اگر
(۹)
فرمایا رزق اُٹھ گیا مجبور ہے پدر — پانی بھی اب گلے سے اُترتا نہیں پسر

دعوت علیؑ کی آج ہے گھر میں جناب کے
روزہ کھلے گا ساتھ رسالت مآب کے

غش کر گئے یہ کہہ کے شہنشاہِ خوشخصال — طاری تھا ضعف حیدرِ کرارؑ پہ کمال
(۱۰)
آیا میانِ نزع جو فرزندوں کا خیال — آنکھوں کو کھول کر یہ حسنؑ سے کیا مقال

کلثومؑ کو نہ بھولیو زنہار اے حسنؑ
اس دکھ زدہ بہن سے خبردار اے حسنؑ

پھر دیکھ کر حسینؑ کا منہ یوں کیا کلام — عباسؑ کا کوئی نہیں گر ہم ہوئے تمام
(۱۱)
ہاتھ اس کا اپنے ہاتھ میں بیٹا حسینؑ تھام — یہ ہاتھ آئیں گے بخدا کربلا میں کام

جب تو بلا کے دشت میں پانی نہ پائے گا
بچوں کی تیرے پیاس میں یہ کام آئیگا

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ پکاری پیٹ کے باحالتِ تباہ — قربان جاؤں مجھکو نہ سونپا کسی کو آہ
کھاؤں گی ٹھوکریں یہ جہاں کی خدا گواہ (۱۲) بے وارثی نہ مجھکو بناؤ مرے الٰہ
رو کر کہا علیؑ نے عبث شور و شین ہے
تجھ غم زدہ کا کون سوائے حسینؑ ہے

اس کے لئے سہے گی نہ تو کون سی جفا — خیمے سے نکلے گی تو بصد غم برہنہ پا
نامحرموں میں اس کے لئے ہوگی بے ردا (۱۳) اس کے لئے رسن میں یہ بندھوائیگی گلا
ہو کر اسیر جائے گی زندانِ شام میں
اس کے لئے پھرے گی تو بلوائے عام میں

چپ ہو گئے یہ کہہ کے شہنشاہِ کائنات — سمجھے یہ سب کہ غش میں ہیں شاہِ نکو صفات
جس وقت باقی رہ گئی کچھ کم گھڑی وہ رات (۱۴) تیغِ اجل نے قطع کیا رشتۂ حیات
تڑکا تھا نور کا کہ سفر کر گئے علیؑ
سب شیعہ بے امام ہوئے مر گئے علیؑ

## رباعی

ماوَرائے فکرِ انساں ہے وفا عباسؑ کی — سربراہِ کاروانِ ملتِ اسلام ہے
پا نہیں سکتے فرشتے بھی ہوا عباسؑ کی — فاطمہؑ زہرا کی شہزادی ہیں زینبؑ نام ہے
بن گئی دونوں جہاں کے واسطے ضرب المثل — جسکے خطبوں نے الٹ کر رکھ دیا تختِ یزیدؑ
دوستی ابنِ مظاہر کی، وفا عباسؑ کی — ٹھوکروں میں آج بھی جسکی دیارِ شام ہے

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۴۲)

# شہادت حضرت علی علیہ السّلام

زخمی ہوئے جو حیدرِ صفدرؑ نماز میں
شمشیرِ ظلم چل گئی سر پر نماز میں
گلگوں ہوئی جبینِ منوّر نماز میں (۱) سر تا قدم لہو سے ہوئے تر نماز میں
صدمہ ہوا یہ سُن کے صغیر و کبیر کو
زخمی کیا نماز میں کُل کے امیر کو

تصویر تھی علیؑ کی جو بالائے آسماں
زخمی ہوئے سحر کو علیؑ دل وہاں!!
تصویر کی جبیں سے لہو تھا وہاں رواں (۲) یہ کہہ کے قُدسیوں نے دمِ صبح کی فغاں
دانائے سرِّ غیب یہ کیسا غضب ہوا
جبریلؑ بولے، قتلِ امیرِ عرب ہوا

مسجد میں آئے شبّرؑ و شبیرؑ نوحہ گر
اس حال سے علیؑ دلی آئے واں نظر
سر تا قدم تھا جسمِ مبارک لہو میں تر (۳) لپٹے گلے سے دوڑ کے کہہ کے پدر پدر
دامن سے دونوں خونِ جبیں پونچھتے رہے
گردان کے منہ کی خودشہؑ دیں پونچھتے رہے

Presented by Ziaraat.Com

بیت الشرف میں آئے شہِ عرش بارگاہ — باہر سے آئے بازوؤں کو تھامے دونوں ماہ
لیٹے گلیم کہنہ پہ زخمی بدن تھا آہ! (۴) زینبؑ نے لیں بلائیں کہا بیکسوں کے شاہ
اٹھیے گلیم کہنہ سے کچھ اور لاؤں میں
ارشاد ہو تو اپنی ردا کو بچھاؤں میں

تھے دم بہ دم زیادہ نبیؐ زادیوں کے بین — تھمتا نہیں تھا خونِ سرِ شاہِ مشرقین
باشندگانِ یثرب و بطحا کو تھا نہ چین (۵) چھپ چھپ کے روتے پھرتے تھے ہر سو حسنؑ حسینؑ
کی آہ دل کو تھام کے نزدیک جو گیا
رنگِ جنابِ شیرِ خدا زرد ہو گیا

اکیسویں[۲۱] شب آئی کہ موت آئی ہے ستم — ہونے لگا علیؑ کو سوا کرب دم بہ دم
تکیے سے اٹھ سکا نہ سر ایسا بڑھا ورم (۶) فرمایا آج شب کو چراغِ سحر ہیں، ہم!
شہزادیوں نے ماتمِ شاہِ عرب کیا
حضرت نے سب کو بہرِ وصیت طلب کیا

لو مومنو امام کی رحلت قریب ہے — ہنگامِ حشر وقتِ قیامت قریب ہے
آقا کی تم غلاموں سے رخصت قریب ہے (۷) باغِ جہاں بعید ہے، جنت قریب ہے
صدمے سے انس و جن و ملک جان کھوئیں گے
آقا ہمارے مر گئے، یہ کہہ کے روئیں گے

Presented by Ziaraat.Com

لیتے تھے کردیئے جو علیؑ کہہ کے آہ آہ سب چپ کھڑے تھے رنج سے تھیں حالتیں تباہ
رومال زخم سر پہ ہلاتا تھا کوئی آہ (۸) لپٹا کے سینہ سے سر زینبؑ کو روئے شاہؑ

تھا غیر حال سرورِ عرش احتشام کا
چوما گلا حسین علیہ السلام کا

اُمّ البنینؑ دوڑیں یہ عباسؑ سے کہا بیٹا چلو سبھوں کو بلاتے ہیں مرتضاؑ
یوں آئیں لے کے ساتھ قیامت ہوئی بپا (۹) اپنا بھی سر برہنہ، پسر بھی برہنہ پا

منہ پر ملی تھی خاک، یتیمانہ جامہ تھا
بر میں یہ لباس تھا، کالا عمامہ تھا

فرما چکے جو سب کو وصیت امام دیں عباسؑ کو گلے سے لگایا، بلائیں لیں
بولے سوا ہیں عمر میں شبیرؑ شک نہیں (۱۰) ان کا رہے خیال مگر میرے مہ جبیں

ان میں نہ ہو قصور وفا کے جو کام ہیں
ہشیار تم حسینؑ سے اب ہم تمام ہیں

عباسؑ سے یہ کہتے ہی چپ ہو گئے علیؑ تکبیر غش میں حیدرِ کرارؑ نے کہی
زینبؑ ہوئیں یتیم، قضا مرتضیٰ نے کی (۱۱) واحسرتا کہ روح بدن سے نکل گئی

دونوں جہاں کے مالک و مختار مر گئے
آئی ندا کہ حیدرِ کرارؑ مر گئے

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ پکاری بھائی حسنؑ کیا کروں بتاؤ
بابا خموش ہو گئے، دیکھو تو نبض آؤ
بھائی پدر کی لاش پہ چادر ذرا اڑھاؤ (۱۲)
باہر جو لوگ جمع ہیں کہہ آؤ اُن سے جاؤ

عارض ہیں زرد عاشقِ ربِ قدیر کے
ہیں سرد ہاتھ پاؤں جناب امیرؑ کے

دیکھی جو بڑھ کے نبضِ شہنشاہِ صف شکن
یہ کہہ کے گر پڑے حسنؑ سبز پیرہن
بھائی حسینؑ اٹھ گئے دنیا سے بوالحسنؑ (۱۳)
کافور جلد لاؤ، منگاؤ ابھی کفن!

اپنا جہاں میں کوئی ٹھکانا نہیں رہا
بابا نے کی قضا، وہ زمانا نہیں رہا

در پر یہ تھا ہجوم کہ تھی بند ساری راہ
گھر میں وہ حشر تھا کہ ٹھہرتی نہ تھی نگاہ
عباسؑ کو لئے ہوئے اُمّ البنینؑ آہ (۱۴)
فرما رہی تھیں پہنے ہوئے پیرہن سیاہ

میں ڈھونڈھتی ہوں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
لوگو کدھر ہیں، جلد بتاؤ حسینؑ کو

بیٹھے تھے خاک پر سرِ بالینِ مرتضیٰؑ
بیٹے کا ہاتھ، ہاتھ میں شبیرؑ کے دیا!!
کس یاس سے کہا یہ پرستار ہو فدا (۱۵)
اب اس کے سر پہ آپ ہیں صاحب نے کی قضا

ہو گا نہ عذر اسے کسی خدمت سے کام سے
ہشیار یا حسینؑ اس اپنے غلام سے

(از نتیجۂ فکر)
میر عشق

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۴۲)

# شہادت حضرت علی علیہ السّلام

ماہِ صیام تھا کہ قیامت عیاں ہوئی
کیا سال تھا یہ جس میں مصیبت عیاں ہوئی
اٹھارویں گزر کے یہ آفت عیاں ہوئی (۱)
تیرہ ہوا جہاں شبِ ضربت عیاں ہوئی
ظاہر جلال و رعب خدا کے نشاں ہوئے
شمعِ حرم کی آنکھ سے آنسو رواں ہوئے

اس رات تھی یہ حالتِ سلطانِ انس و جاں
گہہ خوفِ حق میں آنکھ سے آنسو ہوئے رواں
دیکھا نکل کے گھر سے کبھی سوئے آسماں (۲)
اولاد سے کبھی یہ کہا ہو کے مہرباں
ہر چند اپنی موت سے واقف بشر نہیں
لیکن اجل سے دارِ فنا میں مفر نہیں

کلثوم رو کے کہتی ہیں اے قبلۂ انام
کیوں آج ہیں زبان پہ یہ یاس کے کلام
سمجھا کے لختِ دل کو یہ فرماتے ہیں امام (۳)
آئے تھے میرے خواب میں پیغمبرِ انام
ارشاد تھا کہ حقِّ وصیت ادا کیا
اللہ نے صلہ تمہیں اُس کا عطا کیا

Presented by Ziaraat.Com

کہتے تھے بار بار شہنشاہِ روزگار — حق کہہ گئے ہیں تجھ سے رسولِ فلک وقار
مانع ہو میرے قتل سے کس کو ہے اختیار (۴) ناگہہ وہ صبح آئی کہ تھا جس کا انتظار

گھر سے وضو کے بعد امامِ مبیں چلے
مسجد کی سمت قبلۂ دنیا و دیں چلے

مسجد میں آئے کعبۂ دیں قبلۂ زماں — پہلا امام کہنے لگا آخری اذاں
بولے یہ دشمنانِ علیؑ ہو کے شادماں (۵) اب ہوتے ہیں شہید شہ آسمان مکاں

بیدار ابن ملجم بدکار ہو گیا
قتلِ علیؑ کے واسطے تیار ہو گیا

کہہ کر اذاں نماز میں مصروف تھے امام — پہلا ابھی تھا سجدۂ معبود خاص و عام
جو ابن ملجمؑ آگیا تولے ہوئے حسام (۶) ایسا ستم کیا کہ گرے رکنِ دیں تمام

شمشیرِ ظلم سر سے جبیں تک اُتر گئی
ریشِ مبارکِ شہِ دیںؑ خوں میں بھر گئی

آواز جبرئیلؑ نے دی وا مصیبتا — سجدے میں قتل ہو گیا سلطانِ دیں پناہ
زینبؑ نے یہ صدائے غم آگیں سُنی جو آہ (۷) رو کر کہا حسنؑ سے کہ لو گھر ہوا تباہ

مالک بچائے جان امام جلیلؑ کی
میں کیا کہوں جو آئی صدا جبرئیلؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

روتے حسنؑ حسینؑ روانہ ہوئے شتاب مسجد میں آئے تو نظر آیا یہ انقلاب
غلطاں ہیں سر کے خوں میں شہ آسماں جناب (۸) کہتے ہیں خاک زخم میں بھر بھر کے بو تراب
واقف نیازِ دل سے خداوند پاک ہے
آغاز سب کا خاک تھا انجام خاک ہے

ناگاہ نمازی آئے تو بولے شہ زمنؑ ان لوگوں کو نماز پڑھاؤ تم اے حسنؑ
پوچھا جو حاضرین نے رو کر بصد محن (۹) کس نے لگائی تیغ یہ اے شاہ صف شکن
فرمایا جس نے ناقۂ صالح کو مارا ہے
اس سے سوا شقی ہے جو قاتل ہمارا ہے

کیا فائدہ بتائیں جو قاتل کا اپنے نام ظاہر کرے گا آپ اُسے خالقِ انام
فارغ ہوئے عبادتِ حق سے جو خاص و عام (۱۰) محبوس کر کے لایا گیا قاتلِ امام
گردن میں ریسماں کے تھے پھندے پڑے ہوئے
دہشت سے دونوں آنکھوں میں حلقے پڑے ہوئے

قاتل سے اپنے کہنے لگے شاہؑ اوصیا مجھ کو شہید کرتے نہ آئی تجھے حیا
کیا میں نہ تھا وصیٔ شہنشاہؐ انبیا (۱۱) کیا میں نے تیرے ساتھ کچھ احسان کم کیا
دعوت کا ہے صلہ کہ عنایت کا ہے عوض
آخر یہ میری کونسی خدمت کا ہے عوض

Presented by Ziaraat.Com

ساکت رہا جھکائے ہوئے سر وہ بدشعار — کہنے لگے حسنؑ سے شہنشاہِ نامدار
خیر اس نے جو کیا سو کیا، کیا تھا اختیار (۱۲) بیشک نہیں ہے رحم کے قابل یہ بدکنار
اس کی جفا کے بدلے میں کیا چاہیے تمہیں
مہماں پر اپنے لطف و عطا چاہیے تمہیں

کس زور سے بندھی ہوئی ہیں اس کی مشکیں آہ — قیدی پہ اپنے چاہیے ہے مہر کی نگاہ
ہر چند میرا دشمن جاں ہے یہ کینہ خواہ (۱۳) حال اس کا دیکھ سکتا نہیں میں خدا گواہ
شرم آتی ہے علیؑ کو اب اس بدصفات سے
تم اس کے ہاتھ کھول دو خود اپنے ہاتھ سے

حالت ہوئی علیؑ کی دگرگوں جو ایکبار — لائی گئی گلیم پئے شاہؑ ذوالفقار
مولا کو گھر میں لے چلے سبطینؑ نامدار (۱۴) آنکھیں تھیں اشکبار دل اُن کے تھے بیقرار
شور بکا سے حشر تھا سارے جہان میں
اک زلزلہ عیاں تھا زمین آسمان میں

گھر میں جو آئے سرورِ دیں ہادیٔ اُممؑ — کھولے سروں کے بال ہوئے نوحہ گر حرم
مسند پہ شاہ دیں کو لٹایا بہ درد و غم (۱۵) سیدانیوں نے خاک ملی چہروں پر بہم
ماتم کدے میں طرفہ قیامت تھی برملا
زینبؑ نے منہ پہ خونِ شہ بحر و بر ملا

Presented by Ziaraat.Com

بکھرائے زلف آئی جو اکیسویں کی رات — بستر پہ اُٹھ کے بیٹھے شہنشاہِ کائنات
بُلوایا اپنے سامنے سب گھر کو ایک سات (۱۶) حاضر ہوئے جو پیشِ علیؑ وہ نکو صفات
کاغذ وصیتوں کا رقم کر کے دے دیا
ایک اک کا ہاتھ ہاتھ میں شبرؑ کے دے دیا

بعد اس کے کچھ نہ کہہ سکے مولائے بحر و بر — آیا پسینہ موت کا زخمی جبین پر
اک رُبع رات ہو گئی جب اس طرح بسر (۱۷) پہنچے جناں میں منزلِ ہستی کو چھوڑ کر
اس حادثہ سے خلق میں آفت گزر گئی
آلِ رسولؐ میں تو قیامت گزر گئی

ہر گھر میں تھی عزائے شہنشاہِ بحر و بر — ارکان دیں لرزنے لگے کیسے دشت و در
کہتا تھا کعبہ میرا مطہر گیا کدھر (۱۸) تھے سنگِ فرش بیت مقدس لہو میں تر
مسجد تڑپ رہی تھی نمازی کے واسطے
اسلام آپ روتا تھا غازی کے واسطے

کوفہ میں غُل تھا اے شہ ابرار الوداع — یتیموں کے اور بیوؤں کے غمخوار الوداع
مجبوروں کے معین و مددگار الوداع (۱۹) محتاجوں کے شفیق و پرستار الوداع
آقا سدھارے آپ تو دار السّلام میں (از نتیجۂ فکر)
ہم بے امام کے ہوئے ماہِ صیام میں (خیبر لکھنوی شاگرد مرزا اوج)

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۴۴)

# شہادت حضرت علی علیہ السّلام

دنیا میں آج مومنو ہے روزِ قیامت — اُٹھتا ہے وہ جہاں سے جو تھا شاہِ ولایت

(۱)

انیسویں ماہِ رمضاں کی تھی کہ حضرت — مسجد میں دم صبح گئے بہرِ عبادت

فرما کے اذاں عاقل و جاہل کو جگایا

سوتا تھا جہاں ڈھونڈ کے قاتل کو جگایا

چونکا کے اُسے کرنے لگے طاعتِ غفّار — اِستادہ ہوا قتل کو چھپ کر وہ ستمگار

(۲)

جب سجدۂ اوّل میں گئے جیدِ کرّار — قاتل نے لگائی سرِ پرنور پہ تلوار

سر ہو گیا دو ٹکڑے محمدؐ کے دھنی کا

پھر دوسرے سجدے کو اُٹھا سر نہ علیؑ کا

دریا کی طرح خون ہوا زخم سے جاری — مسجد میں تڑپنے لگا وہ عاشقِ باری

(۳)

طاقت نہ سنبھلنے کی رہی غش ہوا طاری — سر پیٹ کے سب کرنے لگے گریہ و زاری

رونے جو مَلک عرش پر اس ماہِ جبیں کو

اک زلزلہ تھا منبر و محراب و زمیں کو

Presented by Ziaraat.Com

چہر — افلاک پہ سر پیٹ کے جبرئیل پکارا — فریاد ہے ظالم نے یداللہ کو مارا!
لب پ — تر ہو گیا سجدہ میں، نمازی گیا مارا (۴) ہے غرقِ بہ خوں آج امامت کا ستارا!

ماتم کا ہوا جوش صفِ جن و ملک میں
فرق آیا ضیائے مہ و خورشید و فلک میں

جس — مارا اُسے جو زینت افلاک و زمیں تھا! — مارا اُسے جو خاتمِ قدرت کا نگیں تھا
جب لے — مارا اُسے جو رازِ امامت کا امیں تھا (۵) مارا اُسے جو خلق میں شاہنشہِ دیں تھا

پہنچاتا تھا جو روزہ کشائی فقرا کو
ان روزوں میں زخمی کیا مہمانِ خدا کو

اے — کوفے میں یکایک یہ خبر جب ہوئی تشہیر — سر پیٹتے مسجد میں گئے شبّر و شبیرؑ!
دن — روتے تھے جو لوگ اُن سے یہ کی دونوں نے تقریر (۶) تھا کون عدو کس نے لگائی انہیں شمشیر

ہم دیکھ لیں مہرِ رُخِ تابانِ علیؑ کو
دو بہر خدا راہ یتیمانِ علیؑ کو!!

تابو — شہزادوں کے منہ دیکھ کے خلقت نے دی جو راہ — ڈوبے ہوئے خوں میں نظر آئے اسد اللہؑ
رکھ — عمّاموں کو سر سے پٹک دونوں نے کی آہ! (۷) اور گر کے لگے آنکھوں پہ ملنے قدمِ شاہ

چلّاتے تھے بیٹے کہ کمر توڑ چلے آپ
دُکھ سہنے کو دنیا میں ہمیں چھوڑ چلے آپ

Presented by Ziaraat.Com

افلاک پہ سر پیٹ کے جبرئیل پکارا — فریاد ہے ظالم نے یداللہ کو مارا!
تر ہو گیا سجدہ میں، نمازی گیا مارا (۴) ہے غرقِ بہ خوں آج امامت کا ستارا!

ماتم کا ہوا جوش صفِ جن و ملک میں
فرق آیا ضیائے مہ و خورشید و فلک میں

مارا اُسے جو زینت افلاک و زمیں تھا! — مارا اُسے جو خاتمِ قدرت کا نگیں تھا
مارا اُسے جو رازِ امامت کا امیں تھا (۵) مارا اُسے جو خلق میں شاہنشہِ دیں تھا

پہنچاتا تھا جو روزہ کشائی فقرا کو
ان روزوں میں زخمی کیا مہمانِ خدا کو

کوفے میں یکایک یہ خبر جب ہوئی مشہور — سر پیٹتے مسجد میں گئے شبّر و شبیرؑ!
روتے تھے جو لوگ اُن سے یہ کی دونوں نے تقریر (۶) تھا کون عدو کس نے لگائی انہیں شمشیر

ہم دیکھ لیں مہرِ رُخِ تابانِ علیؑ کو
دو بہر خدا راہ یتیمانِ علیؑ کو!!

شہزادوں کے منہ دیکھ کے خلقت نے دی جو راہ — ڈوبے ہوئے خوں میں نظر آئے اسد اللہؑ
عمّاموں کو سر سے پٹک دونوں نے کی آہ! (۷) اور گر کے لگے آنکھوں پہ ملنے قدمِ شاہ

چلّاتے تھے بیٹے کہ کمر توڑ چلے آپ
دُکھ سہنے کو دنیا میں ہمیں چھوڑ چلے آپ

Presented by Ziaraat.Com

بیٹوں کے جو رونے کی صدا کان میں آئی
تھے غش میں مگر چونک کے آواز سنائی
(۸)
کیوں روتے ہو، کیوں پیٹ کے دیتے ہو دُہائی
ہوتی نہیں کیا باپ سے بیٹوں کی جدائی

تھا تنگ بہت فرقۂ اعدا کے ستم سے
دنیا کے میں سب چھوڑ گیا رنج و الم سے

غش طاری ہے مسجد سے مجھے لے چلو اب گھر
گھر سے نہ چلی آئے کہیں زینبؑ مضطر
(۹)
بابا کو اٹھا لائے جو سبطینؑ پیمبرؐ!!
دروازہ پہ روتے تھے حرم کھولے ہوئے سر

خوں دیکھ کے ماتھے پہ امامِ مدنی کا
غل خانۂ زہرا میں ہوا سینہ زنی کا

فرزندوں نے حجرے میں جو بستر پہ لٹایا
زینبؑ کو پدر کا سرِ زخمی نظر آیا!
(۱۰)
چلّائی کہ یہ کیا مجھے قسمت نے دکھایا
ماں سے تو چھٹی باپ کا بھی اٹھتا ہے سایا

کیوں دیدۂ حق بیں کو نہیں کھولتے بابا
کیسا یہ غش آیا کہ نہیں بولتے بابا

یہ کہتی تھی اور باپ کا غم کھاتی تھی زینبؑ
سم کا اثر ایک ایک کو دکھلاتی تھی زینبؑ
(۱۱)
سر بھائی جو ٹکراتے تھے گھبراتی تھی زینبؑ
تھے شیرِ خدا غش میں موئی جاتی تھی زینبؑ

چلّاتی تھی سر پیٹ کے اے وائے مقدّر
میں باپ کے آگے نہ موئی ہائے مقدّر

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



چہرے پہ ہویدا ہوئے جب موت کے آثار — سیدھے ہوئے قبلہ کی طرف حیدر کرارؑ
لب پہ صلوٰۃ و کلمہ بھی جاری تھا ہر بار (۱۲) ہنگامِ قضا ہاتھ اُٹھا کر بہ دلِ زار
فرزند اور دختر کو لگا چھاتی سے سب کو
دنیا سے سفر کر گئے اکیسویں شب کو!

جس وقت عیاں ہونے لگے صبح کے آثار — بیٹوں نے دیا غسل و کفن باپ کو یک بار
جب لے چلے تابوت کو باہر بہ دلِ زار (۱۳) ازواج میں غل تھا کہ چلے حیدر کرارؑ
کلثومؑ بلکتی تھی، موئی جاتی تھی زینبؑ
روتی پسِ تابوت چلی آتی تھی زینبؑ

اے اہلِ عزا رو دو کہ یہ وقتِ بکا ہے — بیٹو کہ محمدؐ کا وصی قتل ہوا ہے
دن آج کا سو چو کہ قیامت سے سوا ہے (۱۴) ہادی جو تمہارا ہے وہ دنیا سے گیا ہے
اک حشر ہے ماتم کا بپا گھر میں علیؑ کے
بیٹے لئے جاتے ہیں جنازے کو علیؑ کے

تابوت کو لائے جو نجف میں بہ دلِ زار — تیار ملی واں لحدِ سیّد ابرارؑ!
رکھنے لگے جب قبر میں حضرت کو دلدار (۱۵) تربت سے محمدؐ کے ہوئے ہاتھ نمودار
فرماتے تھے لپٹاؤں گا چھاتی سے وصی کو (از نتیجۂ فکر)
پیارو میری آغوش میں دولاشِ علیؑ کو — مرزا دلگیر

---

Presented by Ziaraat.Com



## مرثیہ ۴۵

# شہادت حضرت علی علیہ السّلام

شیعو مہِ صیام کی انیسویں۱۹ تھی شب — بہرِ نماز صبح گئے سرورِ عرب!
اعداء نے اس پہ بھی نہ کیا خوفِ قہرِ رب — مارا امام خلق کو سجدہ میں ہے غضب ۱
محراب خوں سے کعبۂ ایماں کی بھر گئی
شمشیرِ زہر دار جبیں سے اُتر گئی!

ضربت غضب کی تھی کہ اٹھایا گیا نہ سر — غش ہو گئے زمین پہ سلطانِ بحر و بر
کانپی زمین و منبر و محراب بام و در — ارض و سما سے آتی تھی آوازا لحذر ۲
دو ٹکڑے دیکھ کر سرِ مشکل کشا علیؑ
اک شور تھا کہ قتل ہوئے مرتضیٰ علیؑ

کم تھے وہ گھر کہ جس میں نہ پہنچی یہ صدا — دوڑے گھروں سے لوگ کھلے سر پیادہ پا
دیکھا لہو بھرا جو رخِ شاہِ لافتیٰ! — چلّائے سب کہ ہائے علیؑ ہائے مرتضیٰؑ ۳
تھے قبلہ رو امامِ حجازی پڑے ہوئے
سر پیٹتے تھے گرد نمازی کھڑے ہوئے

سُن کر یہ غُل ہوا دلِ زینبؑ کو اضطراب — چلّائی بھائیوں کو بادیدۂ پُرآب
کیسا یہ غل ہے جاؤ تو مسجد تلک شتاب (۴) صاف آتی ہے صدا کہ ہوئے قتل بوتراب

یہ بے سبب نہیں ہے اُداسی جہان کی
للّٰہ جلد لاؤ خبر بابا جان کی

ناگاہ در پہ آکے کسی نے یہ دی صدا — اے اہلِ بیتِ حضرتِ محبوبِ کبریا
بیٹھے ہو کیا اُٹھو کہ قیامت ہوئی بپا (۵) تلوار شیرِ حق پہ چلی وا مصیبتا

مارا شقی نے بادشہِ مشرقین کو
مسجد میں بھیجو جلد حسنؑ اور حسینؑ کو

یہ سنتے ہی سروں کو لگے پیٹنے حرم — گھر سے علیؑ کے لاڈلے دوڑے بچشمِ نم
منہ پیٹ کر یہ کہتے تھے دونوں کہ ہے ستم (۶) اماں تو مر چکی تھیں ہوئے بے پدر بھی ہم

بعدِ پدر رسولؐ کے گھر کی صفائی ہے
چھوٹے سے سن میں لُوٹے گئے ہم دُہائی ہے

دونوں ہوئے جو داخلِ مسجد بہ خوف و بیم — محراب میں تھا لوگوں کا ایک مجمعِ عظیم
پہنچے ہٹا کے بھیڑ صحن تک جو وہ یتیم (۷) دیکھا کہ تیغ سے ہے سرِ مرتضیٰ دو نیم

کھائیں پچھاڑیں رونے لگے دا ڑھیں مار کے
پیٹے زمیں پہ سر سے عمامے اُتار کے!

Presented by Ziaraat.Com

جرّاح کو بلا کے دکھایا جو زخمِ سر — بولا وہ دونوں ہاتھوں سے سر اپنا پیٹ کر
سینے تلک تو پھیل گیا زخم کا اثر (۸) دشوار ہے کہ اب کوئی مرہم ہو کارگر
ابرو کا بے لہو کے بہے زخم بھر چکا!
اب کیا علاج زہر تو کام اپنا کر چکا

مارا گیا امامِ زماں وا مصیبتا — آئی ریاضِ دیں پہ خزاں وا مصیبتا!
زخمی پڑا ہے شیرِ ژیاں وا مصیبتا (۹) رُخ پر جبیں سے خوں ہے رواں وا مصیبتا
پڑھنے دیا نماز نہ طاعت گزار کو!
ہے ہے شقی نے قتل کیا روزہ دار کو

وہ فرق جس پہ جن و ملک ہوتے تھے نثار — ہر دم رہا سجودِ خدا میں بہ انکسار
مُلجم لعیں کے بیٹے نے کیا یہ ظلم آشکار (۱۰) اُس پر لگائی سجدہ میں شمشیرِ آبدار
کرنے دیا نہ سجدہ شہِ ذوالفقار کو
مجروح بے گناہ کیا روزہ دار کو

بستم تلک تو غش میں رہے شاہِ کائنات — نکلی سوائے شکر کے منہ سے نہ کوئی بات!
پہنچی اسی مہینہ کی اکیسویں جو رات (۱۱) تیغِ اجل سے قطع ہوا رشتۂ حیات
پھیلا کے پاؤں کلمہ پڑھا خوب شان سے
پچھلے پہر کو آپ سدھارے جہان سے

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۴۶)

# شہادت حضرت علی علیہ السّلام

دو ٹکڑے تیغ سے جو سرِ مرتضیٰؑ ہوا — رنگیں لہو سے روئے شہِ ؑ لافتا ہوا
گھر میں خدا کے شورِ قیامت بپا ہوا (۱) چلّائے جبرئیل بڑا حادثہ ہوا
نالاں ہے روحِ غم سے رسالت پناہ کی
تصویر خوں میں بھر گئی شبیرِ الٰہ کی

اب روئیں مومنیں کہ شہادت کا ذکر ہے — دنیا سے بوترابؑ کی رحلت کا ذکر ہے
ناموسِ مصطفیٰؐ کی مصیبت کا ذکر ہے (۲) مجلس میں حشر ہو کہ قیامت کا ذکر ہے
ضربت لگی ہے بندگیٔ بے نیاز میں
زخمی ہوئے ہیں شبیرِ الٰہی نماز میں

بیٹوں نے مرتضیٰ کے سنا جب یہ شور و شین — نکلے حرم سرا سے تڑپ کر حسنؑ حسینؑ
ڈیوڑھی پہ آ کے بیبیاں کرنے لگیں بین (۳) ہے ہے شہیدِ ظلم ہوئے شاہِ ؑ مشرقین
صدمہ سے زلزلہ ہے زمیں آسمان کو
جلدی اٹھا کے لاؤ یہاں بابا جان کو

Presented by Ziaraat.Com

آئے پسر قریب پدر جب بچشمِ تر — لپٹے امام پاک سے شبیرؑ نامور
(۴)
نعرہ کیا حسنؑ نے کہ ہے ہے مرے پدر — اک حشر تھا کسی کو کسی کی نہ تھی خبر

برپا تھا غُل کہ غم سے ملائک بھی روتے ہیں
ہے ہے علیؑ کے لال یتیم آج ہوتے ہیں

جسدم اُٹھا کے لے چلے بیٹے بصد بکا — حسرت سے تکتے جاتے تھے مسجد کو مرتضیٰؑ
(۵)
آنسو رواں تھے لب پہ مکرّر تھی یہ صدا — رخصت ہماری تجھ سے ہے اے خانۂ خدا

مسجد میں اب نہ بند گئی بے نیاز ہے
یاں آج آخری یہ علیؑ کی نماز ہے

عصمت سَرا تک آئے جو شاہِ غیور — مُڑ کر کہا حسنؑ سے کہ اے قلب کے سُرور
(۶)
پہلے خیال چاہیئے اس امر کا ضرور — کہدو کہ سب یہ لوگ ٹھہر جائیں دُور دُور

لازم ہے اہتمام یہ بابا نثار ہو
لیکن نہ اس طرح کہ انہیں ناگوار ہو

زہراؑ کی بیٹیوں کا فزوں تر ہے مرتبہ — عزّ و شرف میں مریمؑ و حوّاؑ سے ہیں سوا
(۷)
دیکھیں گی میرا حال جو وہ غم کی مُبتلا — اپنے سروں کو پیٹیں گی با نالہ و بکا

کرتے ہیں پاسِ آلِ نبیؐ وحش و طیر تک
پہنچے کہیں نہ ان کی صدا گوشِ غیر تک

Presented by Ziaraat.Com

بہر صدا کریں یہ تردد شہِ عرب — احوال کربلا کا کہوں کس زباں سے اب
بے جرم کٹ چکا جو سرِ شاہ تشنہ لب (۸) — عصمت سرا میں آئے دلیرانہ بے ادب

زینبؑ برہنہ سر جو پھریں ہر دیار میں
کیا گزری ہو گی شیرِ خدا پر مزار میں

فرزند پیٹتے ہوئے جس وقت گھر میں لائے — غل پڑ گیا کہ شیرِ خدا زخمی ہو کے آئے
کہرام یہ پڑا کہ فلک غم سے تھرتھرائے (۹) — روحِ رسولؐ کی یہ صدا تھی کہ ہائے ہائے

زخمی خدا کے گھر میں امام امم ہوا
ہے ہے قریبِ عیدِ قیامت کا غم ہوا

قاتل کو دست بستہ جو لائے حضورِ شاہؑ — بولے یہ غش سے چونک کے سلطانِ دیں پناہ
کیوں در پئے جفا ہوا اے بندۂ الٰہ (۱۰) — کیا میں برا امام تھا یا تھا کیا گناہ

دنیا ملی کہ قربِ رسولؐ خدا ملا
بچے مرے یتیم ہوئے تجھ کو کیا ملا

رونے لگا جو قاتلِ بے دیں جھکا کے سر — خاموش ہو گئے اسد اللہ نامور!
فرمایا دیکھ کر سوئے شبرؑ بچشمِ تر (۱۱) — ہاتھوں کو اس کے کھول دو اے غیرتِ قمر

ایذا میں اس کے ہاتھ سے گو مبتلا ہوں میں
لیکن یہ ہے خیال کہ مشکل کشا ہوں میں

Presented by Ziaraat.Com

لاتے تھے لوگ بہرِ تناول جو کچھ غذا قاتل کو پہلے بھیجتے تھے شاہِ لافتیٰ
(۱۲)
فرماتے تھے کہ ترکِ مروّت نہیں روا آفت ہے بھوک پیاس کی انسان پر جفا

ہے دل میں رحم صبر کا یارا نہیں مجھے
بند آب و دانہ ہو یہ گوارا نہیں مجھے

جس شہؑ کو یہ خیال ہو قاتل کا ہے غضب اس کے پسر کا حال کہوں کس زباں سے اب
(۱۳)
گرمی میں تین روز اٹھائے عجب تعب بے آب و بے طعام ہے شبیرؑ جاں بلب

مخزوں بھی تھا نہ قلب کسی بے دریغ کا
کھانے کو زخم، پینے کو پانی تھا تیغ کا

چونکے شبِ اخیر جو غش سے شہؑ حجاز تلقیں کیے حسنؑ کو امامت کے جملہ راز
(۱۴)
بولے حسینؑ سے یہ شہنشاہِ سرفراز بھائی کی اپنی کیجیو اطاعت بصد نیاز

دم ہے لبوں پر ہم کوئی دم میں تمام ہیں
بیٹا یہ میرے بعد جہاں کے امام ہیں

نزدیک ہے علیؑ کا زمانے سے اب سفر آئی بلا یتیمی کی ہوتے ہو بے پدر
(۱۵)
پھر پھر کے گر در و نے لگے جب وہ نوحہ گر ایک ایک کو گلے سے لگایا بچشمِ تر

موڑا جہاں سے منہ شہؑ دلدل سوار نے
کچھ رات تھی کہ کوچ کیا روزہ دار نے

Presented by Ziaraat.Com

میّت پہ صبح تک رہی ماتم کی دھوم دھام — آخر اُٹھا جنازۂ شاہِ فلک مقام!
(۱۶)
اک شور تھا کہ وا اسدَ اللّٰہ وا امام — پردے تک آئیں خاک بسر بیبیاں تمام

سر ننگے پیٹتے تھے زن و مرد اس طرح
ماتم تھا مصطفےٰ کے جنازے پہ جس طرح

اُلٹی پڑی ہے مسندِ سردارِ مرسلیں — پیٹو سروں کو مر گیا شاہِ فلک نشیں
(۱۷)
بیٹھے ہو کیا جہاں سے اٹھی رونقِ زمیں — واحسرتا کہ ٹوٹ گیا آج رکنِ دیں

روشن دلوں کا جینے سے دل سیر ہو گیا
قندیلِ کعبہ بجھ گئی، اندھیر ہو گیا

پیدا ہوا تھا گھر میں خدا کے جو مقتدا — مسجد میں وہ شہید ہوا وا مصیبتا
(۱۸)
تا عمر جس نے حقِّ عبادت کیا ادا — ماتم کی صف بچھاؤ کہ آج اس نے کی قضا

رو رو کے جان دو غمِ شاہِ انام میں
شب زندہ دار مر گیا ماہِ صیام میں

کھڑا رہے ہیں مسجدِ کوفہ کے بام و در — خم بارِ درد و غم سے ہے محراب کی کمر
(۱۹)
آلودۂ غبار ہے منبر بھی سر بہ سر — اُلٹے ہوئے حصیر پڑے ہیں اِدھر اُدھر

ماتم نمازیوں میں ہے شاہِ انام کا — (از نتیجۂ فکر)
سُونا ہے تین دن سے مصلّا امام کا — ماخوذ از "ریحانِ غم" میر وحید

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۴۷)

# شہادت حضرت علی علیہ السلام

ہاں عاشقانِ شیرِ خدا پیٹو اپنا سر — قتل شہِ نجفؑ کی ہویدا ہوئی سحر
تنہا چلے امام جو گھر سے خدا کے گھر (۱) کلثوم نے حسنؑ کو جگا کر یہ دی خبر
بھیّا اُٹھو ہم آنکھوں سے آنسو بہاتے ہیں
بابا نماز پڑھنے کو مسجد میں جاتے ہیں

زینبؑ گئیں حسینؑ کے پاس اور یہ کہا — چونکو تو نیند سے یہ بہن تم پہ ہو فدا
تنہا چلے ہیں گھر سے شہنشاہِ لافتا (۲) تم ساتھ بابا جان کے جاؤ پئے خدا
دھڑکا ہے دشمنوں کا دلِ پرملال کو
تنہا نہ چھوڑنا اسدِ ذوالجلال کو

بہنوں نے جب حسینؑ و حسنؑ کو یہ دی خبر — گھبرا کے جلد آئے پدر کے قریب پسر
دیکھا کہ کر رہے ہیں وضو شاہِ بحر و بر (۳) بابا سے ہاتھ باندھ کے بولے بچشمِ تر
آفت میں پاس سے نہ ٹلیں گے حضور کے
مسجد میں ہم بھی ساتھ چلیں گے حضور کے

Presented by Ziaraat.Com

بولے گلے لگا کے شہنشاہِ سرفراز — بیٹا نہ اس میں دخل دو یہ ہے خدا کا راز
(۴)
میرا عدو لِ حکم نہیں ہے تمہیں جواز — تنہا ہیں بہنیں گھر میں پڑھو آج کی نماز

صابر رہو اگرچہ دلوں کو نہ کل پڑے
ڈر ہے کہیں نہ حکمِ خدا میں خلل پڑے

مجبور ہو کے رہ گئے گھر میں وہ خُردسال — اور خانۂ خدا میں گئے شیرِ ذوالجلال
(۵)
سب کو اُٹھایا خواب سے باشفقتِ کمال — قاتل کو پھر جگا کے یہ بولا وہ خوشخصال

غفلت نہ چاہیئے کہ درِ صبح باز ہے!
چل اُٹھ کے پڑھ نماز کہ وقتِ نماز ہے

یہ کہہ کے جانماز پہ آئے شہِ انام! — فرمائی شدّ و مد سے اذاں باصد احترام
(۶)
جس دم اذاں کے بعد اقامت ہوئی تمام — نیّت عجب خلوص سے کرنے لگے امام

تکبیر جب کہی اسدِ حق نے شان سے
صَل علیٰ کی آئی صدا آسمان سے

تھے اِس طرف تو محوِ عبادت امامِ دیں — اور گھات میں کھڑا تھا اُدھر قاتلِ لعیں
(۷)
سجدے میں جب گیا وہ مددگارِ مومنیں — بالائے فرقِ پاک پڑی ضربِ تیغِ کیں

ناحق ہوا یہ ظلم امامِ حجاز پر
بہنے لگا نمازی کا خوں جانماز پر

Presented by Ziaraat.Com

تڑپا جو فرشِ خاک پہ وہ مصدرِ علوم
اٹھی فلک سے قد قتل المرتضیٰ کی دھوم
(۸)
ارباب شہر دوڑے گھروں سے علی العموم
دم میں میانِ مسجد کوفہ ہوا ہجوم
کہتے تھے سب کہ ہائے بڑا قہر کر گیا
جلدی کرو تلاش کہ قاتل کدھر گیا!

کوچوں میں تہلکہ تھا، تلاطم تھا جابجا
اہلِ ولا تھے چاک گریباں برہنہ پا
(۹)
آتی تھی بار بار یہ جنات کی صدا
ہے ہے شقی نے فخرِ سلیماںؑ پہ کی جفا
ہر سمت شورِ نوحہ و فریاد و آہ تھا
فوجِ ملک میں ماتمِ شبیرؑ الہ تھا

سقف و ستون و منبر و محراب و بام و در
گیتی کے زلزلے سے لرزتے تھے سر بسر
(۱۰)
بیہوش رکنِ دیں تھا مصلّے پہ خوں میں تر
اور گردِ مومنوں کی جماعت تھی نوحہ گر!
ایذا زبس تھی سرورِؐ ناشاد کے لئے
مسجد بھی ہاتھ اٹھائے تھی فریاد کے لئے

بستر پہ لٹا دیا لاکر بہ حالِ زار!!
چاروں طرف تھیں بیبیاں بیتاب و بیقرار
(۱۱)
جلاتی تھیں یہ بیٹیاں با چشمِ اشکبار
ہے ہے یہ کیا غضب ہوا اے حق کی یادگار
بے جرم کس نے شاہِؑ حجازی کا خوں کیا!
کس نے خدا کے گھر میں نمازی کا خوں کیا

Presented by Ziaraat.Com

جرّاح نے علیؑ کو جو دیکھا بچشمِ نم — منہ اپنا پیٹ کر یہ پکارا بصد الم
تھی زہر میں بجھی ہوئی تلوار ہے ستم (۱۲) افسوس تا بہ سینہ اثر کر چکا ہے سم
صدمے سے آب آب دلِ پُر ملال ہے
یہ زخم لاعلاج ہے صحت محال ہے

رونے کا شور اُٹھتا تھا بستر کے جب قریں — گھبرا کے کھول دیتے تھے آنکھیں امامِ دیں
قدموں سے لپٹے جاتے تھے فرزندِ مہ جبیں (۱۳) گردوں پہ شور تھا کہ چلی رونقِ زمیں
غم سے حسنؑ حسینؑ جو بیتاب ہوتے تھے
لپٹا کے اپنے سینہ سے حضرت بھی روتے تھے

پہنچے جو لوگ قریں مضطر و مغموم و حزیں — دیکھا زخمی ہیں مُصلّے پہ شہِ عرش نشیں
ضربِ سنگین سے سرِ پاک ہے شق تا بہ جبیں (۱۴) ہے کہیں چادر پُر نور عمامہ ہے کہیں
شدّتِ ضعف سے کچھ بول نہیں سکتے ہیں
چشمِ حسرت سے سوئے خانۂ حق تکتے ہیں

مجمعِ عام سے دم میں ہوئی مسجد مملو — ہر طرف تہلکہ برپا تھا تلاطم ہر سو!
جنکو آتا تھا نظر چہرۂ شاہِ خوشخو! (۱۵) اپنا سر پیٹتے تھے سب وہ بہا کر آنسو
جو تھے پیچھے وہ تڑپتے تھے کہ حالت دیکھیں
ایک پر دوسرا گرتا تھا کہ صورت دیکھیں

Presented by Ziaraat.Com

تھا جو محراب سے تا صحن قیامت کا ہجوم
شکلِ مولا کی نہ ہوتی تھی کسی کو معلوم!
مقتدی کرتے تھے سر پیٹ کے ہر بار یہ دھوم (۱۶)
ہے غضب مسجدِ کوفہ میں گرا بابِ علوم

آج ہر دل پہ عجب کوہِ الم ٹوٹ پڑا
زورِ اسلام گھٹا، رکنِ حرم ٹوٹ پڑا

کوئی کہتا تھا کہ بیکس شہِ عالیؑ ہے ہے
کوئی چلاتا تھا کونین کے والی ہے ہے
دمبدم کہتے تھے مولا کے موالی ہے ہے (۱۷)
ہوگئی دنیا اسد اللہ سے خالی ہے ہے

یا امام اب وہ نمازوں کا نہ ساماں ہوگا
عید کے روز مصلا ترا ویراں ہوگا

حق کے سجدے میں یہ آفت نہ ٹلی ہائے علیؑ
سر پہ شمشیر ستم آلود چلی ہائے علیؑ
رونقِ دینِ مبیں حق کے ولی ہائے علیؑ (۱۸)
بے امام اب ہوئے ہم ہائے علیؑ ہائے علیؑ

قبر میں احمدِ مرسل کو بھی داغ آج ہوا
نورِ کعبہ کا جو تھا گل وہ چراغ آج ہوا

باپ کو گھر میں جو مسجد سے اٹھا لائے پسر
حشر برپا ہوا ماتم کے لئے کھل گئے سر
دم بہ دم کرب میں دو دن تھے شہِ جن و بشر (۱۹)
بس شب بست و یکم کو ہوا دنیا سے سفر

ہر طرف رات کو شورِ غم تازہ اٹھا
صبح کو حیدرِ صفدر کا جنازہ اٹھا

(از نتیجۂ فکر)
میر وحید
ماخوذ از "ریحانِ غم"

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۴۸

# شہادت حضرت علی علیہ السّلام

ہے انقلاب آج زمانے میں آشکار — کہنے کو الوداع ہیں سب بہ دلِ فگار
دل پر حسنؑ حسینؑ کے ہیں داغ بیشمار — (۱) نانا کے اور والدہ کے غم سے ہیں دوچار
کنجِ لحد میں احمدِ مختارؐ روتے ہیں
بن باپ کے بھی شبّرؑ و شبیرؑ ہوتے ہیں

وہ فرق جس پہ جنّ و ملک ہوتے تھے نثار — ہر دم رہا سجودِ خدا میں بہ انکسار
مُلجمؑ کے بیٹے نے کیا یہ ظلم آشکار — (۲) اُس پر لگائی سجدہ میں شمشیرِ آبدار
کرنے دیا نہ سجدہ شہِؑ ذوالفقار کو
مجروح بیگناہ کیا روزہ دار کو!

رُوح الامیں فرشتوں سے کرتے تھے کچھ بیاں — اور خوابگاہ میں تھے حسینؑ و حسنؑ یہاں
مُضطر تھیں گھر میں زینبؑ و کلثومؑ خستہ جاں — (۳) ناگاہ صدائے فاطمہؑ آئی بصد فغاں
زینبؑ جگا دو جلد حسنؑ اور حسینؑ کو
زخمی کیا عدو نے شہِؑ مشرقین کو

Presented by Ziaraat.Com

زینبؑ حسنؑ و حسینؑ کے پاس آئی ننگے سر شانہ ہلا کے بھائیوں کا بولی نوحہ گر
اے بھائی جاگو خواب سے، مارے گئے پدر (۴) سر پیٹتی ہے فاطمہؑ زہراؑ بہ چشمِ تر
اُم البنینؑ ہائے ستم راندہ ہو گئی
جاگو ہماری آپ کی تقدیر سو گئی

بستر سے اُٹھے شبرؑ و شبیرؑ بے قرار دوڑے بہ سوئے مسجدِ کوفہ بہ حالِ زار
دیکھا تو غرقِ خوں ہے شہنشاہِ نامدار (۵) چہرہ ہے سُرخ اور غش آتے ہیں بار بار
دل پر تو ناتوانی سے صدمے گزرتے ہیں
اور ریش پر خضاب لہو کا وہ کرتے ہیں

حسنینؑ اک گلیم کے اندر لپٹا کے آہ دولت سرا میں لائے جو بہ حالتِ تباہ
زخمِ سرِ علیؑ پہ جو زینبؑ نے کی نگاہ! (۶) کی ایسی اک آہ کہ اللہ کی پناہ
ساری زمین کشورِ کوفہ کی ہل گئی
کلثومؑ سر کو پیٹ کے شہؑ سے مل گئی

قاتل کو لائے ڈھونڈھ کے عباسؑ نامور باندھا رسن سے ظالمِ ملعون کو سر بہ سر
مشکل کشا کے سامنے لائے بہ چشمِ تر (۷) اور عرض کی کہ حکم ہے کیا اے میرے پدر
ہوتا ہے چاک چاک جگر، ضبط کیا کروں
ارشاد ہو تو سر ابھی اس کا جدا کروں

Presented by Ziaraat.Com

اللہ رے حلم، حیدرِ کرارؑ نے کہا — اک تیغ مارنے پر نہیں قتل ہے روا
لیکن تم اس لعیں کو کرو قید اک جا — بازو پر اس کے کھول دو رسی سے مہ لقا
مشکل کشائے خلق سے لیکن بعید ہے
گو اس سزائے سخت کے لائق پلید ہے

(۸)

وارد زبان کلمۂ طیب کو پھر کیا — واصل ہوئے بہ رحمتِ حق شاہِ لافتاؑ
آیا کفن بہشت سے از بہرِ مرتضیٰؑ — ہمراہ ننگے سر ہوئے فرزندِ مہ لقا
فرزند آہ کر کے جو آنسو بہاتے تھے
تابوت میں علیؑ دلی کانپ جاتے تھے

(۹)

شبیرؑ نے حسنؑ سے کہا ہو کے اشکبار — تابوتِ مرتضیٰؑ کا ذرا بھی نہیں ہے بار
ہے ایک شخص با سرِ عریاں دبیقرار — کاندھا ہر اک مقام پہ دیتا تھا بار بار
بولے حسنؑ کہ قبلۂ ارض و سما ہیں یہ
محبوبِ کردگار، رسولِؐ خدا ہیں یہ

(۱۰)

جس سمت کو دیا تھا علیؑ نے انہیں پتا — تابوت مرتضیٰؑ کا وہاں رو کے رکھ دیا!
حیران تھے کہ ہوئے گا انجام کار کیا — اس سوچ میں کھڑے تھے وہ مقبولِ کبریا
ناگاہ نقاب پوش سوار اک عیاں ہوا
بیتاب اور بھی جگرِ ناتواں ہوا!

(۱۱)

Presented by Ziaraat.Com

شبیرؑ نے تب موافقِ فرمان مرتضیٰؑ نابوت اس سوار کو بابا کا دے دیا
جب وہ سوار منزلِ مقصود کو چلا (۱۲) ہمراہ ہوئے حسینؑ و حسنؑ بھی بصد بکا

منظور تھا ہر اک کے دلِ بے قرار کو
لیتی کہ دیکھ لیتے پدر کے مزار کو

دو اک قدم حسینؑ و حسنؑ مضطرب چلے ناگاہ عنانِ اسپ کو رد کا سوار نے
اُلٹی نقاب اپنے رُخِ بے مثال سے (۱۳) اُس دم حضور اُس کے حسینؑ و حسنؑ گئے

دیکھا جو زخم کا بھی نہیں سر پہ نام ہے
خود حضرت امیر علیہ السّلام ہے

ہاتھوں کو باندھ باندھ کے روئے بصد فغاں اے قبلۂ زمین و زماں، کعبۂ جہاں
یہ راز کیا ہے ہم پہ فرا کیجئے عیاں (۱۴) قربان اس جمال کے اوپر ہماری جاں

اک جا تو سر پہ ضربتِ شمشیر کھائے ہو
اور اک جا جنازہ کے لینے کو آئے ہو

فرمایئے بنے گا کہاں آپ کا مزار یہ عرض کر کے ہو گئے ساکت وہ گلعذار
ان کو نشانِ قبر بتا کر بہ حالِ زار (۱۵) پوشیدہ اس جگہ سے ہوئے شاہِ ذوالفقارؑ

اِس جا سے پھر وہ نائبِ مشکل کشا پھرے (از نتیجۂ فکر)
سر پیٹتے ہوئے سوئے دولت سرا پھرے فراست زیدپوری

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۴۹)

# شہادت امیر المومنین علیہ السلام

اے دوستو حیدرؑ کی شہادت کا بیاں ہے — ماتم کی ہے یہ فصل کہ ماہِ رمضاں ہے
کہرام کہیں ہے، کہیں محشر کا سماں ہے (۱) ہلتے ہیں فلک عرش پہ بھی شورِ فغاں ہے
جبریلؑ بھی بیتاب ہیں اُستاد کے غم میں
احمدؐ بھی بُکا کرتے ہیں داماد کے غم میں

سر پیٹو کہ مسجد میں گرا تاجِ امامت — تربت سے نکل آئی ہیں خاتونِ قیامت
وہ صبحِ شبِ قدر وہ ہنگامِ عبادت (۲) روزے پہ وہ روزہ وہ سرِ پاک پہ ضربت
جلّاد نے کس وقت ستایا ہے علیؑ کو
محرابِ عبادت میں غش آیا ہے علیؑ کو

مسجد میں قیامت ہوئی شیعوں کی بکا سے — روتے ہوئے جب آئے محمدؐ کے نواسے
لپٹے کبھی شیعوں سے کبھی شیرِ خدا سے (۳) باندھا کبھی رومال سرِ شاہِ ہداؑ سے
چلّائے یہ کیا رنگ ہوا جاتا ہے بابا!
کھٹکتا ہے نہ خون اور نہ ہوش آتا ہے بابا

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



یہ سُن کے جو چونکے تو کہا ہم کو اُٹھاؤ
بیٹوں نے اُٹھایا تو کہا بھیڑ ہٹاؤ
(۴)
شبّرؑ مرے شیعوں کو نماز آج پڑھاؤ
شبیرؑ ہم اچھے ہیں تم آنسو نہ بہاؤ
کیا فائدہ اشکوں سے جو منہ دھوؤ گے بیٹا
بھر جائے گا کیا زخم جو تم روؤ گے بیٹا

افسوس کہ حیدرؑ نہ ہوئے دشتِ بلا میں
جب حضرتِ شبیرؑ تھے فریاد و بکا میں
(۵)
بھائی کے الم میں کبھی بیٹے کی عزا میں
گر پیٹتے آئے حرمِ شیرِ خدا میں
کوئی نہ یہ کہتا تھا کہ جاں کھوتے ہو شبیرؑ
کیا دل پہ گزرتی ہے جو یوں روتے ہو شبیرؑ

القصّہ کہ سادات جو گھر لائے حرم میں
اغلب تھا کہ زینبؑ کو غش آجائے حرم میں
(۶)
فرزندِ حزیں لاشِ پدر لائے حرم میں
کس شان سے ضرغامِ خدا آئے حرم میں
سبطینِ نبیؐ آپ کا سر تھامے ہوئے تھے
عبّاسِ علمدار کمر تھامے ہوئے تھے

لاکر شہِ مرداں کو جو حجرے میں لٹایا
اس درجہ بڑھا ضعف کہ آخر کو غش آیا
(۷)
سر پیٹ کے تب زینبِ مضطر نے سنایا
کیا آپ پہ گزری نہ یہ بیٹی کو بتایا
گھر آنے نہ پائے تھے کہ غش کر گئے بابا
اس آپ کے صدمے سے تو ہم مر گئے بابا

پھر لائے جو قاتل کو شہِ دیں کے ہوا خواہ — اُس وقت ذرا ہوش میں تھے سیّدِ ذی جاہ
(۸)
رونے لگا وہ شوم تو حضرتؑ نے بھی کی آہ — فرمایا کہ ہاتھ اس کے ابھی کھول دو للّٰلہ

کھلوائیں علیؑ دست نجس اہلِ ستم کے
کیا قہر ہے رسّی میں بندھے ہاتھ حرم کے

پھر شام کو شربت پیئے افطار جو آیا! — پہلے اسد اللہ نے قاتل کو بلایا
(۹)
پر چرخ نے کیا آپ کے بچوں کو ستایا — بے شیر نے بھی پانی کا اک قطرہ نہ پایا

جو شیر کہ یوں سیر کرے بانیِ شر کو
پانی کئی دن تک نہ ملے اُس کے پسر کو

آخر شہِ مرداں کی شہادت کی شب آئی — سادات پہ آفت کی مصیبت کی شب آئی
(۱۰)
اکیسویں تاریخ وہ رحلت کی شب آئی — خاتونِ قیامت پہ قیامت کی شب آئی

رخصت کیا ایک ایک کو ضرغامِ خدا نے
نائب کیا شبّرؑ کو شہِ عقدہ کشا نے

فرمایا کہ نانا کی امانت سے خبردار — اسلام سے، قرآن سے، شریعت سے خبردار
(۱۱)
کل احمدِ مختار کی دولت سے خبردار — مخدومۂ کونین کی عترت سے خبردار

زینبؑ کسی صدمے سے کبھی رونے نہ پائے
پیارے مرے شبّیرؑ کو غم ہونے نہ پائے

Presented by Ziaraat.Com

اے لال یہ اُجڑی ہوئی سرکار سنبھالو — لو اے مرے جانی مرے معصوموں کو پالو
بیٹا مری زینبؑ کو کلیجے سے لگالو (۱۲) لو سب یہ بزرگوں کے تبرک ہیں اٹھالو
جو کچھ تھا مرے پاس وہ تم کو ہی دیا ہے
بس اک علمِ احمدِ مختار رہا ہے

شبرؑ نے کہا وہ بھی عطا کیجئے بابا! — فرمایا کہ یہ آپ کا حصّہ نہیں بیٹا
مالک ہیں حسینؑ اس کے وہ دیں گے تو ملے گا (۱۳) عباسؑ کو بلواؤ یہ منصب ہے اُسی کا
میں سامنے اپنے اُسے عہدہ یہ دلادوں
شبیرؑ کے لشکر کا علمدار بنادوں

پھر حضرتِ شبیرؑ کو پاس اپنے بلایا! — عباسؑ بھی آئے علمِ سبز بھی آیا!
پہلے تو انہیں بھائی کے قدموں پہ جھکایا (۱۴) پھر فاطمہؑ کے لال کو رو کر یہ سنایا
پیارے کو مرے جعفرِ طیّار بنا دو!
تم ان کو نشاں دے کے علمدار بنادو

یہ سُن کے نشاں شاہِ شہیداں نے اُٹھایا — عباسِؑ وفادار کو رو کر یہ سُنایا
لو بھائی تمہیں ہم نے علمدار بنایا (۱۵) لے کر وہ علم جب سرِ تسلیم جھکایا
کاندھے پہ نشاں دیکھ کے غش کر گئے حیدرؑ
ہے ہے مرے پیارے کہا اور مر گئے حیدرؑ

Presented by Ziaraat.Com

اب لاشۂ حیدرؑ پہ پسر پیٹ رہے ہیں
بابا کے لیئے لختِ جگر پیٹ رہے ہیں
(۱۶)
شبّرؑ اُدھر اور لوگ اِدھر پیٹ رہے ہیں
لو روؤ کہ شبیرؑ بھی سر پیٹ رہے ہیں
افسوس کہ دُنیا سے اُٹھا قوّتِ علیؑ کا
لو گھر سے برآمد ہوا تابوت علیؑ کا!

چلاّتی ہے زینبؑ کہ نہ غم دیجئے بابا!
پھر آیئے تھوڑی سی دوا پیجئے بابا
(۱۷)
ماہِ رمضاں میں نہ سفر کیجئے بابا
عیدآئی دوگانہ تو پڑھا دیجئے بابا
کیا داغِ الم کو فیوں کے دِل پہ دھروگے
صدقے گئی عید اب کے مدینے میں کروگے

بابا مری قسمت سے یہ کیسی سحر آئی
حضرت کو لیے جاتے ہیں گھر سے مرے بھائی
(۱۸)
ہے ہے ابھی تم نے سحری تک نہیں کھائی
افطاری بھی کچھ ساتھ ہے اے حق کے فدائی
آئی یہ ندا دل کا ہر اک داغ دُھلے گا (از نتیجۂ فکر)
روزہ تو ترے باپ کا کوثر پہ کھُلے گا حضرت نسیم امروہوی

## رُباعیات

(۱)

انہیں کے ذکر سے اپنے دماغ روشن ہیں
اہلِ ایماں یہ رسولؐ اللہ کا فرمان ہے
دل و جگر میں محبّت کے داغ روشن ہیں
ذاتِ حیدرؑ اور میں دو جسم ہیں اک جان ہے
محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ!
یا علیؑ کہہ کر رہِ عزم و عمل میں آیئے
ہماری راہ میں کتنے چراغ روشن ہیں
دیکھئے پھر زندگانی کس قدر آسان ہے

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۵۰

# شہادت حضرت علی ابن ابیطالبؑ

اے حیدریوںؑ رحلتِ حیدرؑ کی یہ شب ہے
بے وارثی آلِ پیمبرؐ کی یہ شب ہے
اے مائیو رو کہ محشر کی یہ شب ہے (۱)
لو واقعۂ فاتحِ خیبر کی یہ شب ہے
کل مومنو کے سر سے یداللہ اُٹھے گا
تابوتِ جنابِ اسدؑاللہ اُٹھے گا

لو مومنو تم ہو گئے بے وارث و والی
لو دوستو ہے تم سے وداع شہِ عالی
کل صبح کو چلائیں گے حیدرؑ کے موالی (۲)
آج احمدؐ مختار کی مسند ہوئی خالی
ٹکڑے کئے زہراؑ نے گریبان کفن کے
کوئی نہ رہا سر پہ حسینؑ اور حسنؑ کے

مسجد میں ستمگار نے کعبہ کو گرایا
بے قدر شب قدر کا کچھ دھیان نہ لایا
محراب میں قندیلِ امامت کو بجھایا (۳)
سیدانیوں کو عید کے نزدیک رُلایا
دُر دانۂ لولاک کے داماد کو مارا
فریاد کہ جبریلؑ کے اُستاد کو مارا

Presented by Ziaraat.Com

اب واقعۂ شیرِ خدا کرتا ہوں تحریر، قاتل کو پکڑ لائے جو ہیں شبرؑ و شبیرؑ
مشکیں تھیں بندھی کانپتا تھا خوف سے بے پیر (۴) لعنت کی طرح تیغ تھی قاتل کے گلو گیر
رحم آگیا ظالم کے لرزنے پہ علیؑ کو
فرمایا مرے آگے سے سر کاؤ شقی کو

جب لے چلے قاتل کو تو بولے شہ ابرار یہ دشمنیٔ شیرِ خدا اے سگِ مکار
اس ماہِ مبارک میں کیا ظلم جفاکار (۵) کیا تیری امامت کا علیؑ تھا نہ سزاوار
کی شرم نہ محبوب خدا سے نہ خدا سے
لے دیکھ یہ روتے ہیں پیمبرؐ کے نواسے

تھا ساتھ لعیں مسجد کوفہ سے سراسر گھر لے چلے سبطین نبیؐ شہ کو اُٹھا کر
تھے گرد تو اس لاش کے سب شیعۂ حیدرؑ (۶) فرزند یتیم آگے تھے سر ننگے برابر
زینبؑ پہ یتیمی کی مصیبت جو پڑی تھی
چلاتی تھی سر پیٹتی تھی در پہ کھڑی تھی

عباسؑ سے حیدرؑ نے کہا چپکے سے جاؤ ہاں فاطمہؑ کی بیٹی کو ڈیوڑھی سے ہٹاؤ
سمجھاؤ کہ بس عرش خدا کو نہ ہلاؤ (۷) رہگیروں کو آواز نہ رونے کی سناؤ
اک وقت یہ تھا ایک وہ آفت کی گھڑی تھی
رن میں بہی زینبؑ تھی کہ سر ننگے کھڑی تھی

Presented by Ziaraat.Com

القصہ شبِ بست و یکم جب ہوئی پیدا — سب اہل و عیال اپنے علیؑ نے کئے یکجا
(۸)
پھر دستِ حسنؑ میں دیا ہاتھ اور کہا بیٹا — ان کو تمہیں سونپا تمہیں اللہ کو سونپا

یہ حادثہ ہے گردشِ تقدیر سے ہونا
پر تم نہیں غافل مرے شبیرؑ سے ہونا

یہ کہتے ہی بے چین ہوئے حیدرِ کرارؑ — شبیرؑ کی غربت پہ جگر ہو گیا افگار
(۹)
اک سمت سے اتنے میں سنا نوحہ کئی بار — لیٹے تھے پہ اٹھ بیٹھے یہ کرتے ہوئے گفتار

کس درد رسیدہ کی یہ فریاد و بکا ہے
یہ تو مرے عباسؑ کے رونے کی صدا ہے

سب بولے وہی روتا ہے یہ کہہ کے بقدماں — بابا بھی مجھے بھولے تو اب کس کی رکھوں آس
سونپا نہ حسنؑ کو مجھے کم رتبہ تھا عباسؑ
(۱۰)
اب آج سے بیٹھوں گا نہ میں بھائیوں کے پاس

ہم صورت و ہم شان شہ قلعہ شکن تھا
کیا میں نہ سزاوارِ غلامیِ حسنؑ تھا

رو کر کہا مولا نے عبث اس کو ہے وسواس — کیوں کیوں مرا عباسؑ نہیں آتا مرے پاس
(۱۱)
یہ سن کے پھرے سر کو جھکائے ہوئے عباسؑ — اور باندھ کے ہاتھوں کو یہ کی عرض بقدماں

وہ درد ہے مجھ کو کہ افاقہ نہیں بابا
ان سب کا ہے آقا مرا آقا نہیں بابا

Presented by Ziaraat.Com

فرمایا علیؑ نے کہ نہ رو اے مرے دلدار — کیوں روتے ہو جیتا ہے ابھی حیدرِ کرار
بے وارث دو والی تمہیں چھوڑوں گا نہ ہرگز (۱۲) لو دولت کونین تمہیں دیتا ہے غفار

اللہ سلامت رکھے مولا کو تمہارے
روٹھو نہ بلاتا ہوں میں آقا کو تمہارے

شبیرؑ جو آئے تو کہا ہاتھوں کو پھیلاؤ — بیٹا مرے عباسؑ کو تم سینے سے لپٹاؤ
عباسؑ سے فرمایا کہ تم قدموں پہ جھک جاؤ (۱۳) پا بوسیِ سردار کے آداب بجا لاؤ

شبیرؑ مرا فخر ہے زہراؑ کا شرف ہے
تو میرا خلف ہے یہ پیمبرؐ کا خلف ہے

وہ دونوں برادر جو گلے مل چکے سارے — شبیرؑ سے فرمایا سنو اے مرے پیارے
تھے آپ کے نانا سے جو آئین ہمارے (۱۴) عباسؑ بھی آئے گا یونہی کام تمہارے

عباسؑ سے فرمایا امام اپنا سمجھنا
شبیرؑ سے فرمایا غلام اپنا سمجھنا

یہ کہتے ہی شبیرؑ سے غش کر گئے حیدرؑ — اور جانب اللہ و پیمبرؐ کے گئے حیدرؑ
دیدار کے پیاسے لب کوثر گئے حیدرؑ (۱۵) حیدرؑ کے پسر رونے لگے مر گئے حیدرؑ

غل پڑ گیا شاہنشاہِ ذی جاہ سدھارے — (از نتیجۂ فکر)
جنت کو جہاں سے اسدؑ اللہ سدھارے — میر عشق

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۵۱

# شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام

مسجد میں قتل جب شہِ خیبر شکن ہوئے
زینت دہِ سریرِ امامت حسنؑ ہوئے
سبطِ رسولؐ جب کہ امامِ زمن ہوئے (۱) ممنونِ فیضِ عام سے سب مرد و زن ہوئے
چرچا تھا خوبیوں کا فلک سے زمین تلک
خُلقِ حسن کا شور تھا عرشِ برین تلک

اخبارِ صادقین سے ہوتا ہے یہ عیاں!
جعدہ تھی ایک زوجۂ شہزادۂ زماں
اُس کی طرف سے رہتے تھے مولا جو بدگماں (۲) کہتے تھے لوگ اس کا بتا دیجئے نشاں
فرماتے تھے گریز نہیں ہے حمات سے
قطعِ حیات ہے شدنی اُس کے ہات سے

آخر ہوا وہ کہتے تھے جو شاہِؑ نامدار
شہدِ دُرِ طب میں زہر دیا اُس نے تین بار
دردِ شکم سے رہتے تھے نالاں و بیقرار (۳) سو سو طرح کے رنج تھے اور ایک جانِ نزار
کیا بیکسی تھی راحتِ جانِ بتولؑ پر
جا جا کے لوٹتے تھے مزارِ رسولؐ پر

Presented by Ziaraat.Com

وہ سبطِ مصطفیٰ کی شہادت کی رات تھی
آفت کی رات تھی وہ مصیبت کی رات تھی
عالم کے بادشاہ کی رحلت کی رات تھی (۴)
زہراؑ و مرتضیٰؑ پہ قیامت کی رات تھی

گزری قلق میں فاطمہؑ کے نورِ عین کو
ہجرِ حسنؑ میں نیند نہ آئی حسینؑ کو

پڑھ کر نمازِ شب کو جو سوئے شہِ اُمم
جعدہ نے پھر ملا دیا پانی میں آکے سم
زینبؑ کو چونک کر یہ پکارے بصد الم (۵)
بہنا ابھی گلے سے نبیؐ کے لگے تھے ہم

رقت یہ تھی کہ اشکوں سے تر روئے پاک تھا
محبوبِ کبریاؑ کا گریبان چاک تھا

فرما کے یہ حسنؑ نے اٹھایا زمیں سے جام
پایا درست اُس کو جو تھا مُہر کا مقام
تھوڑا سا پانی پی کے پکارا وہ تلخ کام (۶)
دوڑو بہن کہ کام ہمارا ہوا تمام

یہ کہتے تھے کہ زرد رُخ پاک ہو گیا
چلاّتے تھے کہ ہائے جگر چاک ہو گیا

دوڑیں جنابِ زینبؑ بیکس برہنہ پا
دیکھا کہ لوٹتے ہیں بچھونے پہ مجتبیٰؑ
لولی یہ سر کو پیٹ کے وہ غم کی مبتلا (۷)
ہے ہے بہن نثار ہو بھیّا یہ کیا ہوا

کیا پھر کسی نے زہر دغا سے پلا دیا
کس نے مرے کلیجے پہ خنجر پھرا دیا

Presented by Ziaraat.Com

(۸)

بولے امام آہ نہیں طاقتِ سخن — جس کی کوئی دوا نہیں وہ درد ہے بہن
لپٹی گلے سے بھائی کے رو کر وہ خستہ تن — یہ بے قرار تھے کہ سنبھلتے نہ تھے حسنؑ

در آیا تھا جو زہر جگر میں امام کے
جھکتے تھے بار بار کلیجے کو تھام کے

(۹)

تکیئے لگا دیئے تھے حرم نے اِدھر اُدھر — بازو کو کوئی تھامتی تھی اور کوئی سر
فرمایا طشت لاؤ ہوا زہر کارگر — رہ رہ کے کاٹتا ہے کوئی تیغ سے جگر

سینے سے منہ میں ٹکڑے کلیجے کے آتے ہیں
نانا بلا گئے تھے سو دنیا سے جاتے ہیں

(۱۰)

زینبؑ نے جلد لا کے رکھا سامنے لگن — ہاتھوں سے دل پکڑ کے جھکے سرورِ زمن
آئی جو تے تو کانِ جواہر بنا دہن — الماس کھا کے لعل اُگلنے لگے حسنؑ

رنگِ زمردی کا سبب سب عیاں ہوا
معراج کی حدیث کا مطلب عیاں ہوا

(۱۱)

فرماتے تھے حسنؑ کہ بلاؤ حسینؑ کو — تھا دم بدم یہ حکم کہ لاؤ حسینؑ کو
بھائی کا حالِ زار سناؤ حسینؑ کو — ٹکڑے مرے جگر کے دکھاؤ حسینؑ کو

کہہ دو کہ جلد آیئے یہ رحلت کا وقت ہے
سُن جایئے کچھ آ کے وصیت کا وقت ہے

Presented by Ziaraat.Com

فضہؓ نے جاکے دی شہ ذیجاہ کو خبر دارِ فنا سے آپ کے بھائی کا ہے سفر
دوڑے حسینؑ چاک گریباں برہنہ سر (۱۲) دیکھا تڑپ رہے ہیں شہنشاہِ بحر و بر
گرنے لگے زمیں پہ جگر غم سے پھٹ گیا
پھیلا کے ہاتھ بھائی سے بھائی لپٹ گیا

دکھلا کے طشت بنتِ علیؑ نے کیا مقال قربان جاؤں دیکھو یہ مجتبیٰؑ کا حال
اُمید اب نہیں کہ بچے فاطمہؑ کا لال (۱۳) فریاد ہے تباہ ہوئی مصطفےٰؐ کی آل
اک آن درد سے نہیں بھائی سنبھلتے ہیں
رہ رہ کے اب کلیجہ کے ٹکڑے نکلتے ہیں

بھائی کا حال دیکھ کے اُٹھا جگر میں درد لوٹے زمیں پہ گر کے بھری گیسوؤں میں گرد
تر تھا بدن پسینے میں اور ہاتھ پاؤں سرد (۱۴) اِن کا تو رنگ سبز تھا اور اُن کا رنگ زرد
رعشہ تھا تن میں آنکھوں سے آنسو نکلتے تھے
جھک جھک کے منہ کو بھائی کے قدموں سے ملتے تھے

ہر دم لپٹ کے بھائی سے با چشمِ اشکبار چلاتے تھے کہ آپ کی غربت کے میں نثار
شبیرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار (۱۵) میں تجھ پہ صدقے اے مرے نانا کی یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت میں روئیں گے

Presented by Ziaraat.Com

فضہؓ نے جا کے دی شہ ذیجاہ کو خبر — دارِ فنا سے آپ کے بھائی کا ہے سفر
دوڑے حسینؑ چاک گریباں برہنہ سر — (۱۲) — دیکھا تڑپ رہے ہیں شہنشاہِ بحر و بر
گرنے لگے زمیں پہ جگر غم سے پھٹ گیا
پھیلا کے ہاتھ بھائی سے بھائی لپٹ گیا

دکھلا کے طشت بنتِ علیؑ نے کیا مقال — قربان جاؤں دیکھو یہ مجتبیٰؑ کا حال
اُمید اب نہیں کہ بچے فاطمہؑ کا لال — (۱۳) — فریاد ہے تباہ ہوئی مصطفیٰؐ کی آل
اک آن درد سے نہیں بھائی سنبھلتے ہیں
رہ رہ کے اب کلیجہ کے ٹکڑے نکلتے ہیں

بھائی کا حال دیکھ کے اُٹھا جگر میں درد — لوٹے زمیں پہ گر کے بھری گیسوؤں میں گرد
تر تھا بدن پسینے میں اور ہاتھ پاؤں سرد — (۱۴) — اِن کا تو رنگ سبز تھا اور اُن کا زرد زرد
رعشہ تھا تن میں آنکھوں سے آنسو نکلتے تھے
جھک جھک کے منہ کو بھائی کے قدموں سے ملتے تھے

ہر دم لپٹ کے بھائی سے با چشمِ اشکبار — چلاتے تھے کہ آپ کی غربت کے میں نثار
شبرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار — (۱۵) — میں تجھ پہ صدقے اے مرے نانا کی یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت میں روئیں گے

Presented by Ziaraat.Com

کوزہ اٹھا کے بولے حسینؑ فلک جناب — دیکھوں تو پی کے میں کہ یہ کس طرح کا ہے آب
(۱۶)
بھائی سے لپٹی دوڑ کے زینبؑ حزیں کباب — تھاما حسنؑ نے دستِ برادر بصد شتاب

جلدی سے پی نہ لے یہ قلق تھا امام پر
ایک ہاتھ تھا کلیجے پہ اک ہاتھ جام پر

کوزے کو لے کے بھائی سے پھینکا بروئے خاک — اتنی زمین ہو گئی گرتے ہی چاک چاک
(۱۷)
رو کر کہا کرو گے اگر آپ کو ہلاک! — کیونکر پلیں گے میرے یتیمانِ دردناک

تم آبِ تیغ پی کے زمانے سے جاؤ گے
دو دن کی پیاس خنجرِ کیں سے بجھاؤ گے

قاسمؑ کو پیار کر کے کیا اس طرح کلام — اس گھر کے تم چراغ ہو روشن ہے تم سے نام
(۱۸)
ہیں برسرِ سفر شہِ مظلوم صبح و شام — کیجیو وہ کام جس میں رضامند ہوں امام

پیارے شہیدِ تیغِ جفا ہو کے آئیو!
فردوس میں چچا پہ فدا ہو کے آئیو!

مجمل یہ تھا جو تم نے سنا آج میری جاں — پہنچو گے کربلا میں تو ہو جائیگا عیاں
(۱۹)
لکھ کر کچھ اپنے ہاتھ سے باچشمِ خونفشاں — بازو پہ اس کے باندھ کے پھیر یہ کیا بیاں

اس کو سوائے وقتِ مصیبت نہ کھولیو
یہ حرزِ جاں ہے غیرِ ضرورت نہ کھولیو

Presented by Ziaraat.Com

یہ کہتے تھے کہ غش ہوئے شاہِ فلک جناب — غمگیں تو تھے حسینؑ ہوا اور اضطراب
حاضر تھی رُوح احمدؐ و زہراؑ و بُوترابؑ — دلتھے برنگ دیدۂ نرگس جناں کے باب (۲۰)

تشریف خُلد کوشہِ ذی جاہ لے گئے
جدّ و پدر جو آئے تھے ہمراہ لے گئے

ماتم کی اہل بیت رسالت میں تھی صدا — برپا تھا شور واحسناؑ و امحمدؐا
سادات کے محلہ میں اک حشر تھا بپا — بامِ فلک سے آئی تھی ہاتف کی یہ ندا (۲۱)

آلِ نبیؐ سے سبطِ محمدؐ جُدا ہوئے
زہراؑ کے آج لعل و زمرّد جُدا ہوئے

برپا تھا اہل بیت محمدؐ میں شور و شین — بہنیں پچھاڑیں خاک پہ کھاتی تھیں کرکے بین
چھاتی پہ ہاتھ مار کے چلّاتے تھے حسینؑ — اب اُٹھ گیا زمانے سے ہم بیکسوں کا چین (۲۲)

بازو ہمارا ٹوٹ گیا وا مصیبتا!
باپ آج ہم سے چھوٹ گیا وا مصیبتا

لاشے کے پاس مادرِ قاسمؑ کا تھا یہ حال — رُخ زرد اور پھٹا تھا گریباں کُھلے تھے بال
چلّاتی تھی یتیم ہوئے ہائے میرے لال — لونڈی نثار اے پسرِ شاہ ذوالجلال (۲۳)

مدّت کا ساتھ ہائے غضب آج چھُٹ گیا
میں رانڈ ہو گئی مرا اقبال لُٹ گیا

Presented by Ziaraat.Com

غسل و کفن امام کو جب دے چکے امام — اور جمع ہو چکے درِ دولت پہ خاص و عام
(۲۴)
جس دم اُٹھا جنازۂ شہزادۂ انام — کرتے تھے انبیائے سلف واں پہ اہتمام
تھے شیثؑ و نوحؑ چاک گریباں کیے ہوئے
الیاسؑ و خضرؑ جاتے تھے کاندھا دیے ہوئے

تابوت پر جو آنے لگے تیر ناگہاں — آمادۂ نبرد ہوئے شاہِ انس و جاں
(۲۵)
آئی ندائے غیب کہ اے شاہِ بیکساں — سر پیٹتی ہے فاطمہؑ زہرا بصد فغاں
جنبش میں اس الم سے محمدؐ کی قبر ہے
اے شیرِ حق کے لال یہ ہنگامِ صبر ہے

واں دی کسی نے زینبِ بیکس کو یہ خبر — چلتے ہیں تیر ظلم حسنؑ کے جنازے پر
(۲۶)
تیغیں کھنچی ہیں غصہ میں ہیں شاہ بحر و بر — اُٹھ کر لگی وہ پیٹنے ہاتھوں سے اپنا سر
چلاّئی گھر سے مضطرب الحال جاتی ہوں
قبرِ نبیؐ پہ کھولے ہوئے بال جاتی ہوں

زہراؑ کے گھر میں شورِ قیامت بپا ہوا — ڈیوڑھی پہ آئی دخترِ حیدرؑ برہنہ پا
(۲۷)
بکھرے ہوئے تھے بال گریبان تھا پھٹا — ایک ایک سے یہ کہتی تھی آنسو بہا بہا
غصہ ہے آج فاطمہؑ کے نورِ عین کو
للہ کوئی جا کے سنبھالے حسینؑ کو

Presented by Ziaraat.Com

زخمی کہیں نہ ہو پسرِ ضیغم الٰہ! ہم بیکسوں کا اب وہی وارث رہے شاہؑ
اک بھائی کو تو قتل کیا دشمنوں نے آہ (۲۸) کچھ ان پہ بن گئی تو یہ گھر ہو گیا تباہ

اب تو حسنؑ سے تا بہ قیامت جدائی ہے
ہے ہے یہی جہاں میں مرا ایک بھائی ہے

جا کر کہے جو کوئی کہ اے شاہِ نامدارؐ صدقہ نبیؐ کی روح کا کیجئو نہ کار زار
بابا کا صبر یاد کرو تم پہ میں نثار (۲۹) ہے ہے نہ مجتبیٰؐ کا بناؤ وہاں مزار

آرام دو حبیبؐ خدا کے حبیبؐ کو!
لے جا کے ماں کے پہلو میں گاڑو غریب کو

رو کر بیاں یہ کرتی تھی یاں زینبِ حزیںؑ واں لے گئے بقیعہ میں تابوتِ شاہِ دیں
مہر سپہر دیں ہوا پنہاں تہہِ زمیں (۳۰) رویا لپٹ کے قبر سے زہراؑ کا نازنیں

محشر بپا تھا نالہ و فریاد و آہ سے
ہفتاد تیر نکلے تھے تابوتِ شاہؑ سے

بھائی کو دفن کر کے وہ شاہِ فلک سریر روضہ پہ مصطفیٰؐ کے ہوئے جا کے گوشہ گیر
اُن کے بھی قتل کرنے کو درپے ہوئے شریر (۳۱) آمادۂ سفر ہوا کونین کا امیر!

راحت کا اس شریف کی نقشہ بگڑ گیا (از نتیجۂ فکر)
آباد کربلا ہوئی، یثرب اُجڑ گیا! میر انیسؔ

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۵۲

# شہادت حضرت حسن علیہ السّلام

کیا خُلقِ حُسن تھا حسنؑ سبز قبا میں — کیا خوب خصائل تھے شہِ ارض و سما میں
سر سجدۂ حق میں تو قدم راہِ خدا میں (۱) دل یادِ خدا میں تو زباں ذکرِ خدا میں
ان کے لئے قرآں تھا وہ قرآن کی خاطر
سینہ سپر حفظ تھا ایمان کی خاطر

شبیرؑ کے اندوہ تو ہیں شہرۂ دنیا — دیکھو کہ حسنؑ پر بھی پڑے حادثہ کیا کیا
کل سات برس کے تھے اُٹھے سر سے جو نانا (۲) بعد ان کے گرفتارِ رسن باپ کو دیکھا
جی بھر کے بھی ماں کے لئے روئے نہ جہاں میں
جو ہو گئے بن باپ کے ماہِ رمضاں میں

القصّہ مدینہ میں جو آئے شہِ ابرار — گھر میں بھی شہادت کے سب اسباب تھے تیار
فرزند کو زہراؑ کے دیا زہر کئی بار (۳) لختِ دلِ زہراؑ کا کلیجہ ہوا افگار
ہوتا تھا جو صدمہ اثرِ زہر کا جی پر
جا جا کے تڑپتے تھے حسنؑ قبرِ نبیؐ پر

Presented by Ziaraat.Com

نوبار دیا زہر پہ مطلب نہ بر آیا! آخر کو اُنھیں پانی میں الماس پلایا!
اس پانی کے پیتے ہی یہ بہنوں کو سُنایا (۴) لو اب ہمیں تقدیر نے تم سب سے چھُڑایا
پانی تھا کہ آبِ دمِ شمشیر پیا ہے
اس پانی نے سو ٹکڑے کلیجہ کو کیا ہے

کلثومؑ سے فرمایا جگر تھام لو میرا زینبؑ سے کہا طشت کو حاضر کرو بہنا
قاسم سے یہ رو کر کہا اور یاس سے دیکھا (۵) جا میرے یتیم اپنے چچا جاں کو بُلا لا
یہ حال سُنانا نہ چچا جان کو اپنے
پیراہن چاک ذرا کر تو گریبان کو اپنے

قاسم تو چلا جانبِ شبیرؑ یہ سُن کر یاں طشت رکھا سامنے زینبؑ نے جو لا کر
حضرت نے جھکایا دہنِ پاک کو اُس پر (۶) پھر ٹکڑے کلیجے کے نکلنے لگے باہر
بیہوش جو ہو جاتے تھے آندہ دمِ غش سے
غش میں بھی لہو بہتا تھا حضرت کے دہن سے

ناگاہ حسینؑ آئے گریبان کئے چاک قاسم بھی تھا آغوش میں چہرے پہ ملے خاک
زینبؑ سے یہ فرمانے لگے تب حسنؑ پاک (۷) یہ طشت چھپا دو کہیں اے زینبؑ غمناک
ہر چند مرے مرنے کا غم کھائے گا شبیرؑ
ان ٹکڑوں کو دیکھے گا تو مر جائے گا شبیرؑ

Presented by Ziaraat.Com

آتے ہی گلے بھائی کے لپٹے شہؑ والا — رو رو کے کہا خیر تو ہے اے مرے بھیّا
(۸) حضرت نے کہا خیر کہاں کوچ ہے اپنا — پُر غم ہے یہی ہم کو کہ تم ہو گئے تنہا
زینبؑ نے کہا سامنے اس طشت کو دھر کے
لو دیکھو یہ سب ٹکڑے ہیں بھائی کے جگر کے

شبیرؑ نے کی آہ کلیجہ کو پکڑ کر — ناگاہ نظر آ گیا وہ زہر کا ساغر
(۹) پینے کے ارادے سے اُٹھانے لگے سرورؑ — تب پھینک کے اس کوزہ کو کہنے لگے شبّرؑ
سوچو تو شریعت میں کہ کیسی یہ قضا ہے
اب کون یتیموں کا مرے سوا ہے

ہم کو تو ملا زہر کا پانی بھی برادر — اور تم کو تو پانی بھی نہ ہوئے گا میسّر
(۱۰) ہاں نزع میں تم پاؤ گے آبِ دمِ خنجر — مجھ سے تو کہیں ظلم سوا ہوئیں گے تم پر
مر جاؤں گا جب میں تو بہت روئے گا بھائی
لاشہ پہ تمھارے نہ کوئی ہوئے گا بھائی

یہ کہہ کے ہر اک سمت لگے دیکھنے مولا! — زینبؑ سے کہا والدہ قاسم کی ہے کس جا
(۱۱) رو کر کہا زینبؑ نے میں حال اسکا کہوں کیا — تم جانتے ہو زہر یہ جس نے دیا بھیّا
بر مادرِ قاسم کو بڑی شرم دعا ہے
اک کونے میں بیٹھی ہوئی مشغولِ بکا ہے

Presented by Ziaraat.Com

شہؑ نے کہا کر دے گا اللہ سب آسان ہاں کاغذ و دوات و قلم لاؤ تم اس آن
کچھ کہنا ہے قاسم سے مگر ہے ابھی نادان (۱۲) بچپن کی وصیت کا یہ شاید نہ رکھے دھیان
لکھ کر اُسے دے جاؤں جو قسمت کا لکھا ہے
درپیش ابھی واقعہ اک اور بڑا ہے

جب کاغذ و دوات و قلم سامنے آیا کچھ شہؑ نے لکھا اور اُسے سب سے چھپایا
رونے لگے اور پیار سے قاسم کو بُلایا (۱۳) وہ نامہ دیا ہاتھ میں اور رو کے سُنایا
تڑپو گے لحد میں مجھے رونا نہ مری جاں
یہ خط ہے بڑے کام کا کھونا نہ مری جاں

اس حرف کو کہتے ہی یہ رقت کا ہوا جوش کہنے کا رہا ہوش نہ رقت کا رہا ہوش
رو رو کے ہوئے غش حسنؑ سبز قبا پوش (۱۴) سب نوحہ گروں میں یہ اٹھا شور کہ خاموش
شبیرؑ سے زینبؑ نے کہا بھائی یہ کیا ہے
مضمون غضب کا کوئی اس خط میں لکھا ہے

تم ہاتھ سے قاسم کے ذرا لے کے پڑھو تو مضمون کو دریافت کرو، نامہ کو کھولو
شبیرؑ نے فرمایا، مناسب نہیں مجھ کو (۱۵) آجائے ذرا ہوش میں بھائی مرا خوشخو
ہے حکم حسنؑ مجھ سے یہ کس طرح عمل ہو
مرتے ہوئے بھائی کی اطاعت میں خلل ہو

Presented by Ziaraat.Com

آنکھیں شہِ مظلوم کی غش سے جو ہوئیں وا
تب باندھ کے ہاتھوں کو یہ شبیرؑ نے پوچھا
مشتاق ہوں اس نامہ میں کیا آپ نے لکھا (۱۶)
حضرت نے کہا درد کے مضموں ہیں سراپا

لکھنے میں جگر پھٹتا تھا، پڑھنے میں بھی غم ہے
وہ اس میں رقم ہے جو مقدر میں رقم ہے

پھر سوچ کے کچھ بولے جو مرضی ہو تمہاری
شبیرؑ نے خط کھولا تو رقت ہوئی طاری
زینبؑ نے کہا، بہنا موئی جاتی ہے واری (۱۷)
چلّا کے پڑھو، بیبیاں مشتاق ہیں ساری

شہؑ بولے یہ مضمون عیاں کر نہیں سکتا
تم سن نہ سکو گی یہ بیاں کر نہیں سکتا

لکھا ہے مجھے دشتِ شہادت کو جو جانا
اک رات کا دولھا مرے قاسم کو بنانا
ملبوسِ شہانہ مرے بیٹے کو پہنانا (۱۸)
اور صبح کو کر دیجیو میداں کو روانا

قاسم کو یہ لکھا ہے میں قربان تمہارے
وہ کرنا کہ راضی ہوں چچا جان تمہارے

اُس خط ہی کو پڑھتے تھے شہِ کرب و بلاؑ
جو موت کی ہچکی حسنِ پاکؑ کو آئی
اور روح نے کی قالبِ اقدس سے جدائی (۱۹)
شبیرؑ نے رو کر کہا، آخر ہوئے بھائی

نالہ تھا عجب درد سے شاہِ شہداؑ کا
تھرّاتا تھا مُردہ حسنِؑ سبز قبا کا

Presented by Ziaraat.Com

اک سمت تھے عباسؑ کے چاک گریباں — اک سمت تھا قاسمؑ کے زلفوں کو پریشاں
اکبر کا یہ تھا وردِ زباں ہائے چچا جاں (۲۰) افلاک و زمیں ہلتے تھے، محشر تھا نمایاں
جب غسل و کفن دے چکے فرزندِ علیؑ کو
تابوت حسنؑ لے کے چلے قبرِ نبیؐ کو

نزدیک رواقِ بنو ہاشم پہنچے جو ناگاہ — تابوتِ حسنؑ روکا لعینوں نے سرِ راہ
اور تیر لگے مارنے تابوت پہ بدخواہ (۲۱) مظلوم کی میت پہ لگے تیر کئی آہ!
کہتے تھے کہ ٹھہرو، نہیں تلوار چلے گی!
اس روضہ میں تو قبرِ حسنؑ کو نہ ملے گی

کچھ رشتہ پیمبرؐ سے حسنؑ کو نہیں اصلا — لے جاؤ جنازے کو نجف میں تو ہے اچھا
شبیرؑ محمدؐ سے تمہیں واسطہ ہے کیا (۲۲) یہ سُن کے بدن غصہ سے شبیرؑ کا کانپا
فرمایا کہ میں وارثِ پیغمبرِ دیں ہوں
تم دوست پیمبرؐ کے ہو، میں کوئی نہیں ہوں

تم دفن نبیؐ کو بھی تو کرتے تھے دوبارا — پر قبر پہ جب بیٹھ گیا باپ ہمارا
کھودی نہ لحد کر گئے تم لوگ کنارا (۲۳) واللہ کہ میں بھی ہوں اُسی شیر کا پیارا
غصہ میں پکڑ لوں گا اگر تیغِ علیؑ کو
واللہ کہ باقی نہیں رکھنے کا کسی کو!

Presented by Ziaraat.Com

تھا گرد جنازے کے عجب غلغلہ اُس دم — قاسم کا یہ عالم تھا کہ تھرّاتا تھا پیہم!
(۲۴)
لڑنے پہ تھے تیار شہنشاہِ دو عالم — عباسؑ یہ کہتے تھے کہ ہوئیں گے فدا ہم

زینبؑ سے یہ روداد کسی نے جو کہی تھی
ڈیوڑھی پہ کھڑی سینہ و سر پیٹ رہی تھی

نالوتِ حسنؑ سے یہ صدا اتنے میں آئی — بشیرؑ خدا کے لئے کرنا نہ لڑائی!
(۲۵)
گر تو بھی ہوا قتل تو گھر کی ہے صفائی — کیا میرے یتیموں کو نہ تم پالو گے بھائی

عترت کی تباہی کا نہ سامان کرو تم
قاسم کے تو بچپن کی طرف دھیان کرو تم

کر دفن بقیعہ میں مرے مُردے کو اب تو — اماںؑ کا بھی پہلو ہے مجھے نانا کا پہلو
(۲۶)
تب دیکھ کے روضہ کو پکارے شہِ خوش خُو — ناچار ہوں نانا کہ نہیں کچھ مرا قابو

جی چاہتا ہے میں بھی کروں ترکِ وطن کو
اس روضہ کے قابل کوئی سمجھا نہ حسنؑ کو

آواز ہوئی قبرِ محمدؐ سے یہ پیدا — میتؑ پہ ترے بھائی کے صدقے ترے نانا
(۲۷)
اب دفن میں بھائی کے کرو دیر نہ بیٹا — ہے قبر سے ہاتھ اپنے نکالے ہوئے زہراؑ

تو بھائی کی میتؑ کو لحد میں جو رکھے گا — (از نتیجۂ فکر)
نانا بھی وہیں آ کے انہیں پیار کرے گا — مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۵۳

# شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام

کعبہ کے لئے قبلہ نما روئے حسنؑ ہے
محراب حرم گوشۂ ابروئے حسنؑ ہے
مجموعۂ اخلاقِ حسنؑ خوئے حسنؑ ہے (۱)
جو عطر ہے اک شمۂ خوشبوئے حسنؑ ہے

وجہِ حسن ان کے رخِ روشن کی ثنا ہے
سایہ سے ہما، نور سے خورشید بنا ہے

دنداں جو گہر ہیں تو دہن معدنِ گوہر
تقریر تھی سلکِ دُرِ شہوار سے بہتر
پر زہر سے ٹکڑے جو کلیجہ ہوا یک سر (۲)
اور لختِ جگر منہ سے نکلنے لگے باہر

یاقوت سے ہر لختِ جگر سرخ ہوا تھا
اس وقت دہن معدنِ یاقوت ہوا تھا

اب دردِ یتیمیٔ حسن سے کروں آگاہ
جب خاکِ بخف میں درِ کعبہ کو رکھا آہ
جو لوگ کہ تھے شاملِ دفنِ اسد اللہ (۳)
ان سب کو لئے مسجدِ کوفہ میں گئے شاہ

خطبہ کا ہوا قصد جو سلطانِ زمن کو
بٹھلا دیا سب شیعوں نے منبر پر حسنؑ کو

Presented by Ziaraat.Com

تب جانبِ حضّار یہ فرمانے لگے شاہؑ — کیوں شیعو تم آگاہ ہو یا میں کروں آگاہ
(۴) اِس شب کو اُٹھا تم میں سے وہ خاصۂ اللہ — جس کا کہ نظیر اوّل و آخر میں نہیں آہ

ہم تم یہ تہہِ خاک چھپا آئے ہیں کس کو
ہر وقت عبادت ہی میں دیکھا کونین نے جسکو

آج اُٹھ گیا دُنیا سے وہ سردار وہ سرورؑ — جو خُلق میں اور حِلم میں تھا سب سے وہ برتر
(۵) قاتل کو جب اس شاہؑ کے ہم لائے پکڑ کر — قاتل سے یہ فرمانے لگے حیدرِ صفدرؑ

کیا مری خطا ہے جو ستایا مجھے تو نے
کس جُرم پہ یہ روز دکھایا مجھے تو نے

رونے لگا سر شرم سے نہوڑا کے وہ مکّار — چاہا تھا یہ جب میں نے لگاؤں اسے تلوار
کیا رحم تھا فرمانے لگے حیدرِ کرّارؑ (۶) مارو نہ اسے قید کرو اے مرے دلدار

یہ چاہتا ہے بند سے رسّی کے رہا ہوں
تم کھول دو ہاتھ اس کے کہ میں عقدہ کشا ہوں

ہر فقرہ پہ مسجد میں ہوا شور قیامت — اک غُلغلہ تھا ہائے علیؑ کا دمِ رقّت!
منبر سے اُتر آیا جو وہ رکنِ امامت (۷) چالیس ہزار اُٹھ کے ہوئے داخلِ بیعت

پر حاکمِ کوفہ یہ خبر شام میں پا کے
نکلا معیّہ افواج ارادہ پہ دغا کے

Presented by Ziaraat.Com

نزدیک عراق آکے جو پہنچا ستم آرا — بس شہؑ کے رفیقوں نے کیا شہؑ سے کنارا
(۸)
حضرت نے جونہی حال یہ فرمایا نظارا — ناچار کیا صلح کو حاکم سے گوارا

تھا سخت تردّد پسرِ شاہِ نجف کو!
حضرت معہ آل آئے مدائن کی طرف کو

القصہ مدائن میں جو پہنچے شہِ ذیجاہ — اور صلح سے دشمن کی منافق ہوئے آگاہ
(۹)
غارت کو چلے سوئے خیامِ حرمِ شاہ — جو دوست تھے ظاہر میں وہ سب ہو گئے بدخواہ

اک بار گرے آن کے خیمہ پہ حسنؑ کے
تا دیر لٹے آہ حرم شاہِ زمنؑ کے

اعداء نے نہ اس ظلم پہ بھی ہاتھ اٹھایا — نو بار دیا زہر، پیمبرؐ کو رُلایا!
(۱۰)
پانی میں جو جعدہ نے انہیں زہر پلایا — اس پانی کے پیتے ہی لبوں تک جگر آیا

زینبؑ سے کہا جو ابھی پانی پیا ہے
اس نے تو کلیجہ کو میرے چھلنی کیا ہے

پھر تڑپا کئی مرتبہ وہ شاہِ سرافراز — اغلب تھا کرے روح تڑپنے ہی میں پرواز
(۱۱)
ٹکڑوں کا کلیجہ کے نکلنا ہوا آغاز — اور فاطمہؑ کے رونے کی آنے لگی آواز

پیدا تھا یہی نوحہ جو خاتونِؑ زمن سے
اے لال مرے لعل اُگلتے ہو دہن سے

Presented by Ziaraat.Com

القصہ ہوئے موت کے آثار ہویدا — ہچکی جو ایک آئی، تڑپنے لگے مولا
شبیرؑ پکارے کہ یہ کیا کرتے ہو بھیا (۱۲) فرمایا کہ دنیا سے بس اب کوچ ہے اپنا

چلائے یہ شبیرؑ ہمیں چھوڑ چلے آپ!
پردیس میں بھائی کی کمر توڑ چلے آپ

شیعوں کو دعا دیتے ہی دیتے ہوئے آخر — منہ پیٹ کے سادات نے محشر کیا ظاہر
شبیرؑ اٹھے لاش کے نہلانے کی خاطر (۱۳) جبریلؑ ہوئے یاریٔ شبیرؑ کو حاضر

بالین پہ میتؑ کے نبیؐ پیٹ رہے تھے
پائیں کو بتولؑ اور علیؑ پیٹ رہے تھے

پھر زینتِ تابوت کیا شہؑ کا وہ لاشا — کاندھے پہ سوئے قبر نبیؐ لے چلے مولا
احمدؐ کے قریں دفن کو مانع ہوئے اعدا (۱۴) ظاہر ہے ہر اک پہ کہ جو دی لاش کو ایذا

کہتے تھے لعیں دور کرو لاش یہاں سے
کچھ ان کو قرابت نہیں محبوبِ زماں سے

شبیرؑ نے بڑھ کر کہا اے ظالمو خاموش — کہ ہم سے پیمبرؐ کی قرابت بھی فراموش
کیا دیکھے سنے تو نہ ترے چشم ہے نہ گوش (۱۵) کاندھے پہ تو تابوت لئے نانا ہے بیہوش

اب عرش کے پہلو میں کھڑی روح حسنؑ ہے (از نتیجۂ فکر)
اس روضہ کے قابل نہیں یہ فخرِ زمن ہے مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۵۴

# شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام

حسنؑ نے آکے مدینے میں جب قیام کیا — تو صبر و شکر کا حضرت نے اختتام کیا
کبھی نہ شکوۂ جورِ امیرِ شام کیا (۱) مگر یہ حاکمِ اظلم نے انتظام کیا!
خدا کے دین پہ ڈھاتا تھا روز قہر نیا
کہ بھیجتا رہا مردان کو وہ زہر نیا

مدینے میں تھی اک الیسو نبہ زنِ بدکار — دیا اُسی کی وساطت سے زہرِ دل افگار
یہ زہر وہ تھا جو گرتا میانِ بحرِ اکبار (۲) نہ زندہ رہتا کوئی اُس میں جانور زنہار
نہ کیوں جگر پہ چلے خنجرِ ملال افسوس
یہ زہر اور پیمبرؐ کا نونہال افسوس

دیا پینے کے پانی میں جعدہ نے وہ سم — اجل نصیب کو کچھ تشنگی ہوئی جسدم
رکھا ہوا تھا سرہانے وہ کوزہ ہائے ستم (۳) خود اپنے ہاتھ سے پانی پیا کہ پیاس ہو کم
اثر نے سم کے کیا دل کو سر بسر ٹکڑے
بس ایک گھونٹ پیا تھا ہوا جگر ٹکڑے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



خزاں نصیب ہوا وہ نہال بستر پر
کہ خشک ہوگیا وہ خوش مآل بستر پر
علیؑ کا چاند بنا تھا ہلال بستر پر (۴) تڑپ رہا تھا پیمبرؐ کا لال بستر پر
بہن تھی نالہ کناں گرد بھائی کے پھر کر!
جگر کے ٹکڑے پھڑکتے تھے طشت میں گر کر

وصیت آپنے یہ کی عیاں تھا جس سے قلق
نبیؐ کے بعد ہیں بارہ خلیفہؑ برحق
نہائے گا کوئی اپنے لہو میں مثل شفق (۵) کسی کے قلب و جگر ہوں گے زہرِ ظلم سے شق
اسیر ظلم رہیں گے وہ سب نے مانے ہیں
کسی کی موت ہی آئے گی قید خانے میں

اگر بلا بھی ہو نازل کوئی رہو بشاش
کسی کے آگے مصیبت کا ہو نہ پردہ فاش
زیادہ دولت دنیا کی ہے فضول تلاش (۶) بس اتنا لو جو کفایت کرے برائے معاش
جو دین کے ہے خلاف ایسے کام میں ہے عذاب
حلال میں ہے حساب اور حرام میں ہے عذاب

ہر ایک لفظ وصیت تھا دفترِ حکمت
یہ کہتے کہتے ہوئی غیر دفعتاً حالت!
اثر سے زہر کے تھی سبز جسم کی رنگت (۷) جبیں پہ آیا عرق چھائی چہرے پر حسرت
نشانِ سجدہ مکرر حسینؑ نے چوما
حسنؑ کے ماتھے کو جھک کر حسینؑ نے چوما

حسنؑ نے کھول دیں آنکھیں حسینؑ رونے لگے ملے گلے سے وہ سب غم سے جان کھونے لگے
عزیز جتنے تھے اشکوں سے منہ کو دھونے لگے (۸) حسنؑ حسینؑ میں راز و نیاز ہونے لگے

سپرد سرِ امامت کئے جو بھائی کو!
ادب سے آئی اجل شہؑ کی پیشوائی کو

جسد سے روح ہوئی گلشنِ جناں کو رواں ہوا مدینے میں ایک تازہ حشر آہ عیاں
حسینؑ بھائی کی میت سے اٹھے نالہ کناں (۹) بہن پکار رہی تھی گئے ہو بھائی کہاں

سہا ہے بحرِ مصیبت کے ہر تلاطم کو
میں روئی نانا کو اماں کو باپ کو تم کو

مجھے اب اے مرے مالک اٹھالے دنیا سے کہا نصیب نے لیکن یہ بنتِ زہراؑ سے
حسینؑ قتل ابھی ہوں گے دشت میں پیاسے (۱۰) صدائے ہائے حسینؑا اٹھے گی صحرا سے

ہر ایک مونس و یاور کو رونا باقی ہے
اسی طرح سے بہنؑ بھتر کو رونا باقی ہے

کفن حسینؑ نہ پائیں گے تم رہو گی اسیر گلے میں ہوگی رسن اور پاؤں میں زنجیر
یہاں حسنؑ کے ہے غسل و کفن کی سب تدبیر (۱۱) نہ ہوگا دفن کئی روز لاشۂ شبیرؑ!

حسینؑ اٹھا رہے ہیں اپنے بھائی کا لاشہ
نہ دفن ہوگا شہِ کربلائی کا لاشہ

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



کفن پنہا کے جنازہ جو لے چلے شبیرؑ — رواں تھے ساتھ بنی ہاشم اور امیر و فقیر
ہر ایک نوحہ کناں سب کا حالِ دل تغیر! (۱۲) ہزاروں اہلِ ولا نالہ کش حزیں دلگیر

سر اپنا پیٹتا ہر ایک نوحہ گر ہمراہ
جگر کے ٹکڑے لئے طشت میں پسر ہمراہ

ارادہ تھا کہ ہو قبر نبیؐ کے پاس مزار — ہزار حیف نہ راضی ہوئے مگر اشرار
لگائے تیر حسنؑ کے جنازے پر اکبار (۱۳) کئی خدنگ در آئے کفن میں آخر کار

بلا کے دشت میں اک روز آئیں گے ناوک
وہاں حسینؑ کی میت اٹھائیں گے ناوک

کسی طرح سے نہ باز آئے جب جفا پرور — کیا بقیع میں مدفون لاشۂ شبترؑ
ہے اب یہ عرض مسلمانوں سے سُنیں یکسر (۱۴) ہے آرزو کہ شفاعت کریں گے پیغمبرؐ

طرح طرح کا ستم آل پر کیا تم نے!
یہی تھا اجرِ رسالت جو کچھ دیا تم نے

نبیؐ کی بیٹی کو رکھا خفا یہ اجر دیا — علیؑ کو سجدے میں زخمی کیا یہ اجر دیا!
حسنؑ کو زہر دیا کی دغا یہ اجر دیا (۱۵) حسینؑ ذبح ہوئے بے خطا یہ اجر دیا

نبیؐ کا حشر کے دن جبکہ سامنا ہوگا — (از نتیجۂ فکر) خبیرؔ لکھنوی
جھکا کے سر کو گریباں میں دیکھو کیا ہوگا (شاگرد مرزا اوج)

مرثیہ ۵۵

# شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام

جس دم حسنؑ کا زہر سے ٹکڑے جگر ہوا
سیپارہ دل کا آہ سے زیر و زبر ہوا
سم کا جو رُوئے پاک پہ ظاہر اثر ہوا (۱)
حال اس امام پاک کا اُس دم دگر ہوا
راحت میں فرق اور شکم میں خلل پڑا
کٹ کر کلیجہ طشت کے اندر نکل پڑا

بستر پہ دردِ دل سے تڑپنے لگے امام
صدمہ سے سبز ہونے لگا رُوئے سُرخ فام
چلّائے ہاتھ سے یہ کلیجے کو تھام تھام (۲)
دوڑو بہن کہ کام ہمارا ہوا تمام
یہ کہتے کہتے زرد رُخ پاک ہو گیا
چلّاتے تھے کہ ہائے جگر چاک ہو گیا

دوڑیں جناب زینبؑ بیکس برہنہ پا
دیکھا کہ لوٹتے ہیں بچھونے پہ مجتبیٰؑ
بولی یہ سر کو پیٹ کے وہ غم کی مبتلا (۳)
ہے ہے بہن نثار ہو بھائی یہ کیا ہوا
کیا پھر کسی نے زہر دغا سے پلا دیا
کس نے مرے کلیجے پہ خنجر پھرا دیا

Presented by Ziaraat.Com

تکیہ لگا رہے تھے حرم جو اِدھر اُدھر　　بازو کو تھام لیتی تھی کوئی تو کوئی سر
فرمایا لاؤ طشت، ہوا زہر کا اثر　　(۴)　　رہ رہ کے کوئی کاٹتا ہے تیغ سے جگر
بڑھتا تھا جب کہ درد جگر میں امام کے
جھکتے تھے بار بار کلیجے کو تھام کے

آئے حسینؑ اتنے میں با چشمِ اشکبار　　چلاتے تھے کہ آپ کی غربت کے میں نثار
شبّرؑ گلے کو چوم کے کہتے تھے بار بار　　(۵)　　میں تم پہ صدقے اے مرے نانا کے یادگار
مجھ سے زیادہ ظلم و ستم تم پہ ہوئیں گے
ہم قبر میں تمہاری مصیبت پہ روئیں گے

درد جگر سے غش ہوئے شاہِ فلک جناب　　غمگیں تو تھے حسینؑ ہوا اور اضطراب
حاضر تھی رُوحِ احمدؐ و زہراؑ و بوترابؑ　　(۶)　　وا آسماں پہ ہو گئے باغِ جناں کے باب
سر پیٹو مومنو کہ قضا کر گئے حسنؑ
بن بھائی کے حسینؑ ہوئے مر گئے حسنؑ

برپا تھا اہل بیت پیمبرؐ میں شور و شین　　بہنیں پچھاڑیں خاک پہ کھاتی تھی کر کے بین
چھاتی پہ ہاتھ مار کے چلاتے تھے حسینؑ　　(۷)　　اب اُٹھ گیا زمانے سے ہم بیکسوں کا چین
دل اب ہمارا ٹوٹ گیا وا مصیبتا
باپ آج ہم سے چھوٹ گیا وا مصیبتا

Presented by Ziaraat.Com

غسل و کفن امام کو جب دے چکے امام — اور جمع ہو چکے در دولت پہ خاص و عام
جس دم اٹھا جنازہ شہزادۂ انام (۸) کرتے تھے انبیائے اولوالعزم اہتمام
تھے شیثؑ و نوحؑ چاک گریباں کئے ہوئے
الیاسؑ و خضرؑ حال پریشاں کئے ہوئے

نابوت پر جو تیر لگے آ کے ناگہاں — آمادۂ نبرد ہوئے شاہِ انس و جاں
آئی ندائے غیب کہ یا شاہِ دو جہاں (۹) سر پیٹتی ہے فاطمہؑ زہرا بصد فغاں
جنبش میں اس الم سے پیمبرؐ کی قبر ہے
اے شیرِ حق کے شیر یہ ہنگامِ صبر ہے

اک اک کو روکتے تھے امام فلک سریر — آنے لگے جنازہ پہ جو اُس طرف سے تیر!
کانپی زمین ہل گیا صدمہ سے چرخِ پیر (۱۰) نکلی لحد سے فاطمہؑ حبیبِ کفن کو چیر
نابوت پر نوا سے کے بدعت جو ہوتی تھی
رُوحِ رسولِؐ پاک جنازہ پہ روتی تھی

واں دی کسی نے زینبؑ بیکس کو یہ خبر — چلتے ہیں تیر ظلم حسنؑ کے جنازہ پر
تیغیں کھنچی ہیں غیظ میں ہیں شاہِ بحر و بر (۱۱) یہ سُن کے پیٹنے لگی ہاتھوں سے اپنا سر
چلّائی گھر سے مضطرب الحال جاتی ہوں — (از نتیجۂ فکر)
قبرِ نبیؐ پہ کھولے ہوئے بال جاتی ہوں — میر عشق

Presented by Ziaraat.Com

# سوز خوانی کے لئے چند معیاری رُباعیات

تیری دَرگاہ سے کیا عزّت و توقیر ملی
نقدِ ایمان ملا، دین کی جاگیر ملی
کون سی شے نہ ملی تیرے کرم سے مولا
ناز اس پر ہے کہ مدّاحِ شبیرؑ ملی

(استاد قمر جلالوی)

کامرانی پہ مری کس لئے شک ہوتا ہے
ہر طرف ذکر مرا زیرِ فلک ہوتا ہے
اُس کا مدّاح ہوں، اہلِ زمانہ سُن لو!
جس کی ڈیوڑھی کا بھکاری کبھی مَلک ہوتا ہے

(استاد قمر جلالوی)

دینِ نبوّی کو جس نے شہرت دیدی
بدلے میں خدا نے اس کو عظمت دیدی
اسلام پہ دولت کی خدیجہؑ نے جو خرچ
اللہ نے فاطمہؑ سی دولت دے دی

استاد قمر جلالوی

روشنی کچھ بھی نہ تھی شمعِ وفا سے پہلے
ظلمتیں عام تھیں اربابِ دغا سے پہلے
پردے اُٹھ جائیں گے خود تابِ نظر پیدا کر
آنکھ کو غسل تو دے اشکِ عزا سے پہلے

وادیٔ کرب و بلا میں جب قدم رکھتے ہیں
ہر قدم پر اپنی پیشانی کو خم رکھتے ہیں ہم
یا علیؑ، یا حضرتِ عباسؑ، یا مولا حسینؑ!
بس یہی نعرہ زباں پر دَم بہ دَم رکھتے ہیں ہم

(حسین نظر)

عبادتوں کا جو عُنوان ہے تو ذکرِ علیؑ
کمالِ مرکزِ ایمان ہے تو ذکرِ علیؑ
سکونِ قلب کا سامان ڈھونڈنے والو
سکونِ قلب کا سامان ہے تو ذکرِ علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۵۶)

# شہادت امام حسن علیہ السّلام

شبیرؑ بکا کرتے ہیں، شبّرؑ کا سفر ہے — دُنیا سے حسنؑ جاتے ہیں یہ ماہِ صفر ہے
اس وقت عجب کرب میں زہراؑ کا پسر ہے (۱) بہنوں کی خبر ہے نہ برادر کی خبر ہے
احوال دگرگوں ہے ولی ابنِ ولی کا!
ہیرے سے جگر چھن گیا دلبندِ نبیؐ کا

وہ زہر دغا پی کے ذرا سوئے تھے شبّرؑ — جو خواب میں خاتونِ جناں آئیں کھُلے سر
فرمایا جگر بندِ یداللہ سے رو کر! (۲) میں لینے کو خود آئی ہوں چلیئے مرے دلبر
مانجائے سے ملنا ہے تو مل لیجیے بیٹا
واری گئی سامانِ سفر کیجیے بیٹا

یہ سُنتے ہی بیدار ہوئے حضرت شبّرؑ — سینے میں اُٹھا درد کہ تڑپا دلِ مضطر
فرمایا کہ بھائی کو بُلاؤ مری خواہر (۳) شبیرؑ جو آئے تو کہا اشک بہا کر
مضطر ہے دل زار عجب دردِ جگر ہے
اب گھر سے خبردار برادر کا سفر ہے

Presented by Ziaraat.Com

دل تھام کے تب حضرتِ شبیرؑ پکارے — کیا کہتے ہو اے احمدِ مختار کے پیارے
نانا ہیں نہ اماں ہیں نہ بابا ہیں ہمارے (۴) پھر قہر ہے گر آپ بھی جنت کو سدھارے

سب جان کے دشمن ہیں نہ منہ موڑیے بھائی
اس وقت میں تنہا نہ ہمیں چھوڑیے بھائی

فرمایا کہ آئی تھیں ابھی خواب میں اماں — کہتی تھیں کہ لیجے ہمیں آئی ہوں سدھاں
گھر سونپ کے بھائی کو چلے آؤ میں قرباں (۵) شبیرؑ ہم اب اور کوئی دم کے ہیں مہماں

اب عترتِ زہراؑ سے خبردار برادر
اللہ کو سونپا مرے ناچار برادر

یہ کہتے ہی پھر دردِ جگر نے جو ستایا — تب سیّدِ مسموم نے اک ظرف منگایا
ابکائیاں آنے جو لگیں منہ کو جھکایا (۶) الماس سے کٹ کٹ کے کلیجہ نکل آیا

ٹکڑے تھے بہتّر دلِ شبیرؑ کے لگن میں
تھا منقلِ شبیرؑ نہاں مرگِ حسنؑ میں

ہمشیر نے سر پیٹ کے یہ شور مچایا — میں کیا کروں لوگو مجھے قسمت نے ستایا
بے رحموں نے بھیّا کو مرے زہر پلایا (۷) کس طرح بچے گا اسدؑ اللہ کا جایا

بس ہو گیا معلوم کہ ساماں ہیں سفر کے
دیکھو تو لگن بھر گیا ٹکڑوں سے جگر کے

Presented by Ziaraat.Com

شبّرؑ کو شہادت کا یقیں ہو گیا آخر — رو کر کہا بھائی سے خدا حافظ و ناصر
بس رہ گئے تھرّا کے شہِ صابر و شاکر (۸) ہیرے کا اثر ردئے حسینؑ پر ہوا ظاہر
سر پیٹ کے کلثوم پکاریں کہ یہ کیا ہے
کیوں فاطمہؑ کے لال کا منہ زرد ہوا ہے

شبیرؑ سے بولے یہ جگر تھام کے شبّرؑ — قاسمؑ کو بلا لیجئے اے دلبرِ حیدرؑ
حاضر ہوئے جب وہ تو کہا بھائی سے رو کر (۹) اس میری امانت سے خبردار برادر
ہاں آپ کی خدمت یہ بجا لائے گا بھائی
جب وقت پڑے گا تو یہ کام آئے گا بھائی

لازم ہے محبّت تمہیں اس نیک خلف سے — آگاہ ہو تم بھی مرے مہر و کے شرف سے
خود ہم نے سنا ہے یہ شہنشاہِ نجف سے (۱۰) تم پر یہ فدا ہوں گے برادر کی طرف سے
یہ کہتے ہی دنیا سے سفر کر گئے شبّرؑ
ہے ہے مرے قاسمؑ کہا اور مر گئے شبّرؑ

شبیرؑ تڑپنے لگے دستار پٹک کر — نزدیک تھا دم تن سے نکل جائے پھڑک کر
بہنیں جو برادر کے لئے روئیں بلک کر (۱۱) نالے تھے کہ سینوں پہ گری برق کڑک کر
زینبؑ کا یہ نوحہ تھا کہ یہ کیا ہوا لوگو
مانجایا مرا بیکس و تنہا ہوا لوگو

Presented by Ziaraat.Com

بے آپ کے آنکھوں میں اُجالا نہیں بھائی
بہنوں کا کوئی پوچھنے والا نہیں بھائی
قاسم نے ابھی ہوش سنبھالا نہیں بھائی (۱۲)
مکتب کا بھی ارمان نکالا نہیں بھائی

دولہا مرے قاسمؑ کو بناتے ہوئے جاؤ
اس لال کا سہرا تو دکھاتے ہوئے جاؤ

زہراؑ کی ندا آئی کہ ہے ہے مری پیاری!
اب بیاہ کا قاسمؑ کے نہ کر ذکر میں واری
لُٹ جائے گی مقتل میں یہ دولت مری ساری (۱۳)
شبیرؑ! میں صدقے نہ کرو گریہ و زاری

مشتاق ہے ماں سے دیر جنت میں حسنؑ کی
تدبیر کرو بھائی کے اب غسل و کفن کی!

مظلوم نے یہ فاطمہؑ کا حکم جو پایا
میت کو دیا غسل، کفن رو کے پنہایا
زینبؑ کا جگر غم کے تصوّر نے ہلایا (۱۴)
یاد آگیا وہ حال کہ منہ کو جگر آیا

کہتی تھیں کہ عاشور کو اب عرش ہلے گا
تم کو تو حسینؑ آہ کفن بھی نہ ملے گا

ہاں دوستو یہ وقت ہے اندوہ و محن کا
ماتم ہے جگر بندِ شہِ قلعہ شکن کا!
زہراؑ نے کیا چاک گریبان کفن کا (۱۵)
سر کھول دو اب اُٹھتا ہے تابوت حسنؑ کا

جدؐ بھی بکا کرتے ہیں زہراؑ و نبیؐ بھی
عباسؑ بھی روتے ہیں حسینؑ ابنِ علیؑ بھی

Presented by Ziaraat.Com

قاسمؑ کا بھی ننھا سا گریبان پھٹا ہے حیدرؑ کے محبوں میں بھی اک حشر بپا ہے
دشمن بھی تڑپتے ہیں وہ فریاد و بکا ہے (۱۶) تابوتِ حسنؑ روضۂ احمدؐ کو چلا ہے
ماتم میں نہیں ہوش بجا اب تو کسی کے
عمامہ نہیں سر پہ حسینؑ ابنِ علیؑ کے

ہمراہ ہیں انصار و مہاجر بھی کھلے سر زینبؑ بھی ہیں کلثومؑ بھی اوڑھے ہوئے چادر
ناگاہ پکاری کوئی بی بی یہ تڑپ کر (۱۷) اے امتیو! رحم کرو میرے پسر پر
میت پہ سنے ہیں یہ ستم چرخِ کہن کے (از نتیجۂ فکر)
اب تیر برستے ہیں جنازے پہ حسنؑ کے (حضرت نسیم امروہوی)

## رُباعیات

۱
غمِ حسینؑ کا دل پر تو داغ لیتا جا
یہ داغ بندۂ عالی دماغ لیتا جا
اندھیری قبر میں جانا ضرور ہے تجھکو
تو اپنے ساتھ یہ روشن چراغ لیتا جا

۲
دل اپنا دے چکا ہوں شہؑ مشرقین کو
زہراؑ کو اور فاتحِ بدر و حنین کو
منکر نکیر پوچھتے ہو نام کیا میرا
جاتے نہیں یہاں سے پکاروں حسینؑ کو

۳
نظر کی راہ سے دل میں سما گئے عباسؑ
تمام عالمِ امکاں پہ چھا گئے عباسؑ
وفا بھی ان کی وفا پر ہے آج تک نازاں
کہ چار چاند وفا کو لگا گئے عباسؑ

۴
چھونے لگی اسلام کے دامن کو تو بڑھ کر
شبیرؑ نے وہ آتشِ ناپاک بجھادی
جب ہونے لگی چاک قبا دینِ نبیؐ کی
تو حضرتِ زینبؑ نے ردا اپنی اڑھادی

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۵۷

# شہادت حضرت امام حسنؑ علیہ السلام

امن اک دین ہے۔ اس دین کا قرآں ہیں حسنؑ
صلح کی حد میں حدیبیۂ ایماں ہیں حسنؑ
سر بسر شانہ کشِ زلفِ پریشاں ہیں حسنؑ (۱)
کربلا فتح ہوئی جس سے وہ عنواں ہیں حسنؑ

جنگ بندی تھی فقط گھر کے لانے کے لیے
عظمتِ سنّت و قرآن لکھانے کے لیے

سب ہیں راوی۔ طبری، ابنِ حجر۔ ابنِ اثیر
حسنؑ پاک کو شامی کی جو پہنچی تحریر
فوج سے آپ نے کی بر سرِ منبر تقریر (۲)
ایُّھا الناس! ابھی شام سے آیا ہے سفیر

پیش کش صلح کی لایا ہے۔ کیا چاہتے ہو!
امن بھی جنگ بھی قبضے میں ہے، کیا چاہتے ہو

صلح کہتی ہے جو اس فعلِ حسنؑ کو دنیا!
سطحِ بینو! یہ نتیجہ ہے غلط فہمی کا!
صلح وہ ہوتی ہے مل جائیں جہاں دل بخدا (۳)
حق و باطل کا ملے دل کہیں ممکن ہے بھلا

ذہنیت تھی وہ بدلنا جو بہت گندی تھی!
جنگ بندی بھی دمشقی کی زباں بندی تھی

Presented by Ziaraat.Com

اس حقیقت سے تھا آگاہ محمدؐ کا پسر صلح ہو گی تو قائم نہ رہے گا اس پر
چند دن میں یہ خلش سامنے آئی کھل کر (۴) دس برس سہتے رہے ظلم مسلسل شبرؑ

فرض سمجھا تھا جو عترت کی پریشانی کو
زہر دلوا کے رہا فاطمہؑ کے جانی کو

شربتِ تلخ سے مولا نے وہ کلفت پائی جیسے دل پر شہ مسموم نے برچھی کھائی
خانۂ بنتِ نبیؐ میں یہ قیامت آئی (۵) بھائی کے سامنے دم توڑ رہا تھا بھائی

رُوح زہراؑ کی تڑپتی تھی نبیؐ روتے تھے
عرش ہلتا تھا حسینؑ ابن علیؑ روتے تھے

اثرِ زہر سے رہ رہ کے جو کٹتا تھا جگر تھام لیتے تھے کلیجے کو علیؑ کے دلبر
ہائے وہ کرب کا عالم وہ جنابِ شبرؑ (۶) تکیہ اللہ پہ اور زانوئے شبیرؑ پہ سر

لگ گئی آنکھ تو اک حشر کا منظر دیکھا
خواب میں فاطمہؑ زہرا کو کھلے سر دیکھا

دل کو ہاتھوں سے تھیں پکڑے ہوئے رقت طاری خاک تھی گیسوؤں پر آنکھوں سے آنسو جاری
چوم کر کہتی تھیں ہونٹوں کو بہ آہ و زاری (۷) اے مرے لال یہ کیا حال ہوا میں واری

خبر زہر دغا سن کے جو گھبرائی ہوں
میں تمہیں خلد سے لینے کے لیے آئی ہوں

Presented by Ziaraat.Com

سن کے یہ خواب سے چونکا جو علیؑ کا دلبر
آنکھ کھلتے ہی حسینؑ آئے نظر بالیں پر
رو کے بولے کہ اخی اب ہے برادر کا سفر (۸)
چند ساعت کا ہے مہمان یہ تفتیدہ جگر
تم کو گھر بار، تمہیں عقدہ کشا کو سونپا
الفراق اے مرے مظلوم خدا کو سونپا

کہتے کہتے یہ سخن رُخ پہ جو زردی چھائی
نگہِ یاس نے بہنوں پہ قیامت ڈھائی
ہاتھ پھیلا کے بڑھیں کہہ کے جو ہے بھائی (۹)
ابھی ملنے بھی نہ پائی تھیں کہ ہچکی آئی
طشت کی سمت جو منہ اُٹھ کے چھکایا افسوس
ٹکڑے ہو ہو کے کلیجہ نکل آیا افسوس

لختِ دل منہ سے اُگلنے لگے پیہم جو حسنؑ
پیٹ کر رونے لگی یہ بھی بہن وہ بھی بہن
سر جھکائے ہوئے روتے تھے شہِ تشنہ دہن (۱۰)
بھر گیا چھوٹے بڑے کتنے ہی ٹکڑوں سے لگن
دلِ صد پاش کے گنتا کوئی کیونکر ٹکڑے
آئی آواز جگر کے ہیں بہتّر ٹکڑے

کربلا جیسے پکاری یہ بہ صد آہ و فغاں
طشت میں ہے یہ لہو، خونِ رواں کا ساماں
دل کے ٹکڑوں کی ہے تعداد سے اندازہ عیاں (۱۱)
مرگِ شبّرؑ میں ہے شبیرؑ کا مقتل پنہاں
ہو گیا آج سے آغاز عزاداری کا
بی بیاں عزم کریں شام کی تیاری کا

Presented by Ziaraat.Com

خاک پر شاہِ شہیداں نے عمامہ پھینکا
بہنیں غش کھا کے گریں گھر میں ہوا حشر بپا

(۱۲)

دیکھنے کے لیے بیضیں جو بڑھے شاہِ ہدا
مل کے مظلوم سے مسموم برادر رویا

پھر یہ بولے مجھے بستر سے اٹھاؤ بھائی
کس طرف ہے مرے قاسم کو بلاؤ بھائی

آئے قاسم تو کیا پیار۔ کہا رو رو کر
الوداع اے مرے نادان پدر کا ہے سفر

(۱۳)

بولے پھر مادرِ قاسم سے کہ اے نیک سیر
لو یہ خط باندھ دو اس لال کے تم بازو پر

یہ وصیت ہے ہماری انہیں بتلا دینا
کربلا میں تم اسے کھول کر پڑھوا دینا

خط کے مضمون سے واقف ہیں محبانِ حسنؑ
اس جگہ ذکر کیا جائے تو ہو طول سخن

(۱۴)

بھائی کو سونپ چکا گھر پسرِ قلعہ شکن
ہائے اب زہر کی تاثیر سے نیلا ہے بدن

حشر آیا شہِ دلگیر کے رونے والو
لو حسنؑ مر گئے شبیرؑ کے رونے والو

بی بیاں کرنے لگیں پیٹ کے سر شیون و شین
دل کو تڑپانے لگے زینبؑ و کلثومؑ کے بین

(۱۵)

حشر برپا ہے غلامانِ رسولِ ثقلین
لو وہ روتے ہیں تمہارے شہِ مظلوم حسینؑ

تربتِ احمدِ مختار بھی تھرّاتی ہے
ہائے شبّر کی بقیع سے صدا آتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

بین کرتی تھیں یہ زینبؑ کہ دوہائی نانا — لٹ رہی ہے مری اماںؑ کی کمائی نانا
ہائے مابجائے کو میرے اجل آئی نانا — (۱۶) رہ گئی رونے کو یہ غم کی ستائی نانا

لوگ یاں آئیں تو یارب غمِ تازہ دیکھیں
بھائی کے ساتھ بہن کا بھی جنازہ دیکھیں

محوِ غم تھے صفِ ماتم پہ جو سب بھائی بہن — شور تھا ہائے اخی ہائے حسنؑ ہائے حسنؑ
اُٹھ کے شبیرؑ پکارے یہ بہ صد رنج و محن — (۱۷) لے چلو نعشِ برادر کو پئے غسل و کفن

آگئے میّت مسموم اُٹھانے عباسؑ
پائنتی تھے شہِ مظلوم سرہانے عباسؑ

ظرف لایا کوئی بھائی کوئی پانی لایا — غسل سرورؑ نے دیا رو کے کفن پہنایا
کسی بی بی کی اس آواز نے محشر ڈھایا — (۱۸) ہائے اس وقت عجب وقت مجھے یاد آیا

کربلا میں جو رواں حلق پہ خنجر ہوگا
تجھ کو مظلوم! کفن تک نہ میسّر ہوگا

گھر سے مسموم کا تابوت جو باہر نکلا — مجمعِ اہلِ تولّا بھی کھلے سر نکلا
رُخ کیے یہ جو سوئے قبرِ پیمبرؐ نکلا — (۱۹) تاک میں ان کی وہاں فتنۂ محشر نکلا

مچ گیا شور کہ سوئیں گے نہ سونے دیں گے
قبرِ احمدؐ کے قریں دفن نہ ہونے دیں گے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by ZiaraatCom



رہ گیا چاب کے ہونٹوں کو یداللہ کا شیر حکم صابر کا سنا رک گئے ہاشم کے دلیر
ناگہاں فوجِ مزاحم نے کیا یہ اندھیر (۲۰) تیر برسائے جنازے پہ حسنؑ کے تا دیر
شہ کی میت پہ شقی ٹوٹ پڑے ہائے غضب!
سات پیکاں تنِ مُردہ میں گڑے ہائے غضب

لے چلے گھر کو جو واپس وہ جنازہ ناشاد قبرِ احمدؐ پہ سنی سب نے کسی کی فریاد
یا نبیؐ اُمّتِ مرحوم کی دیکھو بیداد (۲۱) کیا مرا لال حسنؑ تھا نہ تمھاری اولاد
دل میں زہراؑ کے کئی گھاؤ پڑے ہیں بابا
تیر سب میرے کلیجے میں گڑے ہیں بابا

لے کے تابوت کو کنبہ جو پلٹ کر آیا! پیٹ کر زینب و کلثوم گریں غش کھایا
کس کو گردوں نے بجز آل یہ دن دکھلایا (۲۲) عرش تھرّانے لگا۔ روح امیں چلّایا
آؤ اے امتیو اک غمِ تازہ دیکھو
گھر میں آیا ہے جو واپس وہ جنازہ دیکھو

اے نسیمؔ آلِ پیمبرؐ میں مچا تھا کہرام بن گئی قبر بقیع میں، اٹھی نعشِ امام
پاس مادر کے ہوا دفن علی کا گلفام (۲۳) اس لحد کا بھی مگر اب نہیں باقی کہیں نام
ہو کے مسمار جواب تک نہ مدینے میں نبی (از نتیجۂ فکر)
آپ کی قبر خود اسلام کے سینے میں نبی حضرت نسیمؔ امروہوی

## مرثیہ (۵۸)

# شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

جب کٹ گیا گلزارِ رسولؐ دوسرا کا　　شہؑ بولے کہ اب خاتمہ ہے آلِ عباؑ کا
بیکس ہوئے تنہا ہوئے ہم شکرِ خدا کا (۱)　　مشتاق ہے اب خشک گلا تیغِ جفا کا

دو روز سے سوکھا ہوا حلقوم مرا ہے
اس حلق پہ خنجر کے اٹکنے کا مزا ہے

سمجھانے کو میں آیا ہوں اب بھی کوئی مانے　　جو مجھ کو نہیں جانتا اس وقت دغا نے
بخشا ہے مجھے عہدہ ہدایت کا خدا نے (۲)　　اُمّت مجھے سونپی ہے رسولِ دوسرا نے

ہے کون سی جو مجھ میں کرامت نہیں یارو
اس پر میں سزاوار امامت نہیں یارو

اس ناقے کو پہچانا میں اسوار ہوں جس پر　　اس ناقے کا صاحب مرا ناقہ بنا اکثر
جیسی ہے مہار اس کی میرے ہاتھ کے اندر (۳)　　رہتے تھے یوں ہی ہاتھ میں گیسوئے پیمبرؐ

مجھ سے نہ کرو شرجگرِ خیر بشر ہوں
تم سب کے پیمبرؐ کی میں بیٹی کا پسر ہوں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



ناگہہ پسرِ سعد نے لشکر کو پکارا — ہے غش میں پڑا احمدِ مختار کا پیارا
سر کاٹ لو جلدی نکرو دیر خدارا (۴) خلعت تمہیں دلوائیں گے ذمہ ہے ہمارا
ہاں نام و نشاں فاطمہؑ زہراؑ کا مٹا دو
مظلوم کا سر کاٹ کے نیزہ پہ چڑھا دو

یہ حرف جو بے رحم نے لشکر کو سنایا — ایک ایک ہوا عازمِ قتلِ شہ والا
پر پہنچے جو نزدیک تو احوال یہ دیکھا (۵) ہے گود میں سر شہ کا لئے فاطمہ زہراؑ
محبوبِ خدا چاک گریبان کئے ہیں
سر ننگے ید اللہ بھی بیٹے کے لئے ہیں

یہ دیکھ کے اُلٹے ہی قدم پھر گئے گمراہ — پر شمر ستمگار کا کیا ظلم کہوں ۔ آہ!
مظلوم کے سینہ پہ چڑھا آکے وہ بدخواہ (۶) زینبؑ نے درِ خیمہ سے دیکھا جو نہی ناگاہ
صدمہ جو ہوا دخترِ سلطانِ نجف کو
سر پیٹتی خیمہ سے چلی رن کے طرف کو

شبیرؑ کے نزدیک جو نہی آئی وہ ناچار — بولی کہ اُتر سینہ سے اے شمرِ ستمگار
واللہ پھٹے جاتے ہیں زخمِ شہ ابرار (۷) مظلوم پہ بیکس پہ ترس کر پئے غفار
بھائی تو میرا پیاس سے بیہوش پڑا ہے
اور سینہ پہ زخمی کے تو اس وقت چڑھا ہے

زانو پہ رکھا پھر سرِ شبیرؑ کو رو رو کہتی تھی بہن صدقے گئی آنکھ تو کھولو

(۸) سر ننگے بہن آئی ہے حالت میری دیکھو اب قتل کیا چاہتا ہے آپ کو بدخو

درپیش رہِ خلد ہے اب شاہِ زمن کو
بولو تو کیا کس کے سپرد اپنی بہن کو

تیغوں سے تو تن چور ہے سب آپکا بھیّا اور اُس پہ تمہیں فرش ملا گرم زمیں کا

(۹) صدقے گئی زخموں کو بہت ہوگی ایذا بتلاؤ بہن اس گھڑی تدبیر کرے کیا

مرہم کے عوض خاک تو زخموں میں بھری ہے
اور تیغ لئے سینہ پہ اسوارِ شقی ہے

پہلے میں خبر لے شہ مظلوم جو پاتی سر پیٹتی میں خیمہ سے اس دشت میں آتی

(۱۰) اس جلتی ہوئی خاک پہ چادر کو بچھاتی اور اس پہ تمہیں زینبؑ ناشاد لٹاتی

ہر چند کہ تم صابر و شاکر تو بڑے ہو!
چادر میں بچھا دوں جو ذرا اُٹھ کے کھڑے ہو

ناگاہ ستمگار نے تلوار کو کھینچا! اور چاہا کہ کاٹے وہ گلوئے شہِ والا

(۱۱) زینبؑ کو نہ اس وقت رہا ضبط کا یارا سر اپنا گلوئے شہ مظلوم پر رکھا

کہتی تھی کہ تنہا نہ سرِ شاہ قلم کر
پہلے مری گردن پہ رواں تیغِ ستم کر

Presented by Ziaraat.Com

جب تک نہ گلا کاٹے گا میرا تو ستمگار — واللہ نہ میں چھوڑوں گی ہرگز تری تلوار
جس وقت کہ مر جاؤں گی میں سکینہ ناچار (۱۲) پھر شوق سے تو کاٹیو حلقِ شہِ ابرارؑ
ہاتھوں کو بھی سر کو بھی تصدق میں کروں گی
میں سبطِ پیمبرؐ کے عوض پہلے مروں گی

اتنے میں کھلی ضعف سے چشمِ شہ والا — فرمایا کہ زینبؑ یہ غضب تم نے کیا کیا
سر ننگے چلی آئیں تم اے دخترِ زہراؑ (۱۳) شبیرؑ کے جیتے تمہیں بیرحموں نے دیکھا
تم بھول گئیں فاطمہؑ زہرا کے چلن کو
شرمندہ کیا تم نے شہ تشنہ دہن کو

پھر شمر سے فرمانے لگے سبطِ پیمبرؐ — اک لحظہ تو کر صبر پئے خالقِ اکبر
ہے ہاتھ سے تھامے ہوئے زہراؑ ترا خنجر (۱۴) خواہر کو سمجھتا ہوں میں زہراؑ کے برابر
شبیرؑ کا دل اور بھی اس غم سے پھٹے گا
گر ہاتھ بہن کا مری خنجر سے کٹے گا

بیرحم نے حضرت کا کہا مانا نہ اصلا — زینبؑ کو زبردستی شہ دیں سے چھڑایا!
اور کاٹا کئی ضرب میں حلقِ شہِ والا (۱۵) میں کیا کہوں اس وقت تھا زینب کا جو نقشہ
اک کوہ گرا غم کا دلِ چاک کے اوپر
دیکھا جو تڑپتا تنِ شہ خاک کے اوپر

Presented by Ziaraat.Com

ظالم تو چلائے کہ سر درِ ذیشاں — یاں زینبِ بیکس نے کئے بال پریشاں
پہلے تو ہوئی شاہ کے لاشے پہ وہ قرباں (۱۶) پھر بولی کہ فریاد ہے اے خالقِ سبحاں
واللہ عجب ظلم و ستم آج کیا ہے!
بے جرم مرے بھائی کا سر کاٹ لیا ہے

پھر شاہ کے لاشے کو لیا گود میں رو رو — کہتی تھی بہن صدقے ہو آواز تو کچھ دو
اب پانی کی خواہش تو نہ ہو گی شہِ خوشخو (۱۷) سیراب کیا خنجرِ بیداد نے تم کو!
دم میرا نکل جائے جو اسوقت بجا ہے
آگے مرے ظالم نے تمہیں ذبح کیا ہے

اے بھائی مجھے اب نہیں جینا ہے گوارا — پاس اپنے بُلا لو مجھے خدمت کو خدارا
حضرت کا تھا دُنیا میں بڑا مجھ کو سہارا (۱۸) سو آگے مرے کاٹا گیا حلق تمہارا
اکبرؑ نہیں قاسمؑ نہیں عباسؑ نہیں ہے
اب جی کے کروں کیا کہ کوئی پاس نہیں ہے

کچھ بن نہیں آتا مجھے اے سیّد والا — مدفون کروں آپکا کس طور سے لاشا
جن لوگوں نے پینے کو دیا پانی نہ اصلا (۱۹) وہ لاش کے نہلانے کو اب دیں گے بھلا کیا
ناچار ہے نادار ہے محتاج بہن ہے
نہ گور نہ کافور نہ تابوت و کفن ہے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



۵۹

# مرثیہ

## شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

جبکہ مجروح ہوا راحتِ جانِ زہراؑ
اور گرا خاک پہ وہ سرورِ دانِ زہراؑ
غل تھا دنیا سے چلا فاتحہ خوانِ زہراؑ (۱) تھی یہ اُس دشت میں فریاد و فغانِ زہراؑ

کوچ کرتا ہے جہاں سے مہ تاباں میرا
بستیاں بستی ہیں گھر ہوتا ہے ویراں میرا

اے لوگو مرے بچے پہ کرو رحم ذرا
ہے یہ مظلوم کئی روز کا بھوکا پیاسا
جلتی ریتی سے اُٹھاؤ اسے اب بہرِ خدا (۲) گر کے گھوڑے سے تڑپتا ہے مرا ماہ لقا

زخم پھٹ پھٹ گئے ہیں تن سے لہو جاری ہے
رنگِ رُخ زرد ہے لب خشک ہیں غش طاری ہے

سر بسر چور ہے تیغوں سے مرا نورِ نظر
ہو گیا ہائے غضب چاند سا منہ خوں میں تر
تن کہاں اس کا کہاں زخمِ سنان و خنجر (۳) برجہاں ظلم کی اور آہ یہ جسمِ انور

لونڈیاں پڑنے نہ دیتی تھی کس اس جا پر
تیر مارا ہے مرے لال کی پیشانی پر

جانِ زہراؑ ہے یہ لوگو اسے بیجان نہ کرو
خاک و خوں میں مرے دلبند کو غلطاں نہ کرو
(۴)
رحم کا وقت ہے یہ قتل کا ساماں نہ کرو
ظالمو خانۂ سادات کو ویراں نہ کرو

دل جلی ہوں مری آہوں سے نہیں ڈرتے ہو
کیوں چراغِ لحد فاطمہؑ گل کرتے ہو!

اے لعینو مرا شبیرؑ تو ہے بے تقصیر
کس کے خوں کا یہ عوض لیتے ہو اے قومِ شریر
(۵)
ملک چھینی ہے کسی کی نہ کسی کی جاگیر
مثلِ اصغرؑ کسی بچے کو نہیں مارا تیر

تن سے سر کس کے برادر کا اُتارا اس نے
کس کا فرزندِ جواں نیزے سے مارا اس نے

روحِ زہراؑ تو یہ کہتی تھی بہ آوازِ حزیں
غل تھا لشکر میں کہ گھوڑے سے گرے سرورؑ دیں
(۶)
مارتا تھا کوئی شمشیر کوئی نیزہ کیں
بیچ میں سیدِ مظلوم تھے اور گردِ لعیں

لیکے پیغامِ اجل تیر ستم آتے تھے!
تیغ جب پڑتی تھی منہ دیکھ کے رہ جاتے تھے

جس طرف کرتے تھے پانی کا اشارہ سرورؑ
وہ یہ کہتا تھا کہ موجود ہے آبِ خنجر
(۷)
نیزہ لگتا تھا تو کہتے تھے کہ شکرانے دو
تیغ پڑتی تھی تو سجدے میں جھکا دیتے تھے سر

زخم سے تیغوں کے مہلت نہ ذرا ملتی تھی
جب تڑپتے تھے تو مقتل کی زمیں ہلتی تھی

Presented by Ziaraat.Com

نکل آئی تھی زباں پیاس سے تھا خشک دہن ٹکڑے ٹکڑے تھا بشانِ گلِ صد برگ بدن
چاک تھا تیغوں سے زہراؑ کا سیہ پیراہن (۸) سر پہ موجود تھے کھینچے ہوئے خنجر دشمن
بال کھولے ہوئے زینبؑ کھڑی چلاتی تھی
چوب سے خیمے کے سر رو رو کے ٹکراتی تھی!

کبھی ڈیوڑھی سے نکل آتی تھی روتی باہر خاک پہ گرتی تھی ہاتھوں سے کبھی پیٹ کے سر
ظالموں سے کبھی یوں کہتی تھی وہ خستہ جگر (۹) بے گناہ تشنہ دہن مرتا ہے زہراؑ کا پسر
دخترِ حیدرِ کرارؑ پہ احسان کرو!!
مرے بھائیؑ کو نہ مارو مجھے بیجان کرو

راہ دو خیمے میں زخمی کو اٹھا لانے دو ابھی دم ہے مرے بھائیؑ میں مجھے آنے دو
برچھیاں مار چکے پیاسے کو اب جانے دو (۱۰) راہ چھوڑو مجھے حال اپنا تو دکھلانے دو
صورتِ سیدِ ابرار تو دیکھے زینبؑ
بھائیؑ کا آخری دیدار تو دیکھے زینبؑ

خاک ہے بانوئےؑ دلگیر نے سر پر ڈالی مرے پہلو میں بلکتی ہے سکینہؑ بالی
روتی ہے سینۂ شبیرؑ کی سونے والی (۱۱) نہ جیئے گی یہ جو بیجاں ہوئے شاہِ عالی
پیاسی دو دن کی ہے اور بیکس و مظلوم ہے یہ
اس کے بچپن پہ کرو رحم کہ معصوم ہے یہ

Presented by Ziaraat.Com

بنتِ زہراؑ کا سخن سنتے نہ تھے ساکنِ شام
شور تھا سیّدِ بیکس کا کہ کام تمام
زخم کھا کھا کے جو رتھی میں تڑپتے تھے امام (۱۲) کرتا تھا شمر سنان ابن انس سے یہ کلام

غش میں ہے ابنِ شہنشاہِ عرب دیر نہ کرو
قتل میں سیّدِ مظلوم کے اب دیر نہ کرو

بولا وہ شمر سے مجھ کو نہیں اتنا یارا
قصد دو بار کیا میں نے پہ ہمت ہارا
نیزہ تھا پہلوئے سرور پر جو میں نے مارا (۱۳) غل تھا حیدرؑ کا جگر ہو گیا پارا پارا

ایک بی بی بھی عجب درد سے چلاّتی تھی
صاف نعروں کی محمدؐ کے صدا آتی تھی

مجھ سے کاٹا نہیں جانے کا شہِ دیں کا گلا
روکوں زینبؑ کو میں تو کر سرِ شبیرؑ جدا!
ورنہ اب بھائی سے آ لپٹے گی بنتِ زہراؑ (۱۴) سُن کے یہ شمر لعیں شاہ کی چھاتی پہ چڑھا

تھا بہت خشک جو دو روز کے پیاسے کا گلا
کٹا مشکل سے محمدؐ کے نواسے کا گلا!

غل پڑا ذبح ہوا جانِ رسول الثقلین
شور تھا دشت میں ہر چار طرف ہائے حسینؑ
قبر میں احمدِ و زہراؑ و علیؑ تھے بے چین (۱۵) بیبیاں ڈیوڑھی پہ سر پیٹ کے کرتی تھیں یہ بین

خوں بھرا ہاتھ میں ہے شمر کے خنجر ہے ہے
پسرِ فاطمہ زہراؑ ہوا بے سر ہے ہے

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۶۰)

# شہادت حضرت امام زین العابدینؑ

مسند احمدِ مرسل پہ نبوت ہے ختم — نام پر شیرِ الٰہی کے شجاعت ہے ختم
حلم شبّرؑ پہ تو زہراؑ پہ مصیبت ہے ختم (۱) حضرتِ شاہِ شہیداں پہ شہادت ہے ختم
قطع پوشاک تحمل قدِ سجادؑ پہ ہے
خاتمہ صبر کا شبیرؑ کی اولاد پہ ہے

قبلۂ زمرۂ تسلیم و رضا ہے سجادؑ — کعبۂ صاحب اندوہ و بکا ہے سجادؑ
آفاتِ فلک رنج و بلا ہے سجادؑ (۲) شمع دل سوختۂ بزمِ عزا ہے سجادؑ
بعد شبیرؑ کے یہ عاشقِ قیوم ہوئے
باپ مظلوم تھا سجادؑ بھی مظلوم ہوئے

رویا چالیس برس باپ کے ماتم میں امام — بارہا اشک سے ہو جاتا تھا مخلوط طعام
پانی جس وقت پیا رو کے لیا باپ کا نام (۳) ایک دن خادمِ مولا نے کیا رو کے کلام
نہ تو سوتے ہو نہ کھاتے ہو نہ کچھ پیتے ہو
یہ بھی اعجاز امامت ہے کہ تم جیتے ہو

Presented by Ziaraat.Com

2

الغرض بعدِ پدر تھا انہیں رونے کا کام — حشمت و دولت دنیا سے نہ واقف تھا امام
خدمتِ پاک میں آتے تھے مگر شیعہ تمام (۴) مطلع جب کہ ہوا آہ یزید لعیں ابنِ حرام
بھیجے کچھ لوگ کہ عابد کو پکڑ کر لاؤ!
زندہ گر آ نہ سکے کاٹ کر تم سر لاؤ

غرضیکہ داخلِ یثرب جو ہوئی فوجِ یزید — در پہ عابد کے ہوئے جمع وہ ملعون و پلید
آیا دروازے پہ جس دم پسرِ شاہِ شہید (۵) کچھ نہ پوچھا نہ سنا کرنے لگے ظلم شدید
پھر دوبارہ اسے محبوس کیا آہن میں
بیڑیاں پاؤں میں اور طوق پڑا گردن میں

فوجِ اعدا سے رضا لے کے شہِ عرش سریر — گھر میں اپنے گئے پہنے ہوئے طوق و زنجیر
دیکھا زینب نے دوبارہ جو بھتیجے کو اسیر (۶) رو کے چلائی کہاں ہو مرے بھائی شبیرؑ
بولے سجادؑ کہ اب رہنے نہیں پاتے ہیں
رخصت اے اہلِ حرم شام کو ہم جاتے ہیں

3

کہا زینبؑ نے کہ کہتے ہو مرے حق میں کیا — میں تو گھر میں نہ رہوں گی نہ رہونگی حاشا
واری تم ملک میں دشمن کے نہ جاؤ تنہا (۷) اپنے بابا کی طرح ساتھ لو مجھ کو بیٹا
قید کرنے کو تمہیں لشکرِ شام آ پہنچا
آج زینبؑ کی قضا کا یہ پیام آ پہنچا

Presented by Ziaraat.Com

سخنِ زینبؑ بیکس سے ہوا حشر بپا — گھر سے روتا ہوا نکلا پسرِ شیرِ خدا
(۸)
چشمِ حسرت سے سوئے مرقدِ احمدؐ دیکھا — دشمنوں سے کہا تم دو مجھے اب اتنی رضا

پھر طوافِ لحدِ ختمِ رسالت کر لوں
طوق پہنے ہوئے نانا کی زیارت کر لوں

کہہ کے یہ قبرِ محمدؐ پہ گئے زار و نزار — اور کئی بار ہوئے مرقدِ اطہر پہ نثار
(۹)
عرض رو رو کے یہ کی اے نبیؐ عرشِ وقار — آج سجادؑ سے پھر چھٹتا ہے حضرت کا مزار

سفرِ شام کا پھر ہم کو پیام آیا ہے
طوق و زنجیر پہن کر یہ غلام آیا ہے

کہہ کے یہ بات مرخص ہوا وہ عرشِ وقار — اور مدینے سے چلا سبطِ نبیؐ کا دلدار
(۱۰)
زینبؑ خستہ ہوئی ناقہ پہ محمل میں سوار — دو قدم وہاں سے چلی تھی کہ اُٹھا غل ایکبار

دیکھا عابدؑ نے بہت رو رو کے چلاتا ہے
ننگے سر باقرِ معصومؑ چلا آتا ہے

کیا کہوں دل پہ جو سجادؑ کے صدمہ گزرا — رو کے باقر سے کہا جاؤ مدینہ بیٹا
(۱۱)
پھر تمہیں دیکھیں گے پیارے جو خدا نے چاہا — گھر کو روتا ہوا وہ بیکس و مغموم پھرا

ساتھ سجادؑ کے زینبؑ ہی نہ بیٹھی محمل میں
فاطمہؑ پاس تھی پوتے کی ہر اک منزل میں

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



یوں احادیث میں وارد ہے محمّد واللہ
شام کی راہ میں زینبؑ نے قضا کی ناگاہ
دفن عابد نے پھوپھی کو کیا باحال تباہ
(۱۲) رو کے کہتے تھے جہاں ہے مری آنکھوں میں سیاہ

پوچھے زینبؑ کا قلق کوئی دلِ زہراؑ سے
رونے والی مرے بابا کی گئی دنیا سے

ساتھ عابدؑ کے نگہبان تھے جو ساکنِ شام
ان سے فرمایا سفر آج ہوا اپنا تمام
طوق و زنجیر سے رو کے کیا پھر یہ کلام
(۱۳) اب جدا تم سے بھی ہو جائے گا مدینے کو امام

چوم کر پاؤں جدا پاؤں سے زنجیر ہوئی
گر پڑا طوق بھی گردن سے نہ تاخیر ہوئی

چشمِ اعدا سے ہوئے عابدِ بیمار نہاں
پائے اعجاز سے یثرب کو ہوئے آپ رواں
پہنچے اک آن میں گھر اپنے امامِ دوجہاں
(۱۴) پوچھا سب بی بیوں نے زینبِ بیکس ہے کہاں

بولے وہ توڑ گئی آس ہماری زینبؑ
راہ سے شاہ کی خدمت میں سدھاری زینبؑ

یہ جو عابد نے کہا ہو گیا ماتم برپا
آ کے عابدؑ کو دیا اہلِ وطن نے پرسا
چین سجادؑ نے دنیا میں نہ پایا اصلا
(۱۵) ابن عبدالملکِ نحس کا جب دور ہوا

چار جانب سے علم ظلم کی شمشیر ہوئی
زہر پلوانے کی سجادؑ کے تدبیر ہوئی

دارث ارثِ حسنِ نائب بشیرؑ ہوا — زہرِ قاتل انہیں قاتل نے دیا واویلا
راوی لکھتا ہے برابر ہوا جب وقت قضا (۱۶) تب طلب باقرِ معصوم کو حضرت نے کیا
اور کہا بعد مرے سیّد ابرار ہو تم
مسندِ احمدِ مختار کے مختار ہو تم

پھر یہ اشارہ کیا اے پسرِ ماہِ لقا — اپنے ناقہ کو بہت روست میں رکھتا تھا سدا
دانہ وکاہ اسے سامنے اپنے دیتا (۱۷) کہہ کے یہ بات شہ دیں نے تشہد کو پڑھا
غل ہوا فوت ہوئے سیّد عالی افسوس
مسندِ شاہِ شہیداں ہوئی خالی افسوس

غسل باقرؑ نے جو سجادؑ کی میّت کو دیا — تازیانوں کا نشاں پشت پہ دیکھا ہر جا
گردنِ پاک پہ تھا نیل رسن کا پیدا (۱۸) جب کہ کفنایا تو رو کر کہا ہے ہے بابا
تب محبوںؑ نے گریبانِ قبا چاک کیا (از نتیجۂ فکر)
قمر برجِ اُمّت کو تہہ خاک کیا مرزا دبیر

## رباعیات

(۱)

مرکزِ اہلِ کساء ہیں فاطمہؑ عصمت مآب
آیۂ تطہیر ہے اللہ کا ان سے خطاب
ان کے گھر کی لونڈیاں پائیں کریں آیات سے
وقت کے تاریخ داں لائیں تو نفسہٖ کا جواب

(۲)

علم و یقین و عشق کا حرفِ جلی علیؑ
کعبہ پناہ، نفسِ پیمبرؐ، ولی علیؑ!
جبرئیل نے جو پوچھا کہ مولا ترے ہیں کون
عرشِ علیؑ نے بڑھ کے پکارا علیؑ علیؑ

Presented by Ziaraat.Com

جب پہلے مرثیہ پڑھا

مرثیہ (۶۱)

# شہادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

بعد شبیرؑ جو عابدؑ نے امامت پائی — اور اسیری کی بھی آفت سے فراغت پائی
شہر یثرب نے یہ کھوئی ہوئی نعمت پائی (۱) اہلِ حق خوش ہوئے پھر دین کی دولت پائی
ایک ہی حال پر آغاز اور انجام رہا
آپ کو مرضیٔ معبود بس اک کام رہا

رہا اوراد و وظائف کا ہمیشہ دستور — گھر میں کرتا تھا تلاوت جو وہ اللہ کا نور
سنتے تھے بیٹھ کے دیواروں پہ قرآں طیور (۲) زیرِ دیوار کھڑے رہتے تھے ارباب شعور
سامنے در کے قدم شوق میں جم جاتے تھے
سقّے مشکیں جو بھرے لاتے تھے تھم جاتے تھے

طاعتِ حق میں رہے شام و سحر لیل و نہار — گھر سفر شہر و بیابان و بحار و کہسار
ہر جگہ تھی چمنستانِ عبادت کی بہار (۳) رہتا تھا سجدۂ خالق سے جبیں کو سروکار
سر جھکا لیتے ہیں سب سن کے بیانِ سجدہ
باغ لاہوت کا تھا پھول نشانِ سجدہ

Presented by Ziaraat.Com

صبر اور شکر کی تصویرِ مجسّم تھے حضورؑ
بلکہ ایمان سراپا تھے امام جمہورؑ
کام تھا مرضیٔ معبود سے غم ہو کہ سرور (۴)
کربلا میں ہوئے جب قتل شہنشاہِ غیورؑ
آلِ احمدؐ کے لئے قید کی تدبیر ہوئی
حلقۂ صبر و رضا پاؤں کی زنجیر ہوئی

ظالموں نے جو لُٹے قافلے کو قید کیا
ساربانِ ناقوں کا وہ سیّد بیمار بنا
پاؤں کے چھالوں میں کانٹوں نے کیا گھر اپنا (۵)
تازیانوں کی اذیّت سے ملی اُس کو دوا
شہرِ کوفہ تک اسی طرح وہ غم کش آیا
کہ کئی بار عیادت کے لئے غش آیا!

پھر بٹھایا اُسے اک ایسے شتر بے پالان
پشت سے جس کی کئی بار گرا وہ ذبیحاہ
پاؤں آخر شکمِ ناقہ سے باندھے گئے آہ (۶)
رانیں زخمی ہوئیں اور خون سے رنگیں ہوئی راہ
خونِ مظلوم سے تر شہر کی گلیاں نکلیں
چمنستانِ ہدایت کی وہ کلیاں نکلیں

ہو کے آبادیوں سے جاتا تھا وہ قافلہ جب
ذلّتِ آلِ پیمبرؐ ہو یہی تھا مطلب
یونہی تا شام گئی عترتِ سلطانِ عرب (۷)
شہر آئینوں کی کثرت سے تھا مانندِ حلب
جس قدر قیدیوں کے عکس کی تعداد بڑھی
اُس قدر ظالموں کی بدعت و بیداد بڑھی

Presented by Ziaraat.Com

بولا عابدؑ کے ستانے کو یزید خود سر
ایک ملعون نے تعمیل کی فوراً اُٹھ کر
فقرے ذلّت کے پئے آلِ رسالتؐ دُہرائے
اہلِ دربار نے الفاظ اہانت دُہرائے

(۸) کوئی منبر پہ کہے واقعۂ فتح و ظفر!
کہے توہین کے الفاظ برائے حیدرؑ

آلِ احمدؐ کو بُرا کہہ چکا جب دشمنِ دیں
گر اجازت ہو تو منبر پہ کہوں میں بھی حزیں
ایک ہلچل سی بڑی بزم میں انکار کے ساتھ
کہا دربار میں اکثر نے یہ اصرار کے ساتھ

(۹) حاکمِ شام سے بولے یہ امامؑ غمگیں
سخت لہجے میں ستمگر نے صدا دی کہ نہیں

آلِ ہاشم کی فصاحت ہے شہرۂ آفاق
گرچہ حاکم کی طبیعت پہ سفارش تھی یہ شاق
طعن و تشنیع سے محفوظ مری ذات رہے
میری عزّت کے منافی نہ کوئی بات رہے

(۱۰) خطبۂ سیّد سجادؑ کے دل ہیں مشتاق
ہو کے مجبور یہ کہنے لگا وہ اہلِ نفاق

سُن کے یہ عابدِ بیمار گئے منبر پر
نہ ردا تھی نہ عمامہ تھا یونہی ننگے سر
موعظہ کے لئے جس طرح وہ سرورؐ پہنچا
کب خطیب اور کوئی یوں سرِ منبر پہنچا

(۱۱) بیڑیاں پاؤں میں تھیں اور کمر میں لنگر
جسم پر بدلے عبا کے تھی فقط خاک سفر

Presented by Ziaraat.Com

حمد اور نعت کے بعد آپ نے یہ فرمایا — شکر اُس رب کا دیا جس نے ہمیں علم اپنا
حلم و انصاف و کرم بخشش و الطاف و عطا (۱۲) اپنے گنجینۂ رحمت سے سبھی کچھ بخشا!

خنکیٔ چشم رسولِ عربی ہوں یارو
میں علیؑ ابن حسینؑ ابنِ علیؑ ہوں یارو

جد امجد تھے ابو طالبؑ عالی مقدار — ہیں جو مشہور مربّیٔ رسولِ مختار
میرے دادا ہوئے جب دوشِ پیمبرؐ پہ سوار (۱۳) طاقِ کعبہ سے گرے کانپ کے بت زار و نزار

سبھی تعظیم کو محتاج و غنی اُٹھتے تھے
میری دادی اگر آتی تھیں نبیؐ اُٹھتے تھے

تھے چچا میرے حسنؑ صاحبِ اخلاقِ حسنؑ — وہ بھی تھے مہرِ نبوت کا نگینۂ احسن
میرا بابا ہوا مقتول سرِ دشتِ محن (۱۴) میں مرا کنبہ ہے سب آج گرفتارِ رسن

یہ نہ سمجھے کوئی اوصاف وہ کب ہیں مجھ میں
جو شرف میرے بزرگوں میں تھے سب ہیں مجھ میں

آبِ زمزم کو صفا ساقیٔ کوثر سے ملی — سنگِ اسود کو بزرگی بھی اسی در سے ملی
قبلہ کو کعبہ کی سمت اُلفتِ حیدرؑ سے ملی (۱۵) شبِ معراج کو معراج پیمبرؐ سے ملی

محفلِ قرب میں پردے کے اِدھر بھی ہم تھے
دستِ قدرت نے بتایا کہ اُدھر بھی ہم تھے

Presented by Ziaraat.Com

ہمیں اسلام بھی ہیں اور ہمیں ایمان بھی ہیں ہمیں تفسیر بھی ہیں اور ہمیں قرآن بھی ہیں
ہیں گدائے درِ معبود بھی سلطان بھی ہیں (۱۶) خواجۂ بوذرؓ و سلماں ہیں سلیمانؑ بھی ہیں

اِنّما حق کی عبادت میں سخا پر شاہد
ہل اتیٰ سورے کا سورہ ہے عطا پر شاہد

حسبِ منشائے خدا آلِ عباؑ نے چاہا ہم نے جو چاہا وہی ربِّ علاؑ نے چاہا
کیا یونہیں ہم کو کسی اہلِ دغا نے چاہا (۱۷) یہ ولا اجرِ رسالتؐ ہو خدا نے چاہا

ہنس کے صحرائے مصیبت سے گزر جاتے ہیں
ہم گلستانِ مشیّت کی ہوا کھاتے ہیں

ابھی تمہید سخن تھی کہ ہوا حشر بپا کوئی کہتا تھا یہ کیا قہر ہوا واویلا!
جس کا ہم پڑھتے ہیں کلمہ یہ ہے اُس کا بیٹا (۱۸) کوئی کہتا تھا کہ ناطق ہے یہ قرآں بخدا

جس پر اللہ کی قدرت کے سب اسرار کھلیں
کیوں نہ پھر اُس کی ثنا میں لبِ گفتار کھلیں

کوئی کہتا تھا وہ مفتی تھے ستم کے بانی جن کی مہروں پہ شہؑ دیں کی ہوئی قربانی
ہے فضول اور کتابوں کی ورق گردانی (۱۹) جملے تقریر کے سب آیتیں ہیں قرآنی

مجتمع لفظوں میں رحمت کا صحیفہ دیکھو
کتنا کامل ہے فضیلت کا صحیفہ دیکھو

Presented by Ziaraat.Com

دیکھ کر بزم کی حالت کو شقی تھا حیراں　　کہا آخر کو موذّن سے کہ دے اُٹھ کے اذاں
جب مؤذن نے کیا حق کی بزرگی کا بیاں (۲۰) بولے سجّادؑ ہے بیشک وہ خدائے دو جہاں
جب کہا اُس نے کہ وہ ربّ ہدا یکتا ہے
دی شہادت شہ دیں نے کہ خدا یکتا ہے

دی صدا اُس نے محمدؐ ہیں رسولِ دوسرا　　سر دربار بھی کہنے لگے صلِّ علیٰ!
بولے سجّادِ حزیں ذکر یہ کس کا آیا (۲۱) میں محمدؐ کی ہوں اولاد یا تو ہے بتلا
بن پڑا کچھ نہ جواب اُس کا جو اس کافر کو
سب کے دکھلانے کو سجدے میں جھکایا سر کو

قاتلِ رتبۂ معصوم رہا گرچہ یزیدؔ　　باز آیا نہ شقاوت پہ وہ شامیؔ پلید
نہ ہوئی قتل کی ہمّت پہ رکھی قید شدید (۲۲) بس کہ قسمت میں تھا ہو زہر سے معصوم شہید
کسی دشمن نے نہ شمشیرِ ستم سے مارا
ہاں بن عبد ملک نے اُنہیں سم سے مارا

مدّتوں روتے رہے باپ کو یا حالتِ زار　　زندگی بھر کبھی حاصل نہ ہوا دل کو قرار
زہر شبّرؑ کی طرح ان کو ملا آخر کار (۲۳) ساتھ پر آیا عرق موت کا تب اُنؔ را بخار
دہر سے سیّدِ والا کی گئے خدمت میں
کربلا میں جو چھٹے تھے وہ ملے جنّت میں

Presented by Ziaraat.Com

دیا فرزند نے جب غسل تو اک شور اُٹھا — تھے نشاں بیڑیوں کے پاؤں میں اب تک پیدا
نیل تھے پُشت پہ دُرّوں کے تو زخمی تھا گلا (۲۴) جیسے گردن سے ہوا تھا نہ ابھی طوق جُدا
ہتھکڑیوں کی نشانوں میں رسن بستہ وہ بیمار رہا
قید ہستی سے چھٹا بھی تو گرفتار رہا

ردحِ زینبؑ نے بکا کی کہ پیارے سجادؑ — اے مرے قافلہ سالار اسیرِ بیداد
قید میں روتی تھی زہراؑ و علیؑ کی اولاد (۲۵) باپ کے غم میں کیا کرتا تھا تو بھی فریاد
اب مری جان نہ رونا ترے صدقے زینبؑ
چین سے قبر میں سونا ترے صدقے زینبؑ

پاس شبّرؑ کے بنی قبر امامؑ مسموم — آئے فرزند کے لینے کو حسینؑ مظلوم
خُلد سے آگئی زہراؑ بھی کہ تھا غم کا ہجوم (۲۶) قبرِ معصوم پہ سادات کے نالوں کی تھی دھوم
کوئی کہتا تھا کہ مظلوم ہے مظلوم کے پاس
دفنِ مسموم ہوا سیّدِ مسموم کے پاس

میل شیطین پیمبرؐ میں رہا نامِ خدا — کہ فدا ان پہ تھے وہ اور وہ تھے اُن پہ فدا
قبر شبّرؑ سے رہی تربتِ بشیرؑ جُدا (۲۷) یوں مقدّر نے کیا فرض محبّت کا ادا
پایا قاسمؑ نے شہؑ کرب و بلا کا پہلو — (از بیتھر فکر)
اِس بھتیجے کو پسند آیا چچا کا پہلو — خیرؔ لکھنوی

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۶۲)

# در شہادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

جب عابدِ بیکس کو پیام اجل آیا — دنیائے دغاباز کی نیت میں بل آیا
وہ زہر دیا جس سے سکوں میں خلل آیا (۱) مانند حسنؑ کٹ کے کلیجہ نکل آیا

ظالم نے مریضِ شہ دلگیر کو مارا
شبّرؑ کی طرح دلبرِ شبیرؑ کو مارا

اولادِ پیمبرؐ پہ مصیبت کا یہ دن ہے — پیاسے کے عزادار کی رحلت کا یہ دن ہے
مظلومؑ کے دلبر کی شہادت کا یہ دن ہے (۲) عاشور کے بعد اور مصیبت کا یہ دن ہے

اس غم سے جگر چاک ہے زہراؑ و نبیؐ کا
اُٹھتا ہے عزادار حسینؑ ابن علیؑ کا

وہ زہر سے دم عابدِ بیکسؑ کا اکھڑنا — سجادؑ دلِ اذکار کا باقرؑ سے بچھڑنا
بگڑی ہوئی تقدیر غریبوں کی بگڑنا (۱۴) اُجڑا ہوا گھر فاطمہؑ زہراؑ کا اُجڑنا

ویراں ہوا دربار ولیؑ ابن ولیؑ کا
بجھتا ہے چراغ آج حسینؑ ابن علیؑ کا

Presented by Ziaraat.Com

آئی شبِ رحلت غمِ تازہ کی نشانی — کچھ ہوش میں آیا شہِ دلگیر کا جانی
باقر سے کہا لاؤ وضو کے لیے پانی (۴) پانی کو جو دیکھا تو ہوئی اشک فشانی
رو کر کہا لشکر ہے یہ غم قلب و جگر کو
دو دن سے بھی پانی نہ ملا میرے پدر کو

صدقے ہوئے شانے مرے عمّو کے اسی پر — جھولے میں اسی کے لیے تڑپے علی اصغرؑ
پھر آپ نے باقرؑ سے کہا پاس بلا کر (۵) اس رات کو ہم تم سے جدا ہوتے ہیں دلبر
دینِ نبوی احمدؐ ذیجاہ کو سونپا
گھر بار تمھیں اور تمھیں اللہ کو سونپا

سن لو یہ وصیت مری اے آنکھوں کے تارے — ناقے کو مرے پیار سے رکھنا مرے پیارے
بائیس۲۲ جگہوں میں یہ رہا ساتھ ہمارے (۶) اس کو نہ کبھی بھول کے قمچی کوئی مارے
افسوس کہ حیوانوں پہ جس کے یہ کرم تھے
اُس پیکرِ اخلاق پہ دُرّوں کے ستم تھے

القصہ وضو کر کے مصلّے پہ جب آئے — دہشت سے بدن کانپ گیا اشک بہائے
سجّادے پہ سجّادؑ پسینے میں نہائے (۷) ہل ہل گیا گردوں جو لبِ پاک ہلائے
آواز یہ آتی تھی شہِ کرب و بلا کی
یہ طاعتِ آخر ہے مرے زینِ عباؑ کی

Presented by Ziaraat.Com

وہ نصف شب اور راضیؑ تقدیر کا سجدہ
نورِ نظر کشتۂ شمشیر کا سجدہ
(۸)
پیغامِ اجل تھا کہ وہ دلگیر کا سجدہ
جس طرح کہ عاشور کو شبیرؑ کا سجدہ
اُٹھے جو مصلّے سے تو غش کر گئے سجادؑ
ہے ہے مرے بابا کہا اور مر گئے سجادؑ

ہاں اہلِ ولا اب نہ توقف ہو یہاں کا
رونے کو بتولؑ آئی ہیں خود بزمِ عزا میں
سر پیٹ کے کہتی ہیں غمِ زینؑ عبا میں
(۹)
فریاد کو جاؤں گی میں دربارِ خدا میں
کیا خوب ہدایت کا صلہ مجھ کو ملا ہے
بے رحموں نے بچّے کو مرے زہر دیا ہے

جب غسل و کفن دینے لگے باقرؑ ذی جاہ
دیکھا کہ کئی داغ سیہ پشت پہ ہیں آہ
رو کر کہا۔ کیا چیز پسند آئی ہے یا شاہ
(۱۰)
اس شام کے ہدیے کو لیے جاتے ہیں ہمراہ
ایسی کششیں مہرِ نبوت میں کہاں ہیں
یہ پشت پہ اُمّت کی شفاعت کے نشاں ہیں

کھودی گئی تربت جو قریبِ حسنؑ پاک
دل ہل گئے جب خاک کو سونپا بدنِ پاک
مرنے پہ بھی کہتا تھا یہ گویا دہنِ پاک
(۱۱)
بے گور رہا تھا مرے بابا کا تنِ پاک
تھا دھوپ کا سایہ جسدِ شاہ زمنؑ پر
سجادؑ حزیں خاک مرے دفن و کفن پر

Presented by Ziaraat.Com

اصحاب نے میّت کو لحد میں جو اُتارا جو چاہنے والے تھے بڑھے بہر نظارا
سرکار رُخِ روشن سے کفن کا جو کنارا (۱۲) چہرے پہ نظر کر کے ہر اک رو کے پکارا
آنکھوں سے جو تاریش لکیریں سی عیاں ہیں
چالیس برس اشک بہانے کے نشاں ہیں

باقرؑ نے کہا پیٹ کے سر اشک بہا کر مظلوم پدر اچھوڑ چلے اب ہمیں کس پر
اب کون سنائے گا مصائب کے وہ دفتر (۱۳) مقتل کی خبر۔ کوفے کے غم۔ شام کے منظر
پھر پنڈلیوں کے زخم دکھاتے ہوئے جاؤ
مرہم تو جراحت پہ لگاتے ہوئے جاؤ

اے اُمّتِ ظالم کی جفاؤں کے گرفتار اے برہنہ سر قیدیوں کے مونس و غمخوار
اے اشک بہاتے ہوئے بچّوں کے مددگار (۱۴) رسّی میں بندھی بی بیوں کے قافلہ سالار
عترتؑ کے نگہبان۔ خدا حافظ و ناصر
کنبے کے شتربان۔ خدا حافظ و ناصر

جنّت میں ملیں جب شہ مظلوم کے نانا بابا! انہیں اُمّت کا ہر اک ظلم سنانا
وہ قیدِ ستم اور مری طفلی کا زمانا (۱۵) رسّی میں لٹکتے ہوئے بازاروں میں جانا
زندان میں دل میرا بہلتا تھا انہی سے (از نتیجۂ فکر)
مجرا مرا کہنا میری نادان پھوپی سے حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

(۶۳)

مرثیہ

# شہادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

بنیرہ اسدِ کردگار ہیں سجادؑ
جلالتِ شہِ دُلدل سوار ہیں سجادؑ
حشم میں ہاشمِ گردوں وقار ہیں سجادؑ (۱)
یزیدیت کے لیے ذوالفقار ہیں سجادؑ

قدم میں دم ہے شہِ دستگیر کی صورت
علیؑ میں یہ بھی جنابِ امیر کی صورت

عمل میں علم میں حیدرؑ ہیں سید سجادؑ
علیؑ کا نقشِ مکرّر ہیں سیدِ سجادؑ
امینِ نسلِ پیمبرؐ ہیں سیدِ سجادؑ (۲)
حسینِ خلد ہیں، کوثر ہیں سیّد سجادؑ

وہ نوحِ کشتیِ اُمّت ہیں مصطفیٰؐ کی قسم
نبیؐ کی آل میں آدم ہیں یہ خدا کی قسم

وہ سر پہ بارِ امامت وہ پاؤں میں زنجیر
نحیف اور جلالت کی سر بسر تصویر
وہ صبر و شکر سے تبلیغِ دینِ عالم گیر (۳)
بشر کے بھیس میں گویا ہے سیرتِ شبیرؑ

اسیرِ ظلم بھی ہیں سطوتِ حسینؑ بھی ہیں
یہ ایک وقت میں عابدؑ بھی ہیں حسینؑ بھی ہیں

Presented by Ziaraat.Com

علیؑ تھے جیسے شہنشاہِ ذوالمنن کے بعد
حسنؑ تھے جیسے امامِ صنم شکن کے بعد
(۴)
حسینؑ جیسے تھے نامِ خدا حسنؑ کے بعد
ہر اک شرف میں یہ ایسے ہیں پنجتنؑ کے بعد

ملی ہے حشر سے حد آپ کے عزائم کی
کہ منتظر ہے قیامت انہی کے قائم کی

دعا سے ان کی کوئی اب جلے کہ ہاتھ ملے
یہ باغِ علم و عمل کے تھے پھول پھولے پھلے
(۵)
پسر تھے اُن کے جو زہراؑ کی گود کے تھے پلے
نبیؐ کے ذہن سے سوچا، چلن علیؑ کے چلے

علیؑ کا رعب بھی تھا خُلقِ جدِّ امجد بھی
یہ اپنے وقت کے حیدرؑ بھی تھے محمدؐ بھی

نبی کے خُلق کے وارث، یہ خَلق کے مختار
حرم کے قافلے ہیں حق کے قافلہ سالار
(۶)
زمینِ شام سے پوچھو جلال و جاہ و وقار
بندھے تھے ہاتھ مگر صدق کے علم بردار

یہ ترجمانِ فروع و اصول بن کے گئے
امامِ وقت تھے بالکل رسولؐ بن کے گئے

کبھی یزید کا فتنہ خدا کے گھر دیکھا
کبھی نبیؐ کے مدینے میں شور و شر دیکھا
(۷)
کبھی لہو کا تلاطم اِدھر اُدھر دیکھا
زوال و اوج خلافت کا عمر بھر دیکھا

ہر ایک حال میں غیروں سے بھی بھلائی کی
ہر ایک موڑ پہ امّت کی رہنمائی کی

Presented by Ziaraat.Com

نہ طاقتوں سے یہ دب کر رہے نہ ٹکرائے
(۸) بہ اعتدال اُٹھایا قدم جدھر آئے
مگر جو فرضِ امامت تھا وہ بجا لائے
دعا بھی مانگی تو قدرت کے راز تلائے

جہالتوں کے گڑھے حکمتوں سے پاٹ دیے
اسی اصول پہ چالیس۴۰ سال کاٹ دیے

خلافتِ اموی نے ہزار ظلم کیا
مگر حسینؑ کا وارث بہ صبر و شکر جیا
ہوا نہ یہ بھی گوارا تو جل کے زہر دیا
(۹) مچایہ شورِ شقی نے نبیؐ کو لوٹ لیا

قتیلِ جور و جفائے ولید ہوتے ہیں
جنابِ عابدِ بیکس شہید ہوتے ہیں

منا رہے ہیں خوشی ظلم و جور کے بانی
پڑا ہے غش میں حسینِ غریب کا جانی
دمِ نماز جو چونکا یہ حیدرِ ثانیؑ!
(۱۰) وضو کے واسطے اٹھ کر طلب کیا پانی

جو پانی آیا تو منہ آنسوؤں سے دھونے لگے
پھری نگاہوں میں بابا کی پیاس رونے لگے

تڑپ کے دل نے کہا ہائے سیّدِ خوشخو
یہی تو ہے نہ ملا تین دن جو بہرِ وضو
اسی کی چاہ میں کوثر کو چل بسے مہرو
(۱۱) اسی کے واسطے عمّو کے کٹ گئے بازو

یہی تو وہ ہے جو بے شیر نے نہ پایا تھا
اسی کو مانگ کے گردن پہ تیر کھایا تھا

Presented by Ziaraat.Com

وضو سے ہو کے جو فارغ چلے مصلّے پر
جلو میں ساتھ تھے باقرؑ کہا کہ نورِ نظر
بہت قریب ہے اس نیم جاں کا وقتِ سفر (۱۲) نبیؐ کی شرع کے اب تم ہو ہادی و رہبر
غمِ حسینؑ تو ہر دوستدار کو سونپا
یہ دین تم کو، تمہیں کردگار کو سونپا

غرضکہ آئے مصلّے پہ اور پڑھی وہ نماز
کہ جس کے بعد تھی حدِّ وصالِ ناز و نیاز
ہر ایک ذکر طویل اور ہر اک سجود دراز (۱۳) پکارتی تھی یہ روحِ حسینِ سجدہ نواز
مجھے بھی ناز ہے جس پر یہی وہ طاعت ہے
یہ آخری مرے سجادؑ کی عبادت ہے

ہوئی تمام جو آخر نمازِ جانِ رسولؐ
دعا و حمد کے لب چومتا تھا حسنِ قبول
دیا جو شکر کے سجدے کو حق کی یاد میں طول (۱۴) تو ایک عصر کا یاد آیا سجدہ بمقبول
اُٹھے جو روتے ہوئے کوچ کر گئے سجادؑ
کہا حسینؑ حسینؑ اور مر گئے سجادؑ

اُٹھائی دوڑ کے باقرؑ نے لاش رو رو کر
تمام بی بیاں ماتم میں پیٹنے لگیں سر
محلّۂ بنی ہاشم میں غل مچا گھر گھر (۱۵) اٹھا جہاں سے عزادارِ سبطِ پیغمبرؐ
چھٹا وہ آل سے جو آسرا تھا غربت کا
بجھا چراغ شہِ کربلا کی تربت کا

Presented by Ziaraat.Com

عزا میں بال بکھیرے۔ بہ صد وفورِ الم
تڑپ رہے ہیں نبیؐ و علیؑ کے اہلِ حرم
جو صبح و شام مناتا رہا حسینؑ کا غم (۱۶)
اب اہلِ بیتِ پیمبرؐ میں اُس کا ہے ماتم
جو نوحہ خواں تھا، اسے جب خموش پاتی ہیں
مجالسِ غمِ شبیرؑ خاک اُڑاتی ہیں!

نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ کی روح ہے ناشاد
حسینؑ کا ہے یہ نوحہ کہ ہائے اے سجادؑ
بتولؑ کہتی ہیں رو کر کہ یا خدا فریاد (۱۷)
سہے گی دہر میں کیا کیا ستم مری اولاد
جفا سے قتل کیا۔ جبر و قہر سے مارا
مرے مریض کو ظالم نے زہر سے مارا

نبیؐ کی آل میں کچھ کم ہوا جو شورِ فغاں
کیا علیؑ کے محبّوں نے غسل کا ساماں
بہ حدِّ شرع تنِ پاک جب ہوا عریاں (۱۸)
تھے گہرے گھاؤ کے پُشت و کمر پہ چند نشاں
تڑپ کے سب نے کہا۔ ہائے داغ دے کے چلے
یہ قیدِ شام کا تحفہ لحد میں لے کے چلے

کفن کے بعد ہوا جبکہ آخری دیدار
دفورِ گریہ میں حیراں ہوئے صغار و کبار
نظر پڑا رُخِ روشن پہ یہ سماں اک بار (۱۹)
کھنچی ہیں جیسے لکیریں سی کچھ سرِ رخسار
کہا کسی نے۔ یہ اسرار ہو عیاں کیسے؟
یہ چشمِ پاک سے تاریش ہیں نشاں کیسے؟

Presented by Ziaraat.Com

یہ بات سن کے سبھی نے دلوں پہ داغ سہے
مگر تڑپ کے یہ باقر نے چند لفظ کہے
اُن اشکوں کے یہ نشاں ہیں جو ساری عمر بہے (۲۰) یہ سن کے ہوش نہ شیروں کے برقرار رہے

چبا کے ہونٹوں کو تڑپے جناب زید شہید
ان آنسوؤں کا ہیں لُبّ لباب زید شہید

اٹھا جنازۂ بیمارِ کربلا افسوس
سوئے بقیع مسافر رواں ہوا افسوس
ہر اک پسر نے عمامہ پٹک دیا افسوس (۲۱) یہ سر کو پیٹ کے باقر نے دی صدا افسوس

حرم کو چھوڑ کے جاتے ہیں یوں کہیں بابا
یہ صبر و حلم میں سجادؑ تو نہیں بابا

وہ زخم پنڈلیوں کے پھر دکھائیے بابا
جراحتوں پہ تو مرہم لگائیے بابا
سنا کے شام کی خبریں رُلائیے بابا (۲۲) وہ پھر "اُقادُ ذلیلاً" سنائیے بابا

وہاں جو بنتِ علیؑ کو جلال آیا تھا!
حضور نے انھیں کیا کہہ کے پھر منایا تھا

وہ قیدِ ظلم مجھے آج تک نہیں بھولی
وہ شام و کوفہ کے بازار اور آلِ نبیؐ
رسن میں لٹکے تھے جو ننھے ننھے دو قیدی (۲۳) وہ ایک میں تھا اور اک میری نیم جاں پھپھی

نبیؐ سے خلد میں یہ غم تمام کہہ دینا (از نتیجۂ فکر)
سکینہ بی بی کو میرا سلام کہہ دینا حضرت نسیم امروہوی

---

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۶۴)

# شہادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

ہوئے اسیر بلا میں جو سید سجادؑ — یتیم و بے کس و آشنا پہ تھی بیداد
نظر نہ آتا تھا ایک شخص بھی پئے امداد (۱) نگاہ یاس سے تکتے تھے چار سو پئے داد
جفا گروں نے جفا بیشمار کی ہے ہے
نہ قدر سید عالی وقار کی ہے ہے

یہ ظلم ڈھایا شہ دیںؑ کے ہائے دلبر پر — تمام عمر ہوئی ان کی روتے روتے بسر
نہ باقی رہ گیا ہائے کوئی بھی یاور (۲) لہو بہاتے تھے آنکھوں سے حال تھا ابتر
تڑپتے باپ کی تشنہ لبی پہ تھے ہر دم
لہو بہاتے تھے آنکھوں سے حال تھا پیہم

جہاں سے پیاسے گئے سب مرے عزیز پیارے — اکیلا رہ گیا رونے کو بیکس و ناچار
عدو نے کر دیا ہے ہے مرا جگر تو فگار (۳) مگر نہ خشک گلے پر مری پھری تلوار
کیا ہے آل کو تہ تیغ فوج اظلم نے!
جو خورد سال تھے بچے وہ تشنگی سے بیدم تھے

Presented by Ziaraat.Com

فلک کی آنکھ سے پیہم لہو برستا تھا
ستم ہے فوج خوشی سے بجاتی تھی باجا

(۴)

خیامِ بنتِ علیؑ میں تھا شور نالہ بپا
قلق سے ہوتا تھا سوٹکڑے دل فرشتوں کا

نہ روئیں اپنے عزیزوں کو رات دن کیونکر
کھلے ہیں سینۂ سوزاں میں داغہائے جگر

ملا نہ سیّدِ لولاک کو بھی گورو کفن!
پھرائے لاش پہ گھوڑے کھڑی تھی در پہ بہن

(۵)

ردائیں چھن گئیں بیبیوں کی لٹ گیا گلشن
نکالا رانڈوں کو بلوے میں تب برنج و محن

یہ اہلِ بیتِ محمدؐ کی شان و عزّت کی
ردا نہ سر پہ تھی عُریاں نبی کی عترت کی

پدر کے آگے ہی سجادؑ تھے بہت بیمار
پڑے تھے بسترِ غم پر بحالتِ ناچار

(۶)

ترس نہ کھاتا تھا لاغر پہ کوئی ظلم شعار
جہاں سے اٹھ گئے تھے سارے یار و انصار

کریں جفا پہ جفا کس طرح نہ بانیٔ شر
حسینؑ مر گئے ہیں کوئی اب نہیں سر پر

غریب و بیکس و سیّد پہ ظلمِ اعدا ہے
بنا کے ساربان و احسر تا پھرایا ہے

(۷)

قریب نظروں کے کنبہ غریب کا سارا ہے
حیا سے سر ہیں جھکائے پہ دم نکلتا ہے

برہنہ سر ہیں رسن بستہ ہائے روتے ہیں
ہجومِ عام میں سب اپنی جان کھوتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

سوائے بیکسی و یاس آیا کچھ نہ نظر
مہار ہاتھ میں پکڑے ہوئے پھرے در در
(۸)
رگوں سے خون تھا جاری اور طوق کا لنگر
یہ حال دیکھ کے زینب ؑ بھی پیٹتی تھیں سر

غم و الم یہ دیا خلد میں پیمبر ؐ کو
عدو لگاتے تھے پیہم تازیانہ بے پر کو

چراغ بجھ ؐ گیا زہرا کا آگئی آفت
تباہ گھر ہوا شبیر ؑ کی لٹی دولت
(۹)
نواسیوں پہ نبی ؐ کے یہ ہوتی ہے بدعت
برائے نام بھی امت کو کچھ نہ تھی غیرت

ہوا نہ خوش دلِ سجاد ؑ ایک دم کیلئے
پدر کو روتے ہوئے اٹھ گئے زمانے سے

تڑپ رہے ہیں جو بستر پہ عابد ؑ بیمار
نہ کوئی حامی تھا باقی نہ یار و انصار
(۱۰)
زہر ہائے جگر کے بھی ہو گیا تھا پار
پکارتے تھے پدر ہو کہاں میں تم پہ نثار

صدائے حضرت شبیر کان میں یہ آئی
میں ہوں سرہانے کھڑا اے پدر کے شیدائی

اٹھا کے سختیاں ہے گزرتے ہو بیٹا
نشاں گلے میں ابھی تک ہے طوق و بیڑی کا
(۱۱)
مجھے ہے یاد وہ کانٹوں پہ راستہ چلنا
تمام کنبہ کھلے سر تھا ملوے میں مرا

مرے غریب میں صدقے تری غریبی کے
ارے غضب ہے کلیجے کے ہو گئے ٹکڑے

Presented by Ziaraat.Com

عزیز و سینہ و سر پیٹو اُٹھ گئے سجادؑ — یتیم ہو گئے باقرؑ ہوئی نئی بیداد
(۱۲)
پچھاڑیں کھاتے ہیں لاشہ پہ بادلِ ناشاد — یہ رو کے کہتے ہیں پیہم کہ میں ہوا برباد

تمام عمر نہ چین آپ کو ملا کچھ بھی
یہ صبر تھا نہ کسی کا گلا کیا کچھ بھی

جہاں سے اُٹھ گیا والی غریبوں کا پیٹو — اُٹھائی سختیاں کیا شام میں ذرا سوچو
(۱۳)
اسیر ہونا شہؑ پاک کا خیال کرد — حرم تھے سامنے بے پردہ کچھ خیال کرد

زمیں پہ کھا کے جو غش آہ گرتے تھے لاچار
لگائے پشت پہ دُرّے تھے ہائے ستم شعار

پدر کو غسل و کفن دیتا ہے یتیم پسر — تو خون روتا ہے بیٹا پدر کے لاشے پر
(۱۴)
جو نیل دُرّوں کے آتے ہیں پشت شہ پہ نظر — لبوں پہ آتی ہے بیساختہ فغانِ جگر

یہ کیسا زہر عدو نے دیا خدا کی پناہ
یتیم ہم کو لعیں نے کیا خدا کی پناہ

یہ غم وہ ہے زریقہ دل و جگر ہیں چاک — سروں کو پیٹتے شیعہ ہیں اور اڑاتے خاک
(۱۵)
وفورِ غم سے کئے دے رہے ہیں خود کو ہلاک — ہلا رہی ہے فلک کو فغانِ حسرت ناک

چراغ بجھ گیا ہے رسولؐ کے گھر کا
نہ پوچھو کیسا سماں ہے بتولؑ کے گھر کا

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۶۵)

# شہادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

وارثِ مسندِ احمدؐ ہیں جنابِ باقرؑ
جعفری فقہ کے مسند میں جنابِ باقرؑ
(۱)
جانشینِ جدِ امجد ہیں جنابِ باقرؑ
باقرِ علمِ محمدؐ ہیں جنابِ باقرؑ

دل میں محفوظ بھی ہیں، لوح میں مرقوم بھی ہیں
پانچویں ہادیِ دیں، ساتویں معصوم بھی ہیں

پارۂ مصحفِ اعجازِ شہِ بدر و حنین
آنکھیں آیات کی دیکھا کریں وہ نورُ العین
(۲)
سورۂ محکمِ تفسیرِ رسولؐ الثقلین!
ان کی ماں بنتِ حسنؑ، ان کے پدر جاحسینؑ

کُل ائمہؑ میں یہی وہ دُرِ یک دانہ ہیں
اک امام آپ کے دادا ہیں تو اک نانا ہیں

دے دیا ہے جو محمدؐ نے انہیں اپنا نام
جب تو ہے چشمِ نبیؐ میں وہ بلندان کا مقام
(۳)
سحر و شام انہیں علمِ محمدؐ سے ہے کام
یا تو زہراؑ کو کیا آپ نے یا ان کو سلام

میری خاطر سے نہیں، دین کی خاطر پوچھو
جاؤ اصحاب میں ہوں گے کہیں جابرؓ پوچھو

Presented by Ziaraat.Com

کلفتیں جھیل کے باقرؑ جو پھرے سوئے وطن
پہلے روضے پہ گئے جد کے بہ صد رنج و محن
رکھ کے تربت پہ عمامہ یہ کیا رو کے سخن (۴)
نانا جاں! دیکھ لے آپ اپنے اُمت کے چلن
ایسی برگشتہ ہے عترت سے خدائی نانا
کلمہ پڑھ کے ستاتے ہیں دہائی نانا

دل کو تسکین ہوئی گھر کو پھرے شاہِ زمنؑ
خدمتِ دیں میں بسر کرتے رہے سرو و علن
تھی امامت کی طلب گار جو اولادِ حسنؑ (۵)
مل گئے جا کے خلیفہ سے خدا کے دشمن
شام سے خوب سوغات وہ پُرفن لائے
نذر کو زہر بھرے زین کا تو سن لائے

جیسے ہی رخش پہ اسوار ہوئے شاہِ زمنؑ
اثرِ زہر سے مرجھانے لگا گل سا بدن
بولی قسمت کہ نواسے کو ملی ارثِ حسنؑ (۶)
دفعتہً کانپ گیا بنتِ نبیؐ کا مدفن
آئی آواز کہ پھر خستہ جگر کو لوٹا
چرخ نے پھر مرے شبیرؑ کے گھر کو لوٹا

زینِ پُرزہر سے اُترے تو چڑھا تن پہ ورم
بولے جعفرؑ سے کہ بچنے کے نہیں ہیں اب ہم
سُن کے یہ گھر میں مچا حشر، ہوا وہ ماتم (۷)
صورتِ زینبؑ و کلثومؑ تڑپتے تھے حرم
شور تھا خلق سے مولائے زمن جاتے ہیں
آج پھر فاطمہؑ کے گھر سے حسنؑ جاتے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال — بولے یہ جعفرؑ صادق سے کہ اے وارثِ آل
عازمِ خلد ہے یہ عبدِ خدائے متعال! (۸) اب مرا جامۂ احرام نکالو مرے لال!

اسی چادر کا کفن مجھ کو پہنانا بیٹا
پاس بابا کے مری قبر بنانا بیٹا

گھر میں کل آٹھ سو درہم ہیں مرے ماہ لقا — وہ بھی سب وقف کیے ہم نے پئے اہلِ عزا
دس برس تک ہو منیٰ میں غمِ شبیر بپا (۹) مشتہر حال ہو سب آل کی مظلومی کا

مثلِ تقریب نہ ہو غم ہو غم و ہم کی طرح
رَوئیں ذی الحجہ میں محبِ ماہِ محرم کی طرح

دوستو حضرتِ باقرؑ کی وصیت کو سنا — دے گئے زیست میں فرزند کو سامانِ عزا
وائے بر غربت و ناچاریِ شاہِ شہدا (۱۰) کس سے فرمائیں گے لاشے پہ مرے کیجو بکا

دل کو معلوم ہیں جو ظلم ہیں ہونے والے
شام کو روتے چلے جائیں گے رونے والے

ہائے وہ نزع کا ہنگام وہ عابد کا پسر — سر بالیں وہ جگر بند رکھے گود میں سر
دل شکستہ نے جو یٰسین پڑھی رو رو کر (۱۱) بولے مولا میں فدا صبر کرو نورِ نظر

سونپ کر دین تمہیں جاتا ہے باقر بیٹا
اِنّا لِلّٰہ! خدا حافظ و ناصر بیٹا

Presented by Ziaraat.Com

تیسرے دن جو کیا زہر نے حد درجہ نڈھال  بولے یہ جعفرؑ صادق سے کہ اے وارثِ آل
عازمِ خلد ہے یہ عبدِ خدائے متعال! (۸)  اب مرا جامۂ احرام نکالو مرے لال!

اسی چادر کا کفن مجھ کو پہنانا بیٹا
پاس بابا کے مری قبر بنانا بیٹا

گھر میں کل آٹھ سو درہم ہیں مرے ماہ لقا  وہ بھی سب وقف کیے ہم نے پئے اہلِ عزا
دس برس تک ہو منیٰ میں غمِ شبیر بپا (۹)  مشتہر حال ہو سب آل کی مظلومی کا

مثلِ تقریب نہ ہو غم ہو غمِ دہم کی طرح
روئیں ذی الحجہ میں محبِ ماہِ محرم کی طرح

دوستو حضرتِ باقرؑ کی وصیت کو سنا  دے گئے زیست میں فرزند کو سامانِ عزا
وائے بر غربت و ناچاریِ شاہِ شہدا (۱۰)  کس سے فرمائیں گے لانے پہ مرے کیجو بکا

دل کو معلوم ہیں جو ظلم ہیں ہونے والے
شام کو روتے چلے جائیں گے رونے والے

ہائے وہ نزع کا ہنگام وہ عابد کا پسر  سر بالیں وہ جگر بند رکھے گود میں سر
دل شکستہ نے جو لیٰسین پڑھی رو رو کر (۱۱)  بولے مولا میں فدا صبر کرو نورِ نظر

سونپ کر دین تمہیں جاتا ہے باقرؑ بیٹا
انا للہ! خدا حافظ و ناصر بیٹا

Presented by Ziaraat.Com

حشر برپا ہے مدینے میں قیامت ہے قریب
باقرِ علمِ نبیؐ کا دمِ رحلت ہے قریب
فاطمہؑ پیٹتی ہیں سر کو وہ آفت ہے قریب (۱۲)
روحِ شبیرؑ تڑپتی ہے شہادت ہے قریب

کُنبہ رونے کے لیے آل کے گھر آ پہنچا
اثرِ زہرِ دغا تا بہ جگر آ پہنچا

لو یہ کون آئے کہ رویت کو دمِ آنکھ نہیں رکا
کس کی تسلیم کو یہ ہاتھ اٹھا باقرؑ کا
کون یہ بی بی ہیں۔ کرتی ہوئی آہیں جو بکا (۱۳)
گھر میں سب رونے لگے، آل میں کہرام مچا

شبّرؑ و حیدرؑ روز ہراؤ نبیؐ روتے ہیں
اپنے پوتے کو حسینؑ ابنِ علی روتے ہیں

غل مدینے میں ہوا ہائے سدھارے باقرؑ
اُٹھ گئے گلشنِ ہستی سے ہمارے باقرؑ
بستۂ طوق و سلاسل کے دُلارے باقرؑ (۱۴)
روحِ شبّرؑ کا ہے نوحہ مرے پیارے باقرؑ

زہر کس چال سے غدّار نے بھیجا افسوس
کٹ گیا میری طرح تیرا کلیجہ افسوس

مادرِ جعفرِ صادقؑ تھیں بکھیرے ہوئے بال!
بین کرتے تھے تڑپ کر حرم نیک خصال
بے بیاں دیتی تھیں پُرسا جو دمِ رنج و ملال (۱۵)
روتے تھے وہ جنھیں عاشور کا معلوم تھا حال

پُرسا جو دیتے ہیں وہ مقتل میں پڑے سوتے تھے
طفل تک سیلیوں کے ڈر سے نہیں روتے تھے

Presented by Ziaraat.Com

ہائے وہ میّتِ مسموم وہ جعفرؑ کا محن — ہاتھ سے باپ کو بیٹے نے دیا غسل و کفن
قبرِ اطہر کو ملا پہلوئے سجادؑ و حسنؑ (۱۶) — جان ذاکر کی ہو قربانِ شہ تشنہ دہنؑ

کون مقتل سے اُٹھاتا تنِ صد پاش حسینؑ
اربعیں تک رہی بے غسل و کفن لاشِ حسینؑ

کون اُسے دفن کرے جس کا نہ بھائی نہ پسر — کون دے غسل اسے قید ہو جس کا سب گھر
کیا کفن دے وہ بہن چھن گئی جس کی چادر (۱۷) — ہائے وہ جلتی ہوئی ریت وہ جسمِ بے سر

سب لٹیرے تھے وہ سفّاکِ زمن کیا دیتے
پیرہن لاش کا لوٹا تو کفن کیا دیتے!

دفن کر کے جو بقیع سے پھرے اہلِ عزا — مرقدِ حضرتِ باقرؑ سے اٹھا شورِ بکا
روئے یہ کہہ کے گلے مل کے شہِ کربِ بلا! (۱۸) — میرے اصغرؑ کے بھتیجے تری گردن کے فدا

اثرِ ظلم گلے سے یہ عیاں ہے اب تک
رسنِ ظلم سے چھلنے کا نشاں ہے اب تک

میرے سجادؑ کے دلدار مرے مہ پارے — تم کو شاباش کہ بچپن میں ہمت ہارے
یوں بھلائے شرفِ اعدا نے تمہارے سارے (۱۹) — حق تو صلوات پڑھے شمر طمانچے مارے

خلد میں جا کے جو نانا کی زیارت کرنا — از نتیجہ فکر
یہ رہے دھیان نہ اُمّت کی شکایت کرنا — حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۶۶)

# شہادت حضرت امام محمد باقرؑ علیہ السلام

باقرؑ ہوئے امامِ دو عالم پدر کے بعد — چمکا ستارۂ فلکِ دیں قمر کے بعد
پایا وہ عزّ و جاہ شہِ بحر و بر کے بعد (۱) رتبہ ملا علیؑ کو جو خیر البشرؐ کے بعد
فرمانروائے کشورِ دینِ خدا ہوئے
مسند نشینِ انجمنِ اولیا ہوئے

لی ایسے ایسے بچوں نے مردانگی کی داد — دشوار کیا تھا باقرِ معصومؑ کو جہاد
پر تھی ازل سے مصلحتِ خالقِ عباد (۲) ہو جانشینِ عابدِ بیکسؑ یہ خوش نہاد
صدمے اسی سبب سے اُٹھائے پدر کے ساتھ
تیغِ ستم سے بچ کے پھرے آئے پدر کے ساتھ

منظور حق کو رکنِ امامت کا تھا قیام — دفتر میں اُوصیا کے رقم ہو چکا تھا نام
تھا حکمِ ذوالجلال یہ ہوں پانچویں امام (۳) قائم رہے شریعتِ پیغمبرِ انام
دیں امتحانِ صبر بزرگوں کی شان سے
حجّت تمام کر کے سدھاریں جہان سے

Presented by Ziaraat.Com

حمدِ خدا میں کٹتے رہے امتحاں کے دن
شاکر رہا خطاب شہنشاہِ انس و جن
(۴)
قائل تھے حلم شاہ کے سب کودک و مسن
ہر رنج میں رہا دلِ آگاہ مطمئن!

کینہ بھرا ہوا تھا جو قلبِ ہشام میں
تکلیف دی بلا کے مدینے سے شام میں

گمراہ سے ڈرا نہ دو عالم کا مقتدا
مصروفِ وعظ و پند ہوا کل کا رہنما
(۵)
غصے میں آکے دشمنِ دیں نے غضب کیا
زنداں میں شہ کو بھیج دیا وا مصیبتا

دیکھا جو ڈھنگ ظلم ہشامِ پلید کا
یاد آیا یوسف کو زمانہ یزید کا

جس شخص کے سپرد تھے زندان کے اسیر
جا کر کہا ہشام سے اُس نے کہ اے امیر
(۶)
ہوگا فساد بگڑے ہوئے ہیں جوان و پیر
یک دل ہے تجھ سے لڑنے کو اک مجمعِ کثیر

باقرؑ کو کر دے جلد رہا قیدِ سخت سے
ہشیار اے ہشام خلافت کے تخت سے

گھبرا گیا ہشام سنا جب یہ ماجرا
حضرت کو قید خانے سے فوراً رہا کیا
(۷)
راہی ہوئے مدینہ کی جانب شہِ ہدا
تھے ہمرکاب چند رفیقانِ باوفا

ظالم نے کی یہ فکر کہ ایذا ہو راہ میں
کھانے کی کوئی شے نہ مہیا ہو راہ میں

Presented by Ziaraat.Com

پابندِ حکم حاکمِ جابر تھے بے ادب
قیمت سے کوئی چیز نہ دیتے تھے بے غضب
(۸)
فاقے سے تین روز رہا سرورِ عرب
جس طرح کربلا میں اُٹھایا تھا یہ تعب
گزرے تھے وہاں بھی اتنے ہی دن بھوکے پیاس میں
دل تھا ہجوم حسرت و اندوہ یاس میں

شکر خدا کیا شہ عالی مقام نے
دی بد دعا بھی اُس کو نہ شاہِ انام سے
(۹)
افسوس دم لیا نہ عدوئے امام نے
کی فکرِ قتلِ شاہِ دو عالم ہشامؑ نے
تیار ایک زین ستمگار نے کیا
پیوست اس میں زہر سیہ کار نے کیا

وہ زین اور خلعتِ زر تار قیمتی!
تحفہ یہ بھیجا آہ پئے دلبرِ علیؑ
(۱۰)
آگاہ اس کے ظلم سے تھا وارثِ نبیؐ
فرمایا آشکار حقیقت ہے زین کی
یہ چوب جس درخت کی ہے جانتا ہوں میں
ہر شئے کی اصل و فرع کو پہچانتا ہوں میں

رکھا گیا شتر پہ جو وہ زین زہر دار
جنّت کی سیر کرنے کو حضرتؑ ہوئے سوار
(۱۱)
فی الفور ہو گیا اثرِ زہر آشکار!
اعضائے پاک سوج گئے اُترے بیقرار
حدّت یہ تھی کہ خشک رگِ دل کا خوں ہوا
عابدؑ کے لالہ رخ کا بدن نیلگوں ہوا

Presented by Ziaraat.Com

باقرؑ کے واسطے مرض الموت تھا وہی ایذائے سخت کُل کے مددگار نے سہی
طاقت نہ اُٹھنے کی شہ ذیجاہ میں رہی (۱۲) بخشا پسر کو آپ نے زورِ یداللّٰہی

صدمہ عجب تھا جعفرؑ صادق کی جان پر
جاری وصیتیں ہوئیں جس دم زبان پر

رونے لگا پسر جو سُنا یہ کلامِ یاس شہ نے کہا خدا ہو نگہبان نہ ہو اُداس
رکھا ہوا ہے جو مرے احرام کا لباس (۱۳) دینا کفن اسی سے مجھے میرے حق شناس

نہلانا اپنے ہاتھ سے اے مہ جبیں ہمیں
پڑھ کر نماز قبر میں رکھنا تمہیں ہمیں

بیٹے نے عرض کی میں فدا حکم شاہ پر اب تو حضور چاق مجھے آتے ہیں نظر
ہے خیریت عیاں نہیں کچھ موت کا اثر (۱۴) شہ نے کہا صدا کوئی سنتے ہو اے پسر

مجھ کو بُلانے عابدؑ بیمار آئے ہیں
بیٹا تمہارے جد پسِ دیوار آئے ہیں

آواز دے رہا ہے جگر گوشۂ حسینؑ آ جلد باغ خلد میں اے میرے نورِ عین
یہ کہتے کہتے چُپ ہوئے سلطانِ مشرقین (۱۵) لختِ جگر نے آہ کی آیا نہ دل کو چین

دیکھا کہ حال غیر ہے شاہِ انام کا!
قبلہ کی سمت کر دیا چہرہ امام کا!

Presented by Ziaraat.Com

تھا جن کے سامنے رُخ فرزندِ مہ لقا — آنکھیں وہ بند ہو گئیں اندھیر ہو گیا
جو دلربا سے کہہ رہے تھے دل کا مدعا (۱۶) — خاموش وہ زباں ہوئی اے وا مصیبتا

کیسا تھا کرب جس میں بسر تین دن ہوئے
بیجان چوتھے روز شہ انس و جن ہوئے

کرتے تھے شور اہلِ حرم وا محمداہ — صدمے سے حال جعفرؑ صادق کا تھا تباہ
غسل و کفن کے بعد جنازہ اٹھا بآہ (۱۷) — اصحاب ننگے سر ہوئے جس دم پڑی نگاہ

تابوت لائے تربتِ سجادؑ کے قریب
مغموم کا گزر رہوا ناشاد کے قریب

ہاں سوگوارو آہ و فغاں کا ہے یہ مقام — تکبیریں پانچ کہہ چکا باقرؑ کا لالہ فام
لو مومنو نمازِ جنازہ ہوئی تمام (۱۸) — مدفون امامِ عصر نے کی میتِ امام

پایا بچھونا خاک کا خالق کے نور نے
دیوارِ قبر پر کیا تکیہ حضور نے

مٹی خدا پرستوں نے دی بن گیا مزار — تھا سینۂ زمیں میں نیا داغ آشکار
جس طرح آج روتے ہیں مولا کے سوگوار (۱۹) — اُس دن اسی طرح سے تھے اصحاب اشکبار

غل تھا جہاں سے شیعوں کا فریاد رس گیا — از نتیجۂ فکر
گھر ایک اور شہر خموشاں میں بس گیا — فراست زیدپوری

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۶۷

# شہادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

جعفرؑ صادق کا رتبہ خلق میں مشہور ہے
جانِ حیدرؑ روحِ زہراؑ اکبریا کا نور ہے
بخشش و خلق و کرم کا جا بجا مذکور ہے (۱)
وصف میں شیریں زبانی کے زباں معذور ہے
صابر و شاکر لقب ہے حجتِ قیوم ہے
نائبِ مشکل کشاؑ ہے بیکس و مظلوم ہے

مال و زر کی تھی نہ خواہش سیّدِ ابرار کو
داغِ حسرت جانتے تھے درہم و دینار کو
فیض تھا مدِ نظر اس خاصۂ غفّار کو (۲)
قوّت اپنا دیتے تھے ہر مومنِ دیندار کو
جو عمل کرتے تھے مولا سو خدا کے واسطے
رویا کرتے تھے شہیدِ کربلا کے واسطے

اے محبّو تم نے حال حضرتِ صادق سُنا
پر تسلّط جب ہوا قومِ بنی عباسؑ کا
اور منصورِ لعیں دوانق جس گھڑی حاکم ہوا (۳)
تھا وہ مرتد دشمنِ اولادِ شاہِ کربلا
بے سبب بھی دشمنِ حق نے ستایا شاہ کو
شہر سے گھر سے عزیزوں سے چھڑایا شاہ کو

Presented by Ziaraat.Com

جب مدینے سے رواں ہونے لگا شاہِ ہدا
آیا روضے میں پیمبرؐ کے بفریاد و بکا!

(۴)

فاتحہ پڑھ کر پکارا الوداع اے مصطفاؐ
آپ کی قبرِ مقدس سے میں ہوتا ہوں جدا
کیا کروں ناچار ہوں مجبور ہوں مغموم ہوں
میں بھی مانندِ حسینؑ ابن علیؑ مظلوم ہوں

جعفرِ صادقؑ نے جب قبرِ نبیؐ سے یہ کہا
متصل پیدا ہوئی قبرِ نبیؐ سے یہ صدا

(۵)

اے مرے بیکس پسر میں تیری غربت پر فدا
جیسے میرا لاڈلا شبیرؑ ہے بے سر ہوا
قبرِ زہراؑ سے صدا سنتا ہوں ہر دم آہ کی
بیٹھ مرقد سے نہیں لگتی رسولؐ اللہ کی!

سُن کے یہ راہی ہوئے حضرت سوئے ملکِ عراق
وہ عزیزوں کی جدائی اور محبوں کا فراق

(۶)

قطع منزل تھی وفورِ غم سے شاہِ دیں پہ شاق
تابعِ تقدیر تھے اور موت کا تھا اشتیاق
ہر جگہ بیتاب فرطِ غم سے حضرت ہوتے تھے
موسیٰ کاظمؑ کی فرقت سے نہایت روتے تھے

منزلیں جب قطع کیں حضرتؑ نے بادرد و بکا
ملک میں ظالم کے پہنچے شاہِ اقلیم سخا!

(۷)

اک مکاں منصور نے حضرتؑ کے رہنے کو دیا
ظاہراً مدِ نظر دعوت تھی باطن میں دغا
دائماً منصور تو فکرِ شہادت کرتا تھا!
اور مولا روز و شب حق کی عبادت کرتا تھا

Presented by Ziaraat.Com

تھا ربیع اک اُس کا درباں اور رفیق باوفا — اک شب منصور نے خلوت میں اُس سے یہ کہا
(۸)
میں ایں اپنا سمجھتا ہوں تجھے سب سے سوا — جا کے اس دم جعفر صادق کو میرے پاس لا

ہے مجھے برباد کرنا خاندان فاطمہؑ
کچھ نہ دنیا میں ہے نام و نشانِ فاطمہؑ

بولا وہ حاجب بہت بہتر ابھی بندہ چلا — کہہ کے یہ اُٹھا ربیع افسردہ دل اور مبتلا
(۹)
دل میں کہتا تھا الٰہی میں کروں تدبیر کیا — ہے طلب منصور نے غصّے میں جعفرؑ کو کیا

گر نہ لینے جاؤں گا منصور آفت لائے گا
اور اگر لاؤں گا تو ایمان میرا جائے گا

الغرض آیا وہ اپنے گھر میں لہراتا ہوا — اک پسر تھا سنگدل اس کا طلب اُسکو کیا
(۱۰)
اور کہا اُس سے کہ جا کر جعفرؑ صادق کو لا — گر کریں مہلت طلب تجھ سے نہ دینا اک ذرا

کام ہے منصور سے آداب کیا اُس شاہ کا
مشورہ ہے قتلِ فرزندِ رسولؐ اللہ کا!

وہ شقی یہ گفتگو سُن کر ہوا گھر سے رواں — اور شب آخر کو پہنچا شہ کے در پر ناگہاں
(۱۱)
بند تھا دروازہ پر اس نے لگائی نردباں — بے خبر آیا مکانِ شاہ میں وہ بدگماں

دیکھا سجادے پہ حضرت کو عجب احوال سے
بھوک کی شدّت سے باندھے ہیں شکم رومال سے

Presented by Ziaraat.Com

گاہ کرتے ہیں رکوع اور گاہ کرتے ہیں سجود
گاہ مشغولِ قیام اور گاہ مصروفِ قعود (۱۲)
جب ہوا طاعت سے فارغ خاصۂ ربِ ودود
وہ شقی بولا چلو حاکم نے بلوایا ہے زود

بولے شہ حاضر ہوں کچھ ہم کو نہیں تکرار ہے
غسل کرنے کی مگر مہلت ہمیں درکار ہے

اتنی مہلت دے کہ کچھ کر لوں میں سامانِ قضا
آخری جامہ پہن لوں بہرِ وصلِ کبریا (۱۳)
وہ لعیں بولا کہ حاشا ہیں نہ مانوں گا ذرا
لے چلا وہ شاہِ دیں کو سر برہنہ ننگے پا

جس کا جد معراج میں زیبِ بُراقِ ارفعا
برہنہ پائی سے وہ مجبور اور رنجور تھا

مومنو ابنِ ربیع اس طرح کرتا ہے بیاں
جب درِ قصرِ خلیفہ پر میں پہنچا ناگہاں
کیا میں سنتا ہوں کہ کہتا ہے خلیفہ بدگماں (۱۴)
اے ربیع ابتک نہ آیا بادشاہِ انس و جاں

کیا ترے فرزند کو اُلفت ہے کچھ شبیرؑ کی
جعفرِ صادقؑ کے لانے میں بہت تاخیر کی

یہ سخن سُن کر ربیع آیا در ایواں پہ تب
جعفرِ صادقؑ کے مجرے کو جھکا باصد ادب
حال پر مولا کے رویا پھر بصد رنج و تعب (۱۵)
شہ نے فرمایا سخن مظلوم کا یہ سُن تو اب

جانتا ہوں تجھ کو عشقِ احمدِ مختار ہے
وقفہ دو رکعت کے پڑھنے کا مجھے درکار ہے

Presented by Ziaraat.Com

دی اجازت اُس نے شہ کو اور پڑھی نے نماز ہاتھ اُٹھا کر سوئے قبلہ کی مناجاتِ دراز
(۱۶)
کی دُعا چہرے پہ دم حق سے کہے کچھ دل کے راز قصرِ حاکم میں ہوئے داخل امامِ سرفراز

دیکھا جب منصور نے مشکلکشا کے لال کو
کانپ کر مسند سے اُٹھا شہ کے استقبال کو

لا کے مسند پر بٹھایا شہ کو با صد افتخار پر نہاں تھی زیرِ مسند اس کے تیغِ آبدار
(۱۷)
جعفرِ صادق سے یوں کہنے لگا وہ بدشعار تم کو ہے بغض و حسد میری طرف سے بیشمار

آپ کو میری خلافت کا نہیں کچھ پاس ہے
یہ خلافت اب تو میراثِ بنی عباس ہے

شہ نے فرمایا کہ ہے آگاہ ربّ العالمین ہم بنیؐ کی آل ہیں بغض و حسد ہم میں نہیں
(۱۸)
سُن کے یہ ملعون نے مسند سے نکالی تیغ کیں اور کیا اس نے پیاپے قصدِ قتلِ شاہ دیں

تین باری تیغ کھینچی اور رکھ دی میان میں
شاہ تھے خاموش بیٹھے قتل کے ارمان میں

بسکہ تھی منصور کو ہر لحظہ فکرِ قتلِ شاہؑ تھے مدینے میں کئی منصور کے جو خیر خواہ
(۱۹)
درپئے قتلِ امامِ پاک تھے وہ روسیاہ ایک دن کھلوا دیئے انگور زہر آلودہ آہ

نالۂ ناموسِ حیدرؑ سے زمیں تھرا گئی (از نتیجۂ فکر)
موسیٰ کاظمؑ پہ آفاتِ یتیمی آ گئی! مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۶۸

# شہادت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

علم ہے ایک شجر جس کے ہیں پتے یہ علوم — ادب و فلسفہ و منطق و تاریخ و نجوم
جڑ پیمبرؐ ہیں، تو شاخیں وہ امامِ معصوم (۱) جن کی عصمت کی ولایت کی امامت کی دھوم ہے

پھول قرآن کو اور فقہ کو پھل کہتے ہیں
پھول اور پھل کے مقطّر کو عمل کہتے ہیں

ہر عمل فقہ کا پابند ہے اور فقہ وہ نور — جس سے اعمال کی حد میں حق و باطل کا شعور
فقہ ہے فکر و تفقّہ میں تجلّی کا ظہور (۲) فقہ ہے کشف، بہ فحوائے کتابِ مسطور

فقہ ہے منطقِ حق مصحفِ ناطق کی قسم
فقہ ہے صدقِ مبیں جعفرِ صادقؑ کی قسم

کون وہ جعفرِ صادق وہی جو فقہ بہ کف — سب سے اوّل جنھیں تدوینِ شرائع کا شرف
تھے گہر فقہ کے پہلے بھی مگر دل تھے صدف (۳) جن کا مخزن تھا فقط سلسلۂ دُرِّ نجف

کب ہوا مہرِ مبیں اور کے گھر سے پیدا
صبحِ صادق ہوئی جعفرؑ کی نظر سے پیدا

Presented by Ziaraat.Com

نائبِ ختمِ رسل ہیں یہ امامِ ازلی — جلوۂ انجمنِ حق کے لیے شمعِ جلی!
خود ولی اور ولی عہد بھی کاظمؑ سا ولی (۴) — جدِ امجد بھی علیؑ، آپ کے پوتے بھی علیؑ
عمل اِن کا ہے دو عالم میں دُہائی اُن کی
دین اِن کا ہے، خدا اِن کا، خدائی اُن کی

کام سے کسبِ معیشت کے جو پاتے تھے فراغ — بزمِ تعلیم میں عرفاں کے جلاتے تھے چراغ
شرحِ قرآں میں۔ کھلتے تھے حدیثوں کے جو باغ (۵) — سلسلے میں اُبھر آتے دلِ مجروح کے داغ
فرض ہے جس کی عزا اُس کی عزا ہوتی تھی
درس میں مجلسِ شبیرؑ بپا ہوتی تھی

کبھی نوحہ، کبھی مظلوم کی غربت پہ بکا — گریہ ہوتا جو گلوگیر تو کرتے یہ دعا!
غم میں یارب مرے دادا کے اُٹھے جن کی صدا (۶) — کوئی غم ان کو نہ دنیا میں ہو اس غم کے سوا
ریش ہاتھوں پہ رکھے مار کے دھاڑیں روتے
ذکرِ اصغرؑ پہ مگر کھا کے پچھاڑیں روتے

بزمِ شبیرؑ بپا ہوتی تھی گھر میں اکثر — روتے تھے فاطمہؑ کے لال کو سب پیٹ کے سر
چاند جس وقت کہ آتا تھا محرّم کا نظر (۷) — بعد ہر فرض کے مجلس تھی عشا ہو کہ سحر
دل لرز جاتے تھے وہ شورِ فغاں اُٹھتا تھا
تا بہ عاشور نہ مطلع سے دھواں اُٹھتا تھا

Presented by Ziaraat.Com

حال ہوتا تھا شہادت کا مفصّل جو بیاں
سن کے اسباب، بہت روتے تھے شاہِ دوجہاں
(۸)
وہ پیمبرؐ کی وفات اور وہ زہراؑ کی فغاں
وہ شکایت کہ یہ ہر وقت کا نوحہ ہے گراں

جب یہ رونے کی مناہی کے بیاں آتے تھے
دل پکڑ لیتے تھے ہاتھوں سے تڑپ جاتے تھے

پھر جو ہوتا تھا بیاں بیتِ حزن کا کونا
شہر سے دور بقیع میں وہ شب بھر رونا
(۹)
دن میں گھر آکے یہاں آنسوؤں سے منہ دھونا
پھر بہ صد ظلم وہ محسن کی شہادت ہونا

رو کے کہتے کہ نواسے کے فدائی نانا
کربلا کی ہوئی مہتید۔ دُہائی نانا

ہائے وہ ہجرِ مدینہ وہ محمدؐ کا پسر
وہ کڑے کوس وہ صحرا وہ پہاڑوں کا سفر
(۱۰)
وہ بیابان وہ لُو اور وہ علی کا گُلِ تر
ننھّے بچّوں کا وہ ساتھ اور وہ حرم ناقوں پر

گھر چھُٹا دوست چھٹے غم سحر و شام ملا
حق کے گھر میں بھی مسافر کو نہ آرام ملا

اک صحابی کا ہے اب یہ الم انگیز بیاں
جو بھی پھر مجلسِ ماتم ہوئی بعد اسکے جہاں
(۱۱)
یوں میں رویا کہ ہلے بام و در و سقف و مکاں
ایک دن مجھ سے یہ فرمانے لگے شاہِ زماںؑ

رات زہراؑ کسی مجلس سے چلی آتی تھیں
تیرا پرسا ہوا مقبول۔ یہ فرماتی تھیں

Presented by Ziaraat.Com

خلد اب تجھ کو مبارک ہو عزادارِ حسین
جو بھی غم میں مرے دادا کے کرے شیون شین
یار لانے کو پڑھے حالِ امام کو بنین (۱۲) یا ہو صورت سے یہ اظہار کہ دل ہے بے چین
اجرِ عرفانِ امامت بہ یقیں بخشیں گے
میرے نانا اسے فردوسِ بریں بخشیں گے

اس روایت کا مجتبیٰ میں ہوا جب چرچا
جا بجا ہونے لگی مجلسِ شبیر بپا
اپنی کفشوں کو جہاں چھوڑتے تھے اہلِ عزا (۱۳) بیٹھ جاتے تھے وہاں چپکے سے آکر مولا
بارہا دیکھے گئے بزم میں غمخواروں کی
صاف کرتے ہوئے نعلین عزاداروں کی

اِن مجالس کے جو منصور کو پہنچے اخبار
جذبۂ قتلِ شہِ پاک ہوا پھر بیدار
جلوہ گر آپ تھے اک حجرے میں اور چند انصار (۱۴) آگ لگوادی وہاں چاروں طرف سے اک بار
مچ گیا غل پسرِ صاحبِ معراج جلا
ہائے گھر فاطمہؑ کا بیسری بار آج جلا

ہنس کے کہتی تھی مشیت کہ ارے او جلاّد
جد خلیل ان کے ہیں آتش کو نہیں ان سے عناد
آگ یوں ہوتی جو سوزندۂ اہلِ ارشاد (۱۵) جلتے خیمے ہی میں رہ جاتے جھلس کر سجاد
خواہرِ شہؑ انہیں شعلوں میں گزر کر لائیں
اپنے بیمار بھتیجے کو کمر پر لائیں

Presented by Ziaraat.Com

جیسے عابدؑ رہے محفوظ وہاں اور زینبؑ — آنچ آئے گی اسی طرح نہ جعفرؑ پہ بھی اب
بجھ گئی آگ۔ مٹا رنج۔ ہوئی رحمتِ رب (۱۶) بچ گئے حضرتِ صادق بھی اور اصحاب بھی سب

حادثے ایک سے ہیں فرق ہیں تقدیروں میں
یہ چھٹے غم سے۔ وہ جکڑے گئے زنجیروں میں

آگ بجھ جانے کی حاکم نے خبر جبکہ سنی — مشتعل آتشِ بغض اور ہوئی، اور ہوئی
شہ کو انگورِ سم آلود کی ڈالی بھیجی (۱۷) چند دانے جو کیے نوش۔ قیامت ٹوٹی

خون کے ساتھ رگوں میں صفتِ سیل گیا
کُل بدن میں اثرِ زہر دغا پھیل گیا

نبض بھی ڈوب گئی سانس بھی ہونے لگی بند — روحِ احمدؐ ہوئی غمگین، خلافت خورسند
شور تھا۔ ہائے چلا کشتۂ غم کا فرزند (۱۸) بستۂ طوق و سلاسل کے جگر کا دلبند

سبزیٔ زہر رُخِ پاک پہ جو چھائی ہے
جانِ شبیرؑ نے میراثِ حسنؑ پائی ہے

سب عزیزوں کو کیا بہر وصیت جو طلب — نزع کا وقت تھا منہ دیکھ کے رونے لگے سب
شہ نے فرمایا کہ ہم خلق سے جانے کو ہیں اب (۱۹) تم کو ملحوظ رہے طاعتِ خالق کا ادب

بس یہی سب کی معاون سرِ محشر ہوگی
یہ قضا کی تو شفاعت نہ میسّر ہوگی

Presented by Ziaraat.Com

دوسرے یہ کہ رہے یاد مرے جد کی عزا — غم شبیرؑ میں جی کھول کے روتے رہنا
دیکھ کر موسیٰ کاظمؑ کی طرف پھر یہ کہا (۲۰) الفراق اے مرے دلدار خدا کو سونپا

لو بتولؑ آئیں رسولؐ الثقلین آ پہنچے
وہ علیؑ آئے وہ شبرؑ وہ حسینؑ آ پہنچے

السلام اے مرے نانا مرے دادا میں فدا — السلام اے مری دادی، جگرِ خیرِ ورا
السلام اے ہدفِ غم، حسنِ سبز قبا (۲۱) السلام اے شہِ مظلوم غریب الغربا

کہہ کے یہ اٹھ گئے دنیا سے ہمارے جعفرؑ
ہائے شبیرؑ کہا اور سدھارے جعفرؑ

فاطمہؑ رو کے پکاریں مرے پیارے بیٹا — بات بھی کرنے نہ پائے کہ سدھارے بیٹا
تھا مرے لال کا غم دم سے تمہارے بیٹا (۲۲) مجلسیں ہوں گی بپا کس کے سہارے بیٹا

لو عش آتا ہے سنبھالو مجھے سونے والے
الوداع اے مرے مظلوم کو رونے والے

گھر میں کہرام مچا لٹ گیا زہراؑ کا چمن — حضرتِ موسیٰ کاظمؑ نے دیا غسل و کفن
روحِ جعفرؑ نے کہا ہائے شہِ تشنہ دہن (۲۳) دفن کا ذکر تو کیا رو نہ سکی تم کو بہن

تھوڑی مہلت بھی جو بازو کی رسن دے دیتی (از نتیجۂ فکر)
بھیک ہی مانگ کے نادار کفن دے دیتی حضرت نسیم امروہوی

---

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۶۹)

# شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کیا موسیٰ کاظمؑ کے فضائل کا بیاں ہو　　جس شاہ کا مداح خدائے دو جہاں ہو
گویا جو ہر اک موئے بدن مثلِ زباں ہو　　(۱)　　اک شمّہ نہ تعریف شہِ کون و مکاںؐ ہو

سردار ہے جن و بشر و حور و ملک کا
یہ اختر ہفتم ہے امامت کے فلک کا

مرقوم ہے یوں واقعۂ شاہِ دو عالم　　ہارونِ رشید آپ کا بدخواہ تھا ہر دم
وارد ہوا اک روز مدینے میں وہ اظلم　　(۲)　　ہر شیعہ کے گھر سے تھا عیاں شیون و ماتم

تھا لشکریوں میں یہی غُل چار طرف کو
محبوس کرو جعفرِ صادقؑ کے خلف کو

راوی نے لکھا ہے کہ وہ نائبِ حیدرؑ　　مشغول عبادت تھا سرِ قبرِ پیمبرؐ
ناگاہ درِ روضہ میں در آئے ستمگر　　(۳)　　اور کر لیا ابنوہ بنیؐ زادے پہ آکر

رقّت کا ہوا جوش جو خالق کے ولی پر
رونے لگا سر رکھ کے مزارِ نبویؐ پر

Presented by Ziaraat.Com

میں کیا کہوں جس طرح سے عدو نے ستایا مرقد سے نبیؐ کے شہ والا کو چھڑایا
زنجیر پہنائی انہیں اور طوق پہنایا (۴) معصوم نے تب قبر نبیؐ کو یہ سنایا

کچھ دیکھتے ہو صدمے یہ پہنچاتے ہیں مجھ کو
مولا ترے مرقد سے لئے جاتے ہیں مجھ کو

یا احمدِ مختار سنو بندہ کی روداد بیکس پہ ستم ہوتا ہے فریاد ہے فریاد
جاتے ہیں عدو لے کے مجھے جانبِ بغداد (۵) اب کاہے کو اس قبر پر آؤں گا میں ناشاد

بغداد میں لاریب شہادت ہے ہماری
اس روضہ سے اب آخری رخصت ہے ہماری

اس قبر سے تھی موسیٰ کاظمؑ کی یہ گفتار جو سامنے ہارون کے انھیں لے چلے کفار
سب کوچہ و بازار میں تھے حشر کے آثار (۶) ہر سمت کو سر پیٹتے تھے مومنِ دیندار

ناموسِ امام دوسرا پیٹ رہے تھے
دروازے پہ سر اپنا رضاؑ پیٹ رہے تھے

جب سامنے ہارون کے آئے شہِ ابرار معصوم سے کی سخت ستمگار نے گفتار
حرفِ شکر نہ کچھ منہ سے کہا شاہ نے ناچار (۷) کہنے لگا شکر سے یہ ہارونِ ستمگار

شمشیرِ جفا گردنِ کاظمؑ پہ دھرو تم
بدخواہ یہ میرا ہے اسے قتل کرو تم

Presented by Ziaraat.Com

ہارون کے اک دوست نے کھینچی ہیں شمشیر
جب رنگِ رُخِ موسیٰ کاظمؑ ہوا تغیر
منہ کر کے سوئے قبرِ نبیؐ بولا وہ دلگیر (۸)
شاہد تمہیں کرتا ہوں نہیں کچھ مری تقصیر

بندہ کی خوشی ہے کہ رہِ حق میں فدا ہو
پر آپ کی اُمّت نہ گرفتارِ بلا ہو

لکھا ہے کہ بصرے میں مقید رہے اک سال
ہاروں کو لکھا حاملِ بصرہ نے یہ احوال
زندان میں ہے موسیٰ کاظم کا عجب حال (۹)
ہم نے تو نہیں دیکھے کسی کے بھی یہ افعال

رہتا ہے یہ مظلوم سدا یادِ خدا میں
تحلیل میں تسبیح و اطاعت میں دُعا میں

ہارون نے بغداد میں حضرتؑ کو بُلایا
جب لختِ دلِ فاطمہؑ بغداد میں آیا
ہر لحظہ اُنہیں ظالم ملعوں نے ستایا (۱۰)
محبوس رہے چار برس چین نہ پایا

بچوں کی نہ تھی فکر مگر یادِ خدا تھی!
اس قید میں بھی بخششِ اُمّت کی دُعا تھی

اک یہ بھی روایت ہے رہے قید میں دس سال!
تا موئے کمر تھے سرِ اقدس کے بڑھے بال
اور غُسل سے معذور تھا وہ شاہِ خوش اقبال (۱۱)
رکھتے تھے مقفّل درِ زنداں کو بدافعال

تنہائی فقط مونسِ شاہِ دوسرا تھی
بیداد تھی آفت تھی مصیبت تھی بلا تھی

Presented by Ziaraat.Com

ہاروں کو جو پہنچی خبر رحلتِ مولا — آیا سر و پا برہنہ وہ طالب دُنیا
اور چاک گریبان کیا مکر سے اپنا (۱۲) — ہر بار یہ کہتا تھا کہ ہے ہے مرے آقا

افسوس کہ رحلت ہوئی سلطانِ زمن کی
تدبیر کیا چاہیئے اب غسل و کفن کی!

جب غسل سے فارغ ہوئے وہ ظالم و گمراہ — کفنانے پہ حضرت کے مہیّا ہوئے بدخواہ
آیا اک جواں لے کے کفن ہاتھ میں فوراً (۱۳) — اس مُردے کو کفنا کے عجب درد سے کی آہ

دکھلا دیا اس طفل نے اسرار خدا کو
مدفوں بھی اُسی نے کیا شاہِ دوسرا کو

تابوت میں شہ کے تنِ بیجاں کو لٹایا — اشرافِ عرب نے اُسے کاندھے پہ اُٹھایا
جب مقبرہ میں شاہ کا تابوت وہ آیا (۱۴) — سب مردمِ بغداد نے اک شور مچایا

انبوہ تھا تابوتِ شہِ پاک کے اُوپر
رونے کی صدا جاتی تھی افلاک کے اُوپر

پر قبر جو ہیں موسیٰ کاظمؑ کی بنائیؑ — اک بی بی کے رونے کی صدا کان میں آئیؑ
اس طفل نے یہ بات مصیبت کو سنائیؑ (۱۵) — یہ فاطمہؑ دادی مری دیتی ہے دُہائیؑ

یہ نوحۂ زہراؑ ہے امامؑ مدنی پر (از نتیجہ فکر)
روتی ہیں وہ پوتے کی غریب الوطنی پر مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۷۰)

# شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

زندانِ غم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے
تازہ ستم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے

آرام کم تھا موسیٰ کاظمؑ کے واسطے (۱)
بیدار تھا موسیٰ کاظم کے واسطے

چھٹ کر پدر سے حامل رنج و محن رہے
پابند حکم حق کے امام زمن رہے

راحت سے جو رہے وہ ہوئے غم میں مبتلا
نازوں سے جو پلے تھے انہیں پر ہوئی جفا

ہیں واقعاتِ عالم فانی ھزارہا (۲)
کیا کم ہے ایک موسیٰ کاظمؑ کا ماجرا

ہارون بے ادب نے ستایا امام کو
صدمہ دیا شریر نے خیر الانام کو

پیارا بہت تھا جعفر صادق کو اپنا ماہ
حضرت کے بعد ابر ستم نے نہ دی پناہ

نور خدا سے پھر گئے اعدائے روسیاہ (۳)
عزّ و شرف میں شہؑ کے نہ تھی جائے اشتباہ

دل مطمئن تھا رحمتِ حق کے نزول سے
سینہ بھرا ہوا تھا علومِ رسولؐ سے

Presented by Ziaraat.Com

حلالِ مشکلات کے وارث امام دیں — مالک ہر آسمان کے مختارِ ہر زمیں
فرمانروائے ملکِ ولایت کے جانشیں (۴) مشہور دو جہاں میں جہاندارِ ہفتمیں
آتے تھے کس ادب سے ملک بارگاہ میں
حیدرؑ کا تخت و تاج تھا سرکار شاہ میں

دشمن تھا اس بزرگ کا ہارون لعیں نارشید — دنیا پرست، مخرب دیں۔ پیرو یزید لعیں
لکھا ہے انتظام لعیں نے کیا جدید (۵) اک بار نکلا حج کے بہانے سے وہ پلید
تھی فکر میری نسل خلافت سے شاد ہو
بڑھ جائے رعب اور جِ حکومت زیاد ہو

سادات کو رئیسوں کو نامے کئے رقم — جاہل نے بھیجے خط علماء کو بھی یک قلم
مضموں یہ تھا کہ مکّے میں آئیں عرب عجم (۶) اقرار میں کرم ہے اور انکار میں ستم
مانیں گے حکم جن کو علاقہ ہے دین سے
بیعت کریں سب آکے مرے جانشین سے

ڈنکا بجا وطن سے چلا فاسقِ انام — پہلے ہوا مدینے میں وارد بہ احتشام
قبرِ نبیؐ پہ آکے پکارا پس از سلام (۷) ماں باپ میرے تم پہ فدا اے فلک مقام
ظاہر ہے کلمہ گوئے رسالت پناہ ہوں
حضرت سے اپنے قصد پہ میں عذر خواہ ہوں

Presented by Ziaraat.Com

رنجیدہ کر کے روحِ نبیؐ کو وہ کینہ خواہ
پلٹا وہاں سے چین بہ جبیں سوئے خیمہ گاہ
(۸)
جاری کیا یہ حکم لعیں نے دمِ پگاہ
جائیں بنِ ربیع کے ہمراہ کج کلاہ

دشمن کو میرے آج نہ ہرگز اماں ملے
کر لیں اسیر موسیٰ کاظمؑ جہاں ملے

تھا روضۂ رسولؐ میں سلطانِ انس و جاں
مشغول تھا نماز میں وہ ہادیٔ جہاں
(۹)
پہنچے ملازمین ستمگر کے ناگہاں
کیونکر میں ظالموں کی شقاوت کروں بیاں

نرغہ سیاہ کاروں نے اک بار کر لیا
اُس آہوئے حرم کو گرفتار کر لیا

ہیہات کھینچتے ہوئے جب لے چلے شقی
فریاد شہؑ نے کی طرف تربتِ نبیؐ
(۱۰)
رو کر کہا کہ دیکھیے خادم کی بیکسی
کیا ظلم مجھ پہ کرتی ہے اُمت جناب کی

ڈرتے نہیں یہ لوگ خدا اور رسولؐ سے
رکھتے ہیں بغض نسلِ علیؑ و بتولؑ سے

بیکس کو لائے روضہ کے باہر جو اہلِ شر
اپنے پرائے رونے لگے ٹھاڑیں مار کر
(۱۱)
گھبرائے اہلبیتِ نبیؐ سُن کے یہ خبر
سادات فاقہ کش کے لرزنے لگے جگر

برباد پھر وہ خانۂ آباد ہو گیا!
تازہ غمِ اسیریٔ سجادؑ ہو گیا

Presented by Ziaraat.Com

Presented by ZiaraatCom



بصرے کی سمت بھیجے گئے شاہِ بیکساں — بغداد کو وہ محمل خالی ہوا رواں
(۱۲)
مطلب یہ تھا کہ صاف کسی پر نہو عیاں — راہی ہوا کدھر کو وہ خضرِ رہ جناں

شبہے میں رہ کے لوگ مدد کو نہ جا سکیں
مظلوم کو نہ قیدِ ستم سے چھڑا سکیں

بصرے سے مطمئن تھا بہت حاکمِ لئیم — عیسیٰ بن جعفر اس کا بھتیجا تھا واں مقیم
(۱۳)
بھیجا اُسی کے پاس کہ دے صدمۂ عظیم — وہ فکر ہو کہ طفل ہوں معصوم کے یتیم

ماتم کی پھر بنا ہو علیؑ کے گھرانے میں
آجائے بے وطن کی اجل قید خانے میں

پہنچے جو پیشِ عاملِ بصرہ شہِ ہدا — اپنے چچا کے حکم پہ اُس نے عمل کیا
(۱۴)
دیوان خانۂ اُس کا جہاں تھا بنا ہوا — شہ کو وہیں اسیر کیا وا مصیبتا

تاثیر کر گیا تھا یہ غم خشت و سنگ میں
تھے قید ایک حجرۂ تاریک و تنگ میں

سرگرمِ انتظام تھے ہر روز نابکار — دو بار کھولتے تھے درِ حجرہ اہلِ نار
(۱۵)
پانی وضو کے واسطے دیتے تھے ایکبار — اِک دفعہ رزق پاتا تھا زنداں میں روزہ دار

تسکین دل کو رہتی تھی یادِ وَدُود سے
تنہائی میں تھا کام رکوع و سجود سے

غمخوارہ قید خانہ میں تھی یادِ ذوالجلال
سجدوں کو طول دیتے تھے سلطان خوشخصال

(۱۶)

فاقوں سے گھل گیا تھا بدن ضعف تھا کمال
اٹھنا تھا ناگوار نقاہت کا تھا یہ حال

سمجھا نگاہ جس کی پڑی جسمِ پاک پر
کپڑا پڑا ہوا ہے کوئی فرشِ خاک پر

دین دار اس بیاں کو سمجھتے ہیں معتبر
جانِ نبیؐ کا زہر سے ٹکڑے ہوا جگر

(۱۷)

حالت ہے غیر پہنچی یہ ہارون کو خبر
مکار کس قدر تھا وہ ناپاک و بدگہر

مطلب تھا بحث کچھ ہو نہ ظلم صریح میں
بھیجا طبیب خدمتِ فخرِ مسیحؑ میں

آخر تڑپ تڑپ کے مسافر گزر گیا
مظلوم قید خانے کو ویران کر گیا

(۱۸)

حیدرؑ کے پاس وارثِ خیر البشرؐ گیا
بغداد میں مدینے کا سلطان مر گیا

سامان تھا کیا نبیؐ کے لگانے کے واسطے
مزدور آئے لاش اٹھانے کے واسطے

حمال رک گئے کہ ہے لاشہ بہت گراں
دیکھا گلے میں طوق ہے پاؤں میں بیڑیاں

(۱۹)

عداد آئے کرتے ہوئے نالہ و فغاں
تب قید سے رہا ہوئے سلطان انس و جاں

میت غریب کی ستم ایجاد لے چلے
(از نتیجۂ فکر)

زنداں سے جانبِ پلِ بغداد لے چلے
فراست زیدپوری

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



## مرثیہ (۷۱)

# شہادت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

مردِ مومن کے لیے قید بھی آزادی ہے　　کرب میں بھی ہے مزہ غم میں بھی اک شادی ہے
حرّیت۔ ذہن کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے (۱) نفس قبضے میں رہے، بات یہ بنیادی ہے

قلب جن کے غمِ قالب سے جُدا ہوتے ہیں
ایسے پابندِ رسن عقدہ کُشا ہوتے ہیں

صدّق و حق ان کے ہی دم سے جہاں میں ہے جہاں　　سلسلہ جن کے سلاسل کا ہے تارِ گِ جاں
طوق گردن کا، ہلالِ مہ عیدِ رَمضاں! (۲) روح تا عرش رسا۔ جسم اسیرِ زنداں

پاسِ آدابِ وفا ہو جو نہ دلگیروں کو
یا علیؑ کہہ کے ابھی توڑ دیں زنجیروں کو

ایسے قیدی رہ خالق میں ہوئے ہوں جو اسیر　　حق کے آزاد کرانے میں ہو جن کی تشہیر
ان کو ملتی ہے دو عالم میں دوامی توقیر (۳) سلسلہ عرش کا ہے پاؤں کی ان کی زنجیر

یہ جو قیدی ہیں، بہت جی کے کڑے قیدی ہیں
اُن میں کاظمؑ بھی ہیں، جو سب سے بڑے قیدی ہیں

قیدیٔ چاردہ سالہ ہیں جنابِ کاظمؑ — طوق کے چاند کا ہالہ ہیں جنابِ کاظمؑ
حرّیت کا جو قبالہ ہیں جنابِ کاظمؑ — قید میں بھی شہِ والا ہیں جنابِ کاظمؑ (۴)

غم نہیں، پاؤں سے بیڑی جو ہے مربوط کڑی
خود یہ زنجیرِ امامت کی ہیں مضبوط کڑی

عابدؑ و باقرؑ و جعفرؑ کے ہیں یہ نورُ العین — قمرِ فاطمہ و بدرِ شہِ بدر و حُنینؑ!!
پرتوِ حلمِ حسنؑ، آئینۂ صبرِ حسینؑ — وارثِ علمِ نبیؐ، عالمِ رازِ تو سین (۵)

شبِ اسریٰ کا اثر آج کے دن تک پہنچا
چرخِ ہفتم پہ چڑھا دین جو ان تک پہنچا!

فکر پائی تھی محمدؐ کی مگر کیا کرتے — سر اُٹھانے کا بھی موقع نہ دیا اعدا نے
ابھی زنداں سے چھٹے تھے ابھی پھر قید ہوئے — اس تذبذب میں بھی جو کام کیے جم کے کیے (۶)

مر مٹے فتنۂ تحریف ابھرنے نہ دیا
کارنامہ ہے کہ اسلام کو مرنے نہ دیا

آپ کے عہد میں جتنے بھی خلیفہ گزرے — قتل کا عزمِ مصمّم تو کیا اُن سب نے
سر قلم کرنے کے احکام بھی لکھ لکھ کے دیئے — مگر اُن کے یہ ارادے کبھی پورے نہ ہوئے (۷)

خواب میں خاک بسر عقدہ کشا کو دیکھا
کبھی روتے ہوئے محبوبِ خدا کو دیکھا

Presented by Ziaraat.Com

نیم خوابی میں محمدؐ کی سُنی یہ فریاد — کیا یہی میری رسالت کا صلہ ہے جلّاد
ہو چکا ظلم سے اُمّت کے مرا گھر برباد — کب تک آخر یہ ستم جھیلے گی میری اولاد
راحتیں سارے زمانے کی زمانے کیلئے
رہ گئی آل مری ٹھوکریں کھانے کے لئے

ظلم کیا کیا مری زہراؑ پہ ہوا، صبر کیا — سر پہ حیدرؑ کے چلی تیغِ جفا، صبر کیا
میرے شبّرؑ کو دیا زہرِ دغا، صبر کیا — میرے شبیرؑ کا سر کاٹ لیا، صبر کیا
کیا اسی اجر کے قابل تھی ہدایت میری
سرِ بازار پھرائی گئی عترت میری

میرے عابدؑ کو کیا قید، میں خاموش رہا — سیلیاں کھائیں سکینہ نے مگر کچھ نہ کہا
دُر بھی چھینے گئے اور خون بھی کانوں سے بہا — تازیانوں کا ستم میری نواسی نے سہا
کٹ گئی عمر مری آل کی زندانوں میں
رسّیاں باندھی گئیں بی بیوں کے شانوں میں

مضطرب ایک صدی سے ہے مری نورالعین — سو برس سے مری زہراؑ ہے لحد میں بے چین
خُلد میں بھی تھا قیامت کا بپا شیون و شین — روئے جب باقرؑ و جعفرؑ کو حسنؑ اور حسینؑ
ضبط کب تک غمِ اولاد کرے گی زہراؑ
عرش کانپے گا جو فریاد کرے گی زہراؑ

Presented by Ziaraat.Com

کہتے ہیں شبلیؔ دجامیؔ تاریخ نواز
سُن کے فریاد نبیؐ، آئے شقی قتل سے باز
پھر بھی کرتے رہے کاظمؑ پہ ستم کینہ ساز (۱۲) ہائے وہ بے وطنی، فاقہ کشی، قیدِ دراز

بھوک اور پیاس میں اکثر نہ غذا پاتے تھے
تازیانے کبھی کھاتے کبھی غم کھاتے تھے

تنگ و تاریک وہ حجرہ وہ محمدؐ کا قمر
روشنی کا نہ جہاں دخل، ہوا کا نہ گزر
کبھی ہوتی تھی نہ شام اور نہ آتی تھی سحر (۱۳) کلفتیں شام کے زندانِ جفا سے بڑھ کر

واں ستم چند گرفتاروں پہ بٹ جاتے تھے
یہاں سب ایک ہی قیدی پہ ستم ڈھاتے تھے

گھل گیا سارا بدن اور ہوئے اتنے لاغر
دمِ سجدہ جسدِ پاک نہ آتا تھا نظر
قید خانے میں جو آتا کوئی تازہ افسر (۱۴) ہو کے حیران یہ کہتا کہ وہ قیدی ہے کدھر

آدمی یاں کوئی بچّہ نہ بڑا ہے دیکھو
پارچہ تو وہ مصلّے پہ پڑا ہے دیکھو

عمر بھر چھائی رہی سر پہ اسیری کی گھٹا
قید خانے میں جوانی بھی بڑھاپا بھی کٹا
مرتے مرتے غم واندوہ کا بادل نہ چھٹا (۱۵) بیڑیاں پاؤں سے اور طوق گلے سے نہ ہٹا

قید ہی میں غمِ ہستی سے یہ آزاد ہوئے
اس شرف میں شرف سیّد سجّادؑ ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

سال بھر میں وہ ہوئے شام کے زنداں سے رہا چودھویں سال چھٹا آپ سے زندانِ بلا

(۱۶) قید سے چھوٹ کے جب یوسفِ ثانیؑ چلا پہلے زنجیر کٹی، طوق گلے سے اترا

زیست میں ان کی مگر عقدہ کشائی نہ ہوئی
طوق و زنجیر سے مر کر بھی رہائی نہ ہوئی

بیکسی ان کی رقم کرتے ہیں یوں ابنِ حجر زہرِ بیداد سے مارا گیا جانِ شبرؑ

(۱۷) تین دن فرش پہ تڑپا یہ محمدؐ کا جگر بیڑیاں پہنے ہوئے قید سے نکلا مر کر

کلمہ گو بیٹھے رہے، دفن کو حمال آئے
پُل بغداد پہ لاشے کو یونہیں ڈال آئے

اور بھی حکمِ ستمگار سے ڈھایا یہ غضب ایک تختے پہ رکھا لاشۂ سلطانِ عرب

(۱۸) کھینچے پھرتے رہے کوچہ بہ کوچہ اسے جب فاطمہؑ رو کے پکاریں یہ بہ صد رنج و تعب

ہائے تاریک ہے اب سارا جہاں نظروں میں
پھر گیا لاشۂ مسلم کا سماں نظروں میں

شور و غل سن کے سلیمان محل سے نکلا حال تب موسیٰ کاظمؑ کی شہادت کا سنا

(۱۹) اپنے بیٹوں کو ندا دی کہ ارے تکتے ہو کیا چھین لو لاشۂ مولائے غریب الغربا

جان پر کھیل کے تب اس کے جگر بندوں نے
لے لیا کاندھوں پہ تابوت کو فرزندوں نے

Presented by Ziaraat.Com

شیر جو ٹوٹ پڑے بھاگ گئے دشمنِ رب
کی سلیماں نے منادی کہ غیورانِ عرب
ہائے مارا گیا وہ شاہ، بہ صد رنج و تعب (۲۰) جس کے نانا ہیں نبیؐ موسیٰ کاظمؑ ہے لقب
سن کے یہ آہوں کے نعرے جگروں سے نکلے
سر کھلے شہ کے عزادار گھروں سے نکلے

غسلِ میّت کو جو تختے پہ اُتارے گئے شاہ
زیرِ ملبوس تھی زنداں کی نشانی ہمراہ
ہائے وہ طوقِ گراں اور وہ زنجیریں آہ (۲۱) جسمِ مردہ کے یہ زیور ہیں شقاوت کے گواہ
لوگ کہتے تھے مسلماں وہ شقی کیسا ہے
جس نے زنجیروں میں لاشے کو جکڑ رکھا ہے

قبر کھودی گئی کفنائے گئے شاہِ حجاز
سب محبّوں نے پڑھی شہ کے جنازے کی نماز
اک جوانِ مدنی جس کے تھا لہجے میں گداز (۲۲) وضع میں، قطع میں اولادِ نبیؐ کے انداز
سب نے دیکھا کہ وہ منہ آنسوؤں سے دھوتا ہے
دم بدم وا ابتا کہتا ہے اور روتا ہے

قبر میں ان کو اُتارا تو بہ صد شیون و شین
کسی بی بی نے کہا۔ ہائے مرے نورالعین
اس کو دیکھا نہ کسی نے بھی سنے سب نے بین (۲۳) اے مرے کاظمِ مظلوم، عزادارِ حسینؑ
یہ خبر سُن کے بقیع میں جو گھبرائی ہے (از نتیجۂ فکر)
تیری دادی تجھے رونے کے لیے آئی ہے حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۷۲)

# شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

راضی رضاؑ تھے مرضیٔ پروردگار پر — مجبور دل کو رکھتے تھے کس اختیار پر
دیتے تھے جان جادۂ صبر و قرار پر (۱) — چلتے تھے مسلکِ پدرِ نامدار پر
تھا حلم کاظمیؑ شہِ عالی جناب میں
دل میں جو روشنی تھی نہیں آفتاب میں

صابر لقب تھا آپ کا فاضل بھی تھا خطاب — مشہور بوالحسنؑ بھی تھے مانندِ بوترابؑ
خاصانِ حق کی آنکھوں کے تارے فلک جناب (۲) — مکّے کے ماہتاب مدینے کے آفتاب
تھے ورثہ دارِ طالعِ بیدارِ پنجتنؑ
روشن ضمیر مطلعِ انوارِ پنجتنؑ

شہرہ ہوا امامِ دو عالم کا شہر شہر — کہتے تھے سب یہ پھول ہے سرتاجِ باغِ دہر
امرت ہے اس کا عشق عداوت ہے اسکی زہر (۳) — سیّد کے دشمنوں پہ ہو نازل خدا کا قہر
دولت یہ ہے رسولؐ کی نعمت خدا کی ہے
نامِ خدا یہی تو صفت اولیا کی ہے

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۷۲

# شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

راضی رضاؑ تھے مرضیٔ پروردگار پر　　مجبور دل کو رکھتے تھے کس اختیار پر
دیتے تھے جان جادۂ صبر و قرار پر (۱) چلتے تھے مسلکِ پدرِ نامدار پر
تھا حلم کاظمیؑ شہِ عالی جناب میں
دل میں جو روشنی تھی نہیں آفتاب میں

صابر لقب تھا آپ کا فاضل بھی تھا خطاب　　مشہور بوالحسنؑ بھی تھے مانندِ بوترابؑ
خاصانِ حق کی آنکھوں کے تارے فلک جناب (۲) مکّے کے ماہتاب مدینے کے آفتاب
تھے ورثہ دارِ طالعِ بیدارِ پنجتنؑ
روشن ضمیر مطلعِ انوارِ پنجتنؑ

شہرہ ہوا امامِ دو عالم کا شہر شہر　　کہتے تھے سب یہ پھول ہے سرتاجِ باغِ دہر
امرت ہے اس کا عشق عداوت ہے اسکی زہر (۳) سیّد کے دشمنوں پہ ہو نازل خدا کا قہر
دولت یہ ہے رسولؐ کی نعمت خدا کی ہے
نامِ خدا یہی تو صفت اولیا کی ہے

Presented by Ziaraat.Com

جو صاحبِ یقین تھے بڑھا ان کا اعتقاد حضرت سے خار کھانے لگے بانیٔ فساد
رکھتے تھے خاندانِ رسالت سے جو عناد (۴) اُن حاسدوں کے دل کی کدورت ہوئی زیاد
کہتے تھے اُن کے واسطے جاہ و حشم کہاں
آلِ نبیؐ نے کی جو حکومت تو ہم کہاں

مامون شاہِ دیں کا بظاہر تھا قدرداں باطن میں بغض رکھتا تھا حضرت سے بدگماں
اس کا سبب یہ تھا کہ شہنشاہِ انس و جاں (۵) لاتے نہ تھے کلام خوشامد کا درمیاں
ہرگز نہ امر و نہی میں وسواس کرتے تھے
حق بات کہنے میں نہ کبھی پاس کرتے تھے

تھا وہ شقی سفر میں مع لشکر و سپاہ ہمراہ تھے امامِ امم حجتِ الٰہ!
لی سنگدل نے جان مسافر کی بیگناہ (۶) انگور یا رطب میں دیا زہر آہ آہ
رستے میں دردمند مسیح زماں ہوئے
آثارِ زہرِ گل سے بدن پر عیاں ہوئے

اک قریہ طوس کا تھا کیا آکے واں مقام لکھا ہے راویوں نے سنا یا اُس کا نام
اب مشہدِ رضاؑ جسے کہتے ہیں خاص و عام (۷) غربت زدہ کو موت نے آکر کیا سلام
بے حال بے دیار ہوا اس دیار میں
آئے مدد کو عقدہ کشا احتضار میں

Presented by Ziaraat.Com

خیر الانام آئے عیادت کے واسطے　　چھوڑا مدینہ اُن کی رفاقت کے واسطے
بنتِ رسولؐ پوتے کی راحت کے واسطے　　(۸)　دیتی تھیں حق کو قدرت و رحمت کے واسطے

لختِ جگر کے غم میں حسنؑ کو نہ ہوش تھا
آگاہ رنجِ زہر سے وہ سبز پوش تھا

بیکس حسینؑ روتے ہوئے کربلا سے آئے　　سجادؑ ناتواں نے بھی صدمے بہت اُٹھائے
کہتا ہے چاؤ پیار کہ تشریف سب لائے　　(۹)　بیتا بیاں وہ باقرؑ و جعفرؑ کی ہائے ہائے

گریاں جفائے بائی بیداد سے چلے
کاظمؑ پسر سے ملنے کو بغداد سے چلے

شیعوں کا پیشوائے ہنم دبرِ رضاؑ　　نامِ خدا اسمی محمدؐ قمر لقا
جس کا لقب جوادؑ ہے۔ روحی لہ الفدا　　(۱۰)　برحق امامِ خلق تقیؑ شاہِ اتقیا

در پردہ آیا نزدِ پدر رونے کے لئے
حضرت کا جانشین و وصی ہونے کے لئے

تعلیم کر کے بیٹے کو اسرارِ کردگار　　عازم ہوئے بہشت کے آقائے نامدار
دردِ جگر سے روح تھی قالب میں بیقرار　　(۱۱)　پہلو میں دل تھا زہر کی تاثیر سے فگار

سُوجھا ہوا تھا سب تنِ اقدس حضورؐ کا
گھٹنا اجل کے صدمہ سے آنکھوں کے نُور کا

Presented by Ziaraat.Com

تھوڑی سی رات گزری تھی ڈوبا جو وہ قمر شیعوں کے رہنما نے جہاں سے کیا سفر
آثارِ حشر آنے لگے ہر طرف نظر (۱۲) غربت پہ بے وطن کی ملائک تھے نوحہ گر
جن رو رہے تھے غم تھا مصیبت نصیب کا
اوج ہوا پہ شور تھا مات الغریب کا

وہ وقت آگیا کہ ہوئے قلب آب آب میت کا غسل ہونے لگا روئے شیخ و شاب
پنہاں ہوا کفن میں دلِ جانِ بوترابؑ (۱۳) برجِ شرف کا چاند ہوا داخلِ سحاب
رستے بھرے تھے ماتمیوں کے ہجوم سے
تابوت اُٹھا غریب خراساں کا دھوم سے

جن عورتوں کے عقد کو گزری تھی ایک شب لے لیکے شوہروں سے اجازت چلیں وہ سب
روتی تھیں ساتھ ساتھ جنازے کے باادب (۱۴) مہماں تھا اُن کا محسنِ اُمت شہ عرب
ایسا کبھی کسی کا جنازہ اُٹھا نہ تھا
ملکِ عجم تھا وادیٔ کرب و بلا نہ تھا

کرتا ہوں یاد آپ کو اس وقت یا حسینؑ بے غسل بے کفن شہِ گلگوں قبا حسینؑ
مقتول ظلم بیکس و بے آشنا حسینؑ (۱۵) پروردۂ کنارِ رسولِ خدا حسینؑ
کس کا سہارا تھا بدنِ پاش پاش کو (داز نینوٰی فکر)
ہے ہے ملا تھا تیروں کا تابوت لاش کو (فراست نریدپوری)

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۷۳)

# شہادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام

نخلبندِ گل مقصد ہے غریب الوطنی
مُلکِ تبلیغ کی سرحد ہے غریب الوطنی
ہم کو میراث اب وجد ہے غریب الوطنی (۱)
سنّتِ دینِ محمدؐ ہے غریب الوطنی

اس کا فوری تو اثر خیرِ دُرا سے پوچھو
دور رس ہیں جو نتائج وہ رضاؑ سے پوچھو

ان کے مشہد کی فضائیں ہیں کچھ ایسی ماؤں
آستانِ رضوی گھر ہے یہ ہوگا محسوس
کیوں نہ ہو روشنیِ دیدہ و دل ان کا طوس (۲)
ان کے نانا ہیں جو والشمس تو یہ شمسِ شموس

کتنے سورج ہیں کہ صنوبر ہیں انکے گھر پر
ایک خود صلب میں چار آٹھ کا سایہ سر پر

پاسباں علم نبی کے یہ امامِ ازلی
شمعِ تاویل کی ضو، سرِ خفی، نورِ جلی
خود ولی ابنِ ولی ابنِ ولی ابنِ ولی (۳)
جدِّ اعلیٰ بھی علیؑ جد بھی علیؑ، خود بھی علیؑ

زندگی کی ہے بسر خلق کی غمخواری میں
آٹھویں پشت ہے اسلام کی سالاری میں

Presented by Ziaraat.Com

سیر تیں سات اماموں کی جو ہیں پیشِ نظر
تجربہ ہے کہ بچیں وقت کی زد سے کیونکر (۴)
یہ بھی ظاہر ہے کہ دنیا ہے عدو سر تا سر
یہ بھی ہے علم ہمیں علم کے در کی ہیں سپر
وہ بھی معلوم ہے مرضی جو حکومت کی ہے
داؤ ہے حق کے خلاف آڑ خلافت کی ہے

تھی خلیفہ کو یہ تشویش کہ اب کیا ہوگا
ان کو عہدے سے ہٹا دوں تو قیامت ہو بپا (۵)
اور بحال ان کو جو رکھوں تو مرا حشر ہو کیا
کیا کروں کیا نہ کروں، یہ بھی برا وہ بھی برا
لقمۂ تلخ ہے، کیونکر ہے نگلنا ممکن
پھر مزا یہ کہ نہیں منہ سے اگلنا ممکن

ہے تشدد کا نہ موقع، نہ خوشامد کا محل
اس خلش میں نہ اسے صبر و سکوں تھا اک پل
کر لیا فیصلہ آخر جو مصمم، جو اٹل (۶)
کیجیے سنتِ اسلافِ خلافت پہ عمل
تھی سیاسی غلطی یہ کہ بہت عجلت کی
اپنی بیٹی کو کنیزی میں دیا حضرت کی

شورشیں ہو گئیں عباسیوں میں پھر تو بپا
چند ہی روز میں بغداد کا تختہ الٹا
اڑ گئے ہاتھوں کے طوطے نہ رہے ہوش بجا (۷)
تا کہاں خواب میں اک روز یہ دادی نے کہا
زہر تریاق ہے اب، اپنی حفاظت کے لیے
میں نے بھی بیٹے کو مارا تھا خلافت کے لیے

Presented by Ziaraat.Com

لب چباتا ہوا بستر سے اچانک اُٹھا کان میں چپکے سے کچھ ایک ملازم کے کہا
جلد آیا وہ طبق لے کے جو انگوروں کا (۸) تب بلائے گئے مولائے غریب الغربا

لے کے مظلوم کو گھر سے جو سپاہی آئے
سر کھلے قبر سے محبوبِ الٰہی آئے

آ کے بیٹھا جو مسافر تو ستمگر نے کہا کس قدر خوب یہ انگور ہیں کھائیں تو ذرا
چند دانے جو کیے نوش، جگر کٹنے لگا (۹) اُٹھے گھبرا کے تو پوچھا کہیں کیا جایئے گا

بولے مولا کہ بھلا اور کہاں جاتا ہوں
تو نے بھیجا ہے جہاں اب میں وہیں جاتا ہوں

بزمِ ظالم سے چلے گھر کو جو ہو کر بے چین روحِ زہرا بھی تھی ہمراہ، یہ کرتی ہوئی بین
ہائے اے میرے قمر، ہائے مرے نورُ العین (۱۰) تجھ کو میراثِ حسن مل گئی اے جانِ حسینؑ

ہر جگہ لٹتی ہے دکھیا کی کمائی بابا
خون اگلتا ہے مرا لال۔ دوہائی بابا

روحِ بانو کی عجب کیا کہ یہ دیتی ہو ندا ہائے ایران تری غیرتِ قومی ہوئی کیا
میرے میکے میں مرے لال پہ یہ ظلم و جفا (۱۱) شاہِ عادل! مرے دلبند کے انصاف کو آ

اپنے مظلوم مسافر سے چھٹی جاتی ہے
تیری پوتی تری سرحد میں لٹی جاتی ہے

Presented by Ziaraat.Com

دل کو پکڑے ہوئے ہاتھوں سے گھر آئے مولا
فرش پر لیٹ گئے منتظرِ حکمِ خدا
(۱۲)
تھا نہ غمخوار کوئی، ایک ملازم کے سوا
شدتِ سوزشِ دل میں نہ معالج نہ دوا

صفتِ طائرِ مجروح برابر تڑپے
زہر سے دل جو کٹا صورتِ شبّر تڑپے

وہ بھی مسموم تھے۔ اور یہ بھی ہیں مسموم مگر
تھا وہاں زانوئے شبّیر پہ فرقِ شبّر
(۱۳)
بہنیں تسکین کو موجود تسلّی کو پسر
اپنے سب اہلِ وطن، اپنے عزیز اپنا گھر

یاں وطن دور رہن ہے نہ کوئی بھائی ہے
نزع کا وقت ہے اور عالمِ تنہائی ہے

وارثِ صابر و شاکر تھے جو راضی بہ رضا
موت سے تھا نہ ہراس اور نہ غمِ زہر جفا
(۱۴)
پھر بھی احساس کا غربت کے عجب عالم تھا
یاد آتا تھا غریب الوطنی میں کیا کیا

کبھی شبّیر کے روضے پہ نظر جاتی تھی!
کان میں ہائے حسینہؑ کی صدا آتی تھی

کبھی دادا کے بخف میں تھا کلیجہ پامال
کبھی دادی کے بقیع کی جدائی میں نڈھال
(۱۵)
کبھی بغداد میں بابا کی لحد پر بے حال
کبھی روضے سے پیمبرؐ کے بچھڑنے کا ملال

در و دیوارِ مدینہ کبھی یاد آتے تھے
"ہائے نانا کا وطن" کہہ کے تڑپ جاتے تھے

Presented by Ziaraat.Com

شکل دیکھی تھی نہ پردیس میں جس بیٹے کی — اس کی تصویر بھی رہ رہ کے جگر ملتی تھی
دل میں ارماں تھے۔ نگاہوں میں غمِ مایوسی (۱۶) موت شہ رگ کے قریب۔ اور بہت دور تقی ؑ

یادِ فرزند دلِ زار کو برماتی تھی!
جیسے صغرا ؑ شہِ مظلوم کو یاد آتی تھی

دھیان آتا تھا کبھی کرب میں اس خواہر کا — صورتِ زینبِ کبریٰ تھی جو بھائی پہ فدا
سوچتے تھے کہ وہ ہوتیں تو یہ ان سے کہتا! (۱۷) ابھی کم سن ہے بھتیجا۔ اسے تم کو سونپا

سرپرست اس کی تمہیں میری جگہ پر اب ہو
یہ سمجھنا کہ یہ سجاد ؑ ہے تم زینب ؑ ہو!

ان خیالاتِ غم انگیز میں پیہم جو گھرے — اشک آنکھوں سے بہے ریشِ مبارک پہ گرے
کوفہ و شام کے بازار نگاہوں میں پھرے (۱۸) موت نے تھام لیے تارِ رگِ جاں کے سرے

چل بسے گلشنِ ہستی سے ہمارے مولا
شہ کو روتے ہوئے دنیا سے سدھارے مولا

کون روتا، کوئی اپنا نہ پرایا تھا وہاں — ایک خادم تھا۔ ہوا لے کے خبر وہ بھی رواں
بیکسی لاش پہ تا دیر رہی اشک فشاں (۱۹) لوگ آئے تو سنی یہ کسی بی بی کی فغاں

میں فدا حق کے لیے جان کو کھونے والے
میرے پوتے مرے شبیر کے رونے والے

Presented by Ziaraat.Com

سن کے یہ بین مچا اہل ولا میں کہرام ظاہرا قاتلِ بے رحم بھی تھا بے آرام
(۲۰)
حکم جاری ہوئے شاہی پئے تدفینِ امام ہو گئے غم میں سیہ پوش، زن و مرد تمام

دل پہ ہر دوست اُٹھا کر غمِ تازہ اُٹھا
دُھوم سے دلبرِ کاظم کا جنازہ اُٹھا

جس جگہ آپ نے آتے ہوئے خط کھینچا تھا بعد تکرار، وہیں دفن ہوئے شاہِ ہدیٰ
(۲۱)
جب رکھا قبر میں میّت کو تو سب نے دیکھا سر کی جانب ہے سنبھالے ہوئے اک ماہ لقا

یوں جنازے پہ وہ رشکِ گلِ تر روتا ہے
جس طرح باپ کے ماتم میں پسر روتا ہے

پوچھتے نام و نشاں اس سے عزادار مگر ہو گئی بند لحد جب۔ تو نہ آیا وہ نظر
(۲۲)
وہی خاتون جو روتی تھی وہاں میّت پر پھر کہیں سے سرِ تربت یہ پکاری رو کر

السّلام اے مرے مظلوم غریب الغُربا
مشہدِ پاک کے معصوم غریبُ الغُربا

یاں ہوا فاطمہؑ کا لال عجم میں مسموم اور وہاں کب سے مدینے میں بہن تھی مغموم
(۲۳)
گو عزیزوں میں ہو ظاہر کا تعلق معدوم دل کو ہو جاتا ہے سب حال کہیں سے معلوم

مضطرب تھی غمِ فرقت کے سفینے میں بہن (از نتیجۂ فکر)
طوس میں بھائی تڑپتا تھا مدینے میں بہن حضرت نسیم امروہوی

---

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ ۷۴

# شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

ابن الرضاؑ بھی سالکِ راہِ رضا رہا　　سجادۂ رسولؐ پہ شغلِ دعا رہا
ہر رنج میں زبان پہ شکرِ خدا رہا　　(۱)　گنتی کے دوست دار تھے دشمن ہزار رہا

بدخواہ کتنے اس قمرِ مرتضاؑ کے تھے
تھا اک چراغ سینکڑوں جھونکے ہوا کے تھے

کیا حال ہو رضاؑ کے جگر بند کا بیاں　　پیارا تھا مرتضیٰؑ کا وہ سلطانِ انس و جاں
معجز نما۔ امام زماں۔ ہادیٔ جہاں　　(۲)　ایسے ولی کے درپئے ایذا تھے بدگماں

سوزِ الم سے دل میں تھے چھالے پڑے ہوئے
تھے رشکِ گل کو جان کے لالے پڑے ہوئے

لعنت خدا کی معتصمِ نابکار پر　　بھیجا پیام چھوڑیئے گھر آیئے ادھر
دربیش آہ پھر ہوا بغداد کا سفر　　(۳)　پر اس سفر نے منزلِ آخر کی دی خبر

مظلوم کا یہ کوچ وطن سے اخیر تھا
مشتاق کنجِ قبر کا وہ گوشہ گیر تھا

Presented by Ziaraat.Com

ہمراہ اُمِّ فضل بھی تھی موردِ عذاب یثرب سے جانے کی تھی خوشی اس کو بیحساب
اُس کا چچا تھا معتصم خانماں خراب (۴) بغداد میں پہنچ گئے شاہِ فلک جناب
تو قبر ظاہری تو بہت بے وفا نے کی
پر فکرِ قتلِ شاہ اُس اہلِ جفا نے کی

بغداد میں مقیم رہے سال بھر حضور ناری یہ چاہتا تھا کہ گُل ہو چراغِ نور
واقف تھا اُمِّ فضل کی حالت سے پُرفتور (۵) رکھتی تھی بغض رہبرِ عالم سے بے شعور
ظالم کے مشورے سے وہ خرسند ہو گئی
کہنے پہ معتصم کے رضامند ہو گئی

یہ بے مروّتی۔ یہ ستم۔ یہ غضب، یہ قہر وہ بیکسی امامؑ کی وہ دور اپنا شہر
دیکھیں تو اہلِ دل خلشِ خارِ باغِ دہر (۶) انگورِ رازقی میں دیا فاقہ کش کو زہر
لیں کروٹیں علیؑ دلی کو پکار کے!
اعضائے پاک سوج گئے دل فگار کے

رونے لگی وہ دیکھ کے حضرت کا حالِ زار فرمایا آپ نے کہ عبث ہے تو اشک بار
اُس عارضے سے دیگا سزا تجھ کو کردگار (۷) جس کا کوئی علاج نہیں اے جفا شعار
دیتی جواب کیا سرِ ملعونہ جھک گیا
دم شاہِ دیں کا زہر کے صدموں سے رُک گیا

Presented by Ziaraat.Com

تکلیف پائی چند شب و روز جاں گسل — تاثیرِ سم سے آگ تھی سینہ میں مشتعل
وہ کرب وہ جگر کی حرارت وہ دردِ دل (۸) ہوتا گیا رسولؐ کا دلدار مضمحل

حاکم نے کی مدد نہ توجہ طبیب نے
آخر سفر کیا سوئے جنّت غریب نے

کمھلا کے رہ گیا گلِ تر بوترابؑ کا — مرجھایا نونہال رسالت مآبؐ کا
دیکھا جوانا مرگ نے رنگ انقلاب کا (۹) وہ موت بیکسی کی وہ موسم شباب کا

کیوں پیر چرخ جائے تاسف ہے یا نہیں
کمسن اماموں میں کوئی ایسا ہوا نہیں

جب داخلِ بہشت ہوا باغِ دیں کا پھول — آئے شریر تازہ بلا کا ہوا نزول
کیونکر اٹھائی لاشِ جگر گوشۂ رسولؐ (۱۰) دادا اس کی لیں گی حشر میں اللہ سے بتولؑ

کس طرح میتِ شہ دیں گھر سے لے گئے
دیوار کوئی توڑ دی یا در سے لے گئے

جس وقت زندگی نے دیا آپ کو جواب — بالائے بام تھا وہ امامت کا آفتاب
رستے میں آئے زیرِ مکاں خانماں خراب (۱۱) کوٹھے پہ بعض چڑھ گئے اعدائے بوترابؑ

کن لفظوں میں وہ حادثۂ جانگزا کہوں
دنیا کا یہ نشیب و فراز اور کیا کہوں

Presented by Ziaraat.Com

خالی مقام گل کا ہوا خار رے چلے
تابوت میں نہ لاش کو غدار رے چلے
(۱۲)
ہاتھوں پہ میّت شہ ابرار رے چلے
تھرّائے سقف جانب دیوار رے چلے

خود گر پڑے نہ وہ ستم آرا زمین پہ
پہنچا فلک سے ٹوٹ کے تارا زمین پہ

ایسا بھی واقعہ نہ ہوا ہوگا دلخراش
البتّہ قلب تھے غمِ مسلمؑ سے پاش پاش
(۱۳)
زندہ گرایا بام سے یا پھینکی اُنکی لاش
لیکن یہ پردہ ظلم کا ہے اس سے بڑھ کے فاش

اہلِ عزا خیال کریں کتنا فرق ہے
مسلمؑ کوئی امام نہ تھے اتنا فرق ہے

پہنچا مزار تک نہ کئی روز جسمِ پاک
وہ رہنمائے دیں تھا سرِ راہ زیبِ خاک
(۱۴)
دیکھے جو معجزات ڈرے، سہم نہوں ہلاک
پہچان کر حق اس کا نہ مردم ہوں خشمناک

بے شرم لاش لے گئے دفنانے کے لئے
آئے ملک بہشت سے کفنانے کے لئے

انجام اس طرح بھی کتابوں میں ہے رقم
شیعوں نے آپ کے جو سُنا یہ نیا ستم!
(۱۵)
روتے ہوئے گئے سرِ تسلیم کر کے خم
میّت کو بہرِ غسل اُٹھایا بچشمِ نم

سینوں کو اپنے خستہ جگر پیٹنے لگے
عمامے پھینک پھینک کے سر پیٹنے لگے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by ZiaraatCom



نہلایا اس مسافر دارالسّلام کو بھر آئے دل کفن جو پہنایا امام کو
تابوت میں لٹا کے شہِ خاص و عام کو (۱۶) پُرسا دیا علیؑ کو۔ رسولؐ انام کو
نالے طواف کرتے تھے عرشِ مجید کا
ماتم کیا اُٹھا کے جنازہ شہید کا

تھیں تربتیں قریش کی بغداد میں جہاں مشہور کاظمینؑ ہے اب غیرتِ جناں
دیندار ننگے سر اُسی جانب ہوئے رواں (۱۷) پہنچا وہاں جنازۂ سلطانِ انس و جاں
اِک طفلِ مہ لقا کا گزر ناگہاں ہوا
وہ مقتدا نماز پڑھا کر نہاں ہوا

جس جا تھی قبر موسیٰ کاظمؑ فلک وقار پہلو میں اُس لحد کے کھُدا دوسرا مزار
پوشیدہ زیرِ خاک ہوا نورِ کردگار (۱۸) حسرت پکارتی تھی کہ اِس شان کے نثار
تاخیرِ دفن سے بھی شرف آشکار ہے
یہ وارثِ حسینؑ غریب الدیار ہے

بغداد سے گئی جو مدینے میں یہ خبر نالے ہوئے بلند کھُلے غمزدوں کے سر
غُل پڑ گیا جہاں سے کیا شاہ نے سفر (۱۹) غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اہلبیتؑ پر
بیوؤں کا سرپرست کریم الرحیم ہے (از نتیجۂ فکر)
اس گھر میں اب ہے کون فقط اک یتیم ہے فراست زیدپوری

مرثیہ (۷۵)

# شہادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

جن کو بچپن میں ملی علم کی مسند وہ تقیؑ
گھر میں حیدرؑ کے جو ہیں نائبِ احمدؐ وہ تقیؑ
کہہ گئے اوسطنا جن کو محمدؐ وہ تقیؑ
باقرِ علم ہیں جن کے جدِ امجد وہ تقیؑ
(۱)
گر لقب پوچھو تو جوّاد ہیں اور قانع ہیں
گھر لٹا دیتے ہیں۔ اسراف سے بھی مانع ہیں

عمر نو سال کی ہے اور نہیں علم کی حد
باپ اور باپ کے جدّ اُن کے بھی جد اُن کے بھی جد
سب ہیں منصوص من اللہ امامت میں سند
کیوں نہ یکتائے جہاں ہوں کہ ہیں نورِ احد
(۲)
جدِّ اعلیٰ وہ علیؑ جن کا پوتا بھی علیؑ
خود محمد ہیں علی باپ ہیں، بیٹا بھی علیؑ

یہ ہے تاریخ نہیں واعظ و شاعر کا خیال
کیا تعجب جو محمدؐ کا ملا جاہ و جلال
آپ اس عمر میں ہیں اپنے بزرگوں کی مثال
یہ مثل ہے کہ بہ عقل است بزرگی نہ بہ سال
(۳)
سن بھی کم، قد بھی ہے کم، عرش سے اونچا سر ہے
پوتے جعفر کے ہیں کنیت بھی ابو جعفر ہے

Presented by Ziaraat.Com

شرع کی فرع بھی ہیں دین کی بنیاد بھی ہیں
حق بھی ہیں صدق بھی ہیں عدل بھی ہیں داد بھی ہیں
مکتبِ کُن کے پڑھے بھی ہیں سبق یاد بھی ہیں (۴)
عالمِ علم لدُنّی دمِ میلاد بھی ہیں!!
جب زباں ان کی کھلی عقدہ کشا کے گھر میں
آئے پڑھتے ہوئے قرآن رضاؑ کے گھر میں

تھا یہ وہ دور کہ مشغول تھے حد درجہ امام
جا چکا تھا اثرِ رشد و ہدایت تا شام
معتصم کو بھی تھے معلوم یہ حالات تمام (۵)
پڑھ کے خط۔ ان پہ بغاوت کا لگایا الزام
شیر تھا خواب میں۔ صیاد نے جب صید کیا
قبرِ سجّاد ہلی۔ شب میں انہیں قید کیا

ہائے یہ کر نہ سکے قبرِ نبیؐ کو بھی سلام
کہہ سکے جد سے نہ اتنا بھی کہ مولائے انام
ہم کو معلوم ہے جو قید میں ہوگا انجام (۶)
اب نہ آئے گا مدینے میں پلٹ کر یہ غلام
دشمنِ جاں ہوئی بے وجہ خدائی نانا
ظلم تو دیکھیے امّت کے۔ دوہائی نانا

قبرِ سجّاد پہ یہ کہنے کو دل تھا بے چین
کشتۂ خنجرِ بیداد کے اے نورُ العین
بیڑیاں آپ نے پہنی بھتیجی دمِ شیون و حنین (۷)
ہم بھی اب بستہ زنجیر ہیں اے جانِ حسینؑ
آپ واقف تھے کہ ہم چھوٹ کے گھر جائینگے
ہم ہیں واقف کہ وہیں قید میں مر جائینگے

Presented by Ziaraat.Com

بضعۂ قلبِ پیمبرؐ کی لحد سے گزرے　　یاس سے دیکھتے شبّرؑ کی لحد سے گزرے
رو دیے۔ عابدِ مضطرؑ کی لحد سے گزرے (۸) آہ کی۔ باقرؑ و جعفرؑ کی لحد سے گزرے

آخری بار زیارت کی اجازت نہ ملی
ان مزاروں سے بھی رخصت کی اجازت نہ ملی

تھا وہ ذی الحجہ کا مہینہ کہ ہوا جب یہ ستم　　غم یہ تھا۔ اب کی محرم میں کہاں ہونگے ہم
قید میں بزم بپا کر کے منائیں گے جو غم (۹) طوق گردن میں ہے کس طرح کریں گے ماتم

یہ شقی لاکھ ہمیں رونے پہ ایذا دیں گے
اپنی دادی کو تو ہر حال میں پرسا دیں گے

راہ میں تھے۔ کہ محرم کا پڑا چاند نظر　　دل پہ وہ چوٹ لگی۔ شمر کا جیسے خنجر
آگیا یاد۔ وہ مظلوم، وہ کنبہ۔ وہ سفر (۱۰) دیکھ کر چاند وہ صابر کی دعا رو رو کر

راہ میں اپنی یہ توفیق عطا کر یارب
تجھ پہ قربان ہو پہلے مرا اکبر یارب

یاد کر کر کے یہ حالات تڑپتا تھا جگر　　خونِ دل پینے کو تھا۔ کھانے کو غم شام و سحر
روتے روتے کبھی سوتے تھے جو یہ منزل پر (۱۱) فاطمہ خواب میں آتی تھیں نظر برہنہ سر

ماں سے مل کر حسنِ سبز قبا روتے تھے
مرتضیٰ روتے تھے محبوبِ خدا روتے تھے

Presented by Ziaraat.Com

آنکھ کھل جاتی تھی ان سب کی جو سن کے فغاں
تا سحر رہتے تھے شبنم کی طرح اشک رواں
جب اذاں ہوتی تو یاد آتی تھی اکبر کی اذاں (۱۲)
اور بانو کا وہ زینب سے یہ پُر درد بیاں
آؤ بی بی مرے بچے کی صدا تو سن لو
آخری مرتبہ نانا کی صدا تو سن لو

روتے روتے کبھی بندھتی تھی جو ان کی ہچکی
جاگ اُٹھتے تھے غم انگیز صدا سن کے شقی
ظلم ڈھاتے تھے کچھ ایسا کہ تڑپتے تھے تقی (۱۳)
تازیانوں سے کبھی اور سنانوں سے کبھی
صبر سے ظلم یہ سب، کشتۂ غم سہتا تھا
اشک آنکھوں سے، تو پہلو سے لہو بہتا تھا

راستے بھر یونہی کرتے ہوئے مظلوم کو یاد
تھی محرّم کی نویں جبکہ یہ پہنچے بغداد
تنگ زنداں میں ہوئے قید مثال سجّاد (۱۴)
آئی زہرا کی صدا میرے تقیؑ جوادؑ
میں ترے ساتھ ہوں کل شام کو پھر آؤں گی
کربلا میں کبھی بغداد میں رو جاؤں گی

شب عاشور تھی وہ۔ فرض تھی شب بیداری
رات بھر اشک رہے دیدۂ تر سے جاری
تھا کبھی پیاسوں کا ماتم، کبھی فکرِ بیماری (۱۵)
یادِ مظلوم میں وہ رات بسر کی ساری
صبح جب سوئے فلک آنکھ اٹھا کے دیکھا
تیس۳۰ کشتوں کو مصلّے پہ تڑپتے دیکھا

Presented by Ziaraat.Com

اس قدر روئے کہ اشکوں سے مصلّیٰ ہو تر — کربلا ہی کے خیال آتے رہے پھر دن بھر
العطش کہتی ہے وہ چار برس کی دختر (۱۶) جاں بلب پیاس سے جھولے میں ہے ننھا سا پسر

بادِ اصغر میں جو کھا کھا کے پچھاڑیں روئے
رو دیئے غیر بھی جب مار کے دھاڑیں روئے

ایک زنداں کے محافظ نے جو آکر پوچھا — کس لیے روتا ہے قیدی! تجھے تکلیف ہے کیا
بولے اپنا نہیں غم۔ ہے یہ بہتر کی عزا (۱۷) آج کے دن مرے دادا پہ چلی تیغِ جفا

اس نے گھبرا کے یہ پوچھا انہیں کیا کہتے ہیں
رو کے فرمایا کہ شاہِ شہدا کہتے ہیں

اس نے پوچھا کہ کوئی اور بھی ہے نام جلی — آپ بولے شہِ ابرار۔ ولی ابن ولی
تشنہ لب بیکس و مظلوم۔ شہیدِ ازلی (۱۸) ذبح سجدے میں ہوا جو وہ حسین ابنِ علی

اس سے یہ کہہ کے جو وہ نائبِ حیدر رویا
سُن کے یہ شخص بھی ساتھ ان کے تڑپ کر رویا

قید میں آپ یہیں شام و سحر روتے تھے — رو کتے بھی تھے نگہبان مگر روتے تھے
یادِ شبیر میں جب پیٹ کے سر روتے تھے (۱۹) در و دیوار کا پھٹتا تھا جگر روتے تھے

مرتے مرتے بھی زباں پر شہِ صفدر ہی رہے
مدّتِ قید میں عابد کے برابر ہی رہے

Presented by Ziaraat.Com

ان کے رونے سے ہزاروں کا جگر نرم ہوا معتصم پہلے ہی جلتا تھا پر اب اور جلا
مل کے دربان سے آخر وہ انہیں زہر دیا (۲۰) جس کے پیتے ہی کلیجے میں گرا تیر قضا
کچھ وصیت کے بھی لکھنے کی نہ مہلت پائی
قید میں وارثِ کاظم نے شہادت پائی

کون زنداں میں اپنا تھا جو ان کو روتا بیکسی لاشۂ مظلوم پہ کرتی تھی بکا
نو برس کے آپ کے فردوس میں کرتے تھے عزا (۲۱) ایک بی بی کی یہاں آئی یہ پُر درد صدا
لاش پر رونے کو بیٹا نہ کوئی بھائی ہے
ہائے بچے تجھے غربت میں اجل آئی ہے

یاں نہ مادر ہے نہ بی بی ہے نہ بیٹی نہ بہن لاش کو ڈھانکنے والا، نہ کوئی مرد، نہ زن
اب یہ زنداں کے نگہباں کا ہے دل دوز سخن (۲۲) تھا وہ طفلِ مدنی جس نے دیا غسل و کفن
سب نے دیکھا کہ وہ یوں پیٹ کے سر روتا ہے
جس طرح باپ کے ماتم میں پسر روتا ہے

قبر اطہر میں اُتاری گئی جب نعشِ امام نور سے ہو گئی روشن لحدِ پاک تمام
پھر کیا رو کے کہیں اسی بی بی نے کلام (۲۳) رونے والے مرے شبیرؑ کے تجھ پر ہو سلام
خلد سے سارے بزرگوں کو یہاں لائی ہے (از نتیجۂ فکر)
دفن کرنے تری میت کو بتول آئی ہے حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



(۷۶)

## مرثیہ

# شہادت حضرتِ امام علی نقی علیہ السلام

کس عمر میں علی نقیؑ بے پدر ہوئے
بچپن میں دل پہ چوٹ لگی نوحہ گر ہوئے
یثرب میں جانشینِ شہ بحر و بر ہوئے (۱) یہ وارثِ بضاعتِ خیر البشرؐ ہوئے
علم و عمل کو مان لیا شیخ و شاب نے
کیا کمسنی میں پائی بزرگی جناب نے

چرخِ نہم امامِ دہم کا مقام ہے
پشت و پناہِ عرشِ بریں انکا نام ہے
ہر چار سمت مدح و ثنائے امام ہے (۲) تسبیحِ شش جہت کی درود و سلام ہے
ناری ہے جو کہے کہ یہ نورِ خدا نہیں
انوارِ خمسۂ نجبا سے جدا نہیں

اے دورِ چرخ واہ یہ کیسا ہے انتظام
خاموش کیوں رہوں کہ شکایت کا ہے مقام
رہنے نہ پائے چین سے (۳) اس طرح کا امام وہ زور ظالموں کا وہ ایذائیں صبح و شام
فرزند پر رسولؐ کے امت جفا کرے
پرساںؔ جب کوئی ہو تو مظلوم کیا کرے

تیار قتل پر متوکلؔ رہا مدام — مجبور رہ گیا وہ عدوئے شہ انام
(۴)
پہنچا سقر میں چھوڑ کے یہ کارِ ناتمام — قائم مقام اُس کے ہوئے دشمنِ امام

فرصت ملی نہ دلبرِ شیرِ الٰہ کو
تدبیر معتمد سے ملا زہر شاہ کو

وہ خلق کا مسیح ہوا صاحبِ فراش — بیحس تھا جسم فرش پہ گویا پڑی تھی لاش
(۵)
کنجِ لحد کی گوشہ نشیں کو ہوئی تلاش — سوراخ دل میں تھے تو کلیجہ تھا پاش پاش

آتے تھے حال دیکھنے باشندے شہر کے
پوتا رضاؑ کا مرتا تھا صدمے سے زہر کے

راوی بہت سے ہاشمی اس کے ہیں لاکلام — جن میں ہے ایک کا حسنؑ ابن حسینؑ نام
(۶)
آیا جو روزِ رحلت شاہِ فلک مقام — صحن مکاں میں فرش پہ تھے جلوہ گر امام

مجمع بہت تھا سیدِ ذیجاہ کے قریب
مردم تھے جمع یک صد و پنجاہ کے قریب

ناگاہ عسکریؑ نظر آئے ہمیں اُداس — داخل ہوئے مکاں میں عیاں چہرے تھی ہراس
(۷)
پابند حزن چاک گریباں و بے حواس — داہنی طرف کھڑے ہوئے آکر پدر کے پاس

کس حال میں ہیں کون یہ ہیں جانتے نہ تھے
حضارِ انجمن انہیں پہچانتے نہ تھے

Presented by Ziaraat.Com

نورِ نظر کو دیکھ کے حضرت نے یہ کہا — کر شکر کردگار کا اے میرے مہ لقا
حادث اک امر تیرے لئے حق نے ہے کیا (۸) — رونے لگا یہ سنتے ہی وہ راضیٔ رضا
بولا کہ شکر مرحمتِ ذوالجلال ہے
دے اپنی نعمتیں یہ خدا سے سوال ہے

پوچھا کسی نے تب ہوا معلوم سب کو حال — یہ ہیں حسنؑ جناب علی نقیؑ کے لال
ظاہر ہوا جو عمر کی جانب کیا خیال (۹) — ہوگا قریب بیسؔ برس کے یہ خوش جمال
سمجھے اشارہ ہم یہ کلامِ امام کا!
ہے جانشیں یہی شہِ عالی مقام کا

روتا رہا وصیٔ شہنشاہِ بحر و بر — ساعت وہ آئی سر سے اٹھا سایۂ پدر
سامر سے جناں کی طرف ہو گیا سفر (۱۰) — ہے ہے چھٹا مسافرِ یثرب سے یہ بھی گھر
غل پڑ گیا وفاتِ غریب الوطن ہوئی!
سامانِ غسل کا ہوا فکرِ کفن ہوئی

دولت سرا میں جمع ہوئے ساکنانِ شہر — کوئی تو کہتا آہ کہ سیّد نے پایا زہر!
کیسا خدا کو بھول گئے بندگانِ دہر (۱۱) — ہو ظلم پھر چھپا ہیں اُسے دیکھئے یہ قہر
ظاہر نشانِ زہر تھا بیکس کی فوت سے
اُس پر یہ قول تھے کہ مرے اپنی موت سے

Presented by Ziaraat.Com

خلقِ خدا سے بھر گیا باہر کا سب مکاں
بو طالبِ جلیل کے تھے اہلِ خاندان
عباسیوں کے غول بھی تھے اُن کے درمیاں (۱۲)
سردارِ فوج تابعِ فرمانِ حکمراں

جتنے تھے رُکن سلطنتِ نابکار کے
موجود سب تھے گھر میں غریب الدیار کے

صحنِ مکاں میں آئی کنیزک بشورشیں
گریاں غمِ امامؑ میں تھی کر رہی تھی بین
یہ دیکھکر نہ آیا دلِ عسکریؑ کو چین (۱۳)
بولے صدائے نرم سے مولائے مشرقین

ہے کوئی منتظم جو اس فغاں کو روکدے
کیا کرتی ہے کنیزک ناداں کو روکدے

شاید یہ ہو امام دو عالم کا مدّعا
کیوں کر رہی ہے بین زمانہ یہ ہے بُرا
کلمہ کوئی زباں سے نکل جائے بر ملا (۱۴)
برہم عدو ہوں اس سے زیادہ کریں جفا

یا یہ مراد ہو کہ نہ اہلِ جفا سُنیں!
اغیار کیوں کنیز حرم کی صدا سنیں

اے محرمانِ شرعِ نبیؐ دو تم اس کی داد
یہ انتظام بہرِ کنیز اور یہ مُراد (۱۵)
کچھ حال کربلا کا بھی ہے منصفوں کو یاد
کیا اہلبیتؑ سے تھا جفاکاروں کو عناد

کس کی صدا نہ فوجِ ستمگار نے سُنی (از نتیجۂ فکر)
لیکن کسی کی بات نہ کفّار نے سُنی فراست زیدپوری

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۷۷)

# شہادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام

زہد و تقوا جو تقی کا ہمہ تن لے کے چلے
شان بابا کی، تو دادا کا چلن لے کے چلے
کاظمؑ الغیظ کی سیرت کا چمن لے کے چلے (۱) صادقِ آلِ محمدؐ کا دہن لے کے چلے
چرخ پابوس کی حسرت میں جھکا جاتا تھا
علم باقرؑ کا، تو سجادؑ کا حلم آتا تھا

ہاتھ میں حق کی عطا سے ہے شریعت کی زمام
نگراں جنبشِ ابرو کی طرف ہے اسلام
وارثِ علمِ نبیؐ ہیں یہ علی کے ہمنام! (۲) نائبِ پنجتن پاک تو دسویں ہیں امام
ان کی پھیلی ہے مہک شرع کے ہر رستے میں
بارہواں پھول ہیں چودہ کے یہ گلدستے میں

صورتِ مہر مبیں ان کے فضائل ہیں جلی
گل ہیں جس شاخ کے احمدؐ یہ اسی کی ہیں کلی
ان کی طینت ہے اسی نور کے سانچے کی ڈھلی (۳) خود علیؑ جد بھی علیؑ مورثِ اعلیٰ بھی علیؑ
میرا کیا منہ جو کہوں میں کہ نقی کیسے ہیں
جن کا پوتا ہے محمدؐ یہ علیؑ ایسے ہیں

Presented by Ziaraat.Com

گو کہ اخلاصِ عمل جانِ نبیؐ کی تھا سپر! پھر بھی گھیرے تھے امامت کو حسد کے لشکر
(۴)
سات گزرے خلفا بدلے ہوئے راہ گزر کام سب کا تھا مگر بغضِ علی ہر پھر کر

فلک مکر کے وہ سبعۂ سیارہ تھے
افقِ صدق کا مولائے نقی تارہ تھے

عہدِ مامون میں تھا سر پہ تقی کا سایا معتصم خانۂ عصمت پہ بلائیں لایا
(۵)
عہدِ واثق پہ وثوق آپ نے کچھ فرمایا رفتہ رفتہ متوکل کا زمانہ آیا

وہ تکبّر میں عزازیل کا ثانی نکلا
روحِ فرعون کی بدمست جوانی نکلا

دے دیا حکم مٹا دو شہِ دیں کا مدفن ہل چلا دو لحدِ سبطِ نبیؐ پر فوراً
(۶)
واں زراعت ہو جہاں دفن ہے آبِ تشنہ دہن قبر پر نہر گزر جائے تو سرسبز ہو بن

ذکر ہو پھر نہ شہادت کا نہ قربانی کا
نام باقی نہ رہے فاطمہؑ کے جانی کا

کوششیں کر کے تھکے فوجِ خلافت کے شقی غرقِ پانی میں وہ تربت کسی صورت نہ ہوئی
(۷)
زائروں پر بھی لعینوں نے بہت کی سختی درّے کھاتے رہے کہتے رہے بڑھ بڑھ کے یہی

ہٹ کے پیچھے تو نہ ہرگز یہ قدم جائیں گے
مر بھی جائیں تو نہ اس قبر سے ہم جائیں گے

Presented by Ziaraat.Com

عشقِ مظلوم میں سرشار تھے شیدائے امام
پشت تھی خون سے تر، جسم بھی زخمی تھا تمام
کسی بی بی کی یہ آتی تھیں صدائیں ہر گام (۸)
زائرو! مادرِ شبیرؑ کا تم پر ہو سلام

آج میں آئی ہوں مجرے کی گزارش کے لیے
کل یونہیں حشر میں آؤں گی سفارش کے لیے

نہ زیارت ہی رکی اور نہ مٹی قبرِ امام
ہو گیا مکر میں اپنے منوکل ناکام
رُخ کیا اب بہ رہِ راست سوئے شاہِ انام (۹)
پئے بہ پئے دعوت دربار کے بھیجے پیغام

سامرا میں بہ صد اصرار بلا کر چھوڑا
قبر میں بنتِ پیمبرؐ کو رُلا کر چھوڑا

بن کے مہمان شقی آئے جو امت کے امیر
وہاں ٹھہرائے گئے یہ جہاں رہتے تھے فقیر
ایک دن بھی نہ ہوا جب سے رہے ہوں دلگیر (۱۰)
کر دیا شوم نے آخر انہیں زنداں میں اسیر

غربتِ عترتِ اطہار کی میراث ملی
قید میں عابدِ بیمار کی میراث ملی

ایک دن آپ پہ ظالم نے ستم یہ ڈھایا
دور تک اپنی سواری کے عقب دوڑایا
زخم تلوؤں میں پڑے، صبر مگر فرمایا (۱۱)
ساربانِ حرمِ سبطِ نبیؐ یاد آیا!

واپس آئے تو المناک بھی بیمار بھی تھے
سنگ ریزے بھی کفِ پا میں تھے اور خار بھی تھے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



حکم دربان کو یہ خوب انہیں تڑپائے — اس کو تنبیہ و سزا ان پہ ترس جو کھائے
اس کو انعام۔ اذیت جو بہت پہنچائے — (۱۲) کوئی فرزند بھی ملنے کو نہ آنے پائے

گو کہ عابدؑ کی طرح شکل تھی رسوائی کی
واں حرم ساتھ تھے۔ یاں قید تھی تنہائی کی

ان مصائب میں گرفتار تھے ناگاہ سنا — متوکّل کا لہو بیٹے کے ہاتھوں سے بہا!
قید سے چھوٹے، مگر ظلم سے پیچھا نہ چھٹا — (۱۳) جو بھی آیا وہ انہیں کے تھا لہو کا پیاسا

نشترِ غم سے سبھی قلب کو برماتے تھے
ایک سے ایک نیا ظلم شقی ڈھاتے تھے

ظلم سہتے رہے، اشک آنکھوں میں آیا تو پیا — بددُعا دل میں مچلتی رہی، ہونٹوں کو سیا
ایک دل سنگ خلیفہ نے مگر قہر کیا — (۱۴) ہائے مظلوم کو پانی نہ دیا، زہر دیا

پاس اس دم کوئی ہمدرد نہ شیدائی تھا
کسمپرسی میں عجب عالمِ تنہائی تھا

عسکری روتے تھے زانو پہ رکھے باپ کا سر — بہرِ امداد برادر تھا نہ کوئی خواہر
کربلا ایسے میں آجاتی تھی جب پیشِ نظر — (۱۵) دل سے آتی تھی یہ آواز۔ وہ جنگل تھا یہ گھر

گود میں فرقِ مطہّر ہے یہاں بابا کا
تھا وہاں جلتی ہوئی ریت پہ سر دادا کا

یاں ابھی میں نے پلایا تھا پدر کو پانی
تین دن سے وہاں پیاسا تھا نبی کا جانی
یاں میسّر ہے کفن، دفن میں ہے آسانی (۱۶)
ہائے بے گور و کفن لاش کی واں عریانی

پارۂ دل ہے یہاں، اشک بہانے کیلئے
واں تھا بیمار پسر قید میں جانے کے لئے

ان مناظر کے تصوّر میں تھے محو بکا!
ناگہاں بولے یہ گھر کے ہمارے مولا
بہر تعظیم اٹھاؤ مجھے اے ماہ لقا (۱۷)
خلد سے لائے ہیں تشریف رسولِؐ دوسرا

ساتھ زہراؑ کے شہِ بدر و حنین آئے ہیں
میرے لینے کو حسنؑ اور حسینؑ آئے ہیں

پھر اُٹھا کر سرِ پُر نور پکارے یہ امام
میرے نانا مرے دادا مری دادی کو سلام
کہہ کے یہ گر گئے تکیے پہ جو مولائے انام (۱۸)
عسکری روئے، تڑپنے لگیں ارواحِ کرام

پرسہ دیتا تھا نہ کوئی، نہ گلے ملتا تھا!
پنجتنؑ روتے تھے اور عرشِ خدا ہلتا تھا

فاطمہؑ کرتی تھیں یہ بین تڑپ کر ہر بار
میرے شبیرؑ کے پوتے! تری غربت کے نثار
مثلِ شبیرؑ کے جو نیلا ہے تن زار و نزار (۱۹)
وقتِ رحلت تجھے پانی بھی ملا گل رخسار

کب گھرانا کہیں ایسا کوئی مظلوم ہوا (از نتیجۂ فکر)
ساتواں تو مرا پوتا ہے جو مسموم ہوا حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

مرثیہ (۷۸)

# شہادت حضرت امام حسن عسکریؑ علیہ السلام

شہرہ جہان میں حسنِ عسکریؑ کا ہے — نقشِ نگیں یہ عرش کی انگشتری کا ہے
کونین میں یہ گل چمن حیدریؑ کا ہے (۱) دُرِّ یتیم معدنِ پیغمبری کا ہے
مظلومیت مثالِ جنابِ حسینؑ ہے
اور دبدبہ میں فاتحِ بدر و حنین ہے

ہمپایہ ہے علیؑ کا یہ محبوبِ ایزدی — بابا علیؑ نقی ہے تو جدِّ مرتضیٰ علیؑ
خود قبلۂ زمین و زماں عابد و سخی (۲) سرتاجِ خلق زیب دہ مسندِ نبیؐ
ہادی زکی لقب ہے شہ خاص و عام کا
اور صاحب الزماںؑ ہے پسر اس امام کا

عابدؑ کی طرح اُن پہ عبادت کا خاتمہ — مثل علیؑ ہے اُن پہ شجاعت کا خاتمہ
صادقؑ کی طرح اُن پہ صداقت کا خاتمہ (۳) مثلِ حسنؑ ہے خُلق و مروّت کا خاتمہ
شمع مزارِ اقدسِ شیر الٰہ ہیں
پشت و پناہ قبرِ رسالتؐ پناہ ہیں

Presented by Ziaraat.Com

پر معتمد نے قہر کیا وا مصیبتا ایسے ولی کو زہر دیا وا مصیبتا!
ایماں کے گھر کو لوٹ لیا وا مصیبتا (۴) خونِ جگر حرم نے پیا وا مصیبتا!

پھاڑا کفن نبیؐ نے علیؑ ننگے سر ہوئے
بچپن میں ہائے مہدیؑ دیں بے پدر ہوئے

مولا کو ورثہ یہ حسنِ علیؑ پاک کا ملا لیعنی حسنؑ کی طرح سے زہرِ دغا ملا
ہر روز ایک روز سے صدمہ سوا ملا (۵) کیا خاک میں نشانِ رسولِ خدا ملا

زہرِ اجل سے سبز حسنؑ کا بدن ہوا
سرسبز خوب شیرِ خدا کا چمن ہوا

حیراں تھے زائرانِ حسینیؑ کہ کیا ہے آج کیوں زلزلہ میں قبرِ شہِ کربلا ہے آج
محشر میانِ کنجِ شہیداں بپا ہے آج (۶) آتی ہے یہ صدا ہمیں صدمہ بڑا ہے آج

زخمی بدن کو میرے عدو نے ہلا دیا
پوتے کو میرے زہرِ ہلاہل پلا دیا

حیرت ہے کیوں زمین پہ نہ عرشِ علا گرا اس ظلم سے عمامۂ مشکل کشا گرا
عباسیوں پہ کیوں نہ فلک جا بجا گرا (۷) بالائے خاک تاجِ رسولِ خدا گرا

سر اپنے کھولے سوگ میں آلِ رسولؐ نے
جنت میں سر سے پھینک دی چادر بتولؑ نے

Presented by Ziaraat.Com

لکھا ہے جب امام ہوئے عازمِ جناں — اِک دفعہ سامرے میں قیامت ہوئی عیاں
(۸)
دولت سرائے شاہ سے آنے لگی فغاں — لو مومنو یتیم ہوئے صاحب الزماںؑ

سرگرمِ ظلم چار طرف بدخصال ہیں
اور حیف ہے کہ مہدیؑ دیں خردسال ہیں

شیرِ خدا کے شیونِ رفاقت کا وقت ہے — کم عمر ہے امام حمایت کا وقت ہے
(۹)
سیدانیوں پہ سخت مصیبت کا وقت ہے — عباسیوں کے اوجِ حکومت کا وقت ہے

بے وارث آج عترتِ خیر الوریٰ ہوئی
بے صاحب آج مسندِ شیرِ خداؑ ہوئی

سایہ ہے باپ کا نہ کوئی بھائی سات ہے — سر پر امامِ عصر کے بس حق کی ذات ہے
(۱۰)
اس بے پدر کی سمت کسے التفات ہے — اب شرم اہلبیت کی زہراؑ کے ہات ہے

مُردے کے گرد شور جو نوحہ کا ہوتا ہے
معصوم پھوٹ پھوٹ کے بابا کو روتا ہے

امداد اس یتیم کی مشکل کشا کرے — تائید اپنے پوتے کی خیر النساؑ کرے
(۱۱)
اس سن میں بے پدر نہ کسی کو خدا کرے — سر پر نہیں ہے کوئی نہ روئے تو کیا کرے

ننھے سے پیرہن کا گریبان چاک ہے
سنبل سے گیسوؤں پہ یتیمی کی خاک ہے

Presented by Ziaraat.Com

اب اس طرح سے اہلِ خبر کرتے ہیں بیاں
ماتم سرا میں بیبیاں کرتی تھیں نغاں
نہلا چکے جو لاشۂ مولائے دوجہاں (۱۲)
کفنایا اُس کو رختِ مطہر کے درمیاں
آواز آئی فاطمہؑ کے شور دشین کی
سب شیعہ روئے بیکفنی پر حسینؑ کی

اُس دم ہوا یہ معجزۂ شاہِ دوسرا
تھی رونقِ جنازہ جو مطلوب کبریا
سب ساکنانِ سامرہ واں آئے برملا (۱۳)
باطن میں انبیاء و ملائک ہزار ہا
شورِ فغاں جنازے پہ اصحاب نے کیا
قصدِ نمازِ جعفر کذّاب نے کیا

تکبیر ابھی نہ آئی تھی لب پر کہ ناگہاں
پردے سے ایک طفل ہوا چاند سا عیاں
سر تا قدم تھا قدرتِ اللہ کا نشاں (۱۴)
جلوے میں آفتاب بزرگی میں آسماں
آئی ندائے غیب امام زمن یہ ہے
ہاں پنجتنؑ کے شیعو یتیم حسنؑ یہ ہے

مجرا کرو امام علیہ السّلام کو!
اب دیکھ لو نہ پاؤ گے پھر اس امام کو
پہچان رکھو نائب خیر الانامؐ کو (۱۵)
دل کے نگیں پہ کندہ کرو اس کے نام کو
حیدرؑ کا جانشیں یہ ہے مسند نشیں یہ ہے
مہدیؑ ہے نام ہادی دنیا و دیں یہ ہے

Presented by Ziaraat.Com

جعفرؑ کے پاس آیا وہ شیعوں کا پیشوا اور غصّے سے ہٹایا اُسے کھینچکر ردا
فرمایا ہم محقّ امامت ہیں اے چچا (۱۶) ہم وارثِ امام ہیں ہم حجّتِ خدا
آئی ندائے غیب کہ صادق امام ہے
کذّاب دور ہو کہ یہ اس کا مقام ہے

القصّہ شاہزادے نے تکبیر کی شروع رُخ سوئے قبلہ دل طرفِ کبریا رجوع
ہر فقرے میں خضوع تھا ہر لفظ میں خشوع (۱۷) مثلِ ستارہ اشک ہوئے آنکھوں سے طلوع
فرصت نماز سے جو ہوئی اس جناب کو
پنہاں بزیرِ خاک کیا آفتاب کو

آکر مزار میں ہوئی زہراؑ یہ نعرہ زن ہے ہے مرا غریب حسنؑ بے وطن حسنؑ
کس قہر کا یہ زہر تھا ہے سبز سب بدن (۱۸) ہے ہے زمرّدی ہے مرے لال کا کفن
یہ زہر میرے قلب پہ تاثیر کر گیا
کیا جانیے جگر پہ میرے کیا گزر گیا

اک میں کہاں کہاں صفِ ماتم بپا کروں ہے ہے بقیعے میں میں حسنؑ کی عزا کروں
یا کربلا میں سوگ کی ہے ہے بنا کروں (۱۹) یا طوس میں رضاؑ کی لحد پر بکا کروں
اب تک خزاں کی فصل ہے باغِ حسینؑ میں (از نتیجۂ فکر)
سر پیٹوں سامنے میں دیا کاظمینؑ میں مرزا دبیر

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ ۷۹

# شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

چھٹکا پدر سے بیکس و تنہا تھے عسکریؑ
پابندِ حکمِ خالقِ یکتا تھے عسکریؑ
حق کے ولی تھے خلق کے مولا تھے عسکریؑ (۱)
احساں تھا جس کا جوش وہ دریا تھے عسکریؑ

ابرِ کرم تھے، بحرِ سخا تھے زمانے میں
ویسے ہی جیسے ہوتے رہے اس گھرانے میں

بیمثل تھا جو عالمِ دیں حجتِ الٰہ
کیا قدر جاہلوں میں ہوئی اس کی آہ آہ
دم بھر نہ دستِ ظلم عدو سے ملی پناہ (۲)
پردیس میں غریبِ مدینہ ہوا تباہ

صدمے طرح طرح کے رہے ایک جان پر
آیا کسی طرح کا نہ شکوہ زبان پر

صدہا مصیبتیں تھیں ہزاروں ملال تھے
صدمے سے جان قلب و جگر پائمال تھے
پابندِ صبر و شکر شہ خوشخصال تھے (۳)
کیونکر نہ ہو حسینؑ سے صابر کے لال تھے

اُس کے عزیز تھے جو عزیزوں سے چھٹ گیا
وارث تھے ایسے گھر کے جو صحرا میں لٹ گیا

Presented by Ziaraat.Com

عالم میں عسکریؑ تھے انہیں کے مہ منیر — سجادؑ کی طرح ہوئے زنداں میں بھی اسیر
ہاں اتنا فرق ہے کہ یہ تنہا تھے گوشہ گیر (۴) عابدؑ کے ساتھ تھے حرم حضرتِ امیر
زنداں میں دخترانِ علیؑ بین کرتی تھیں
اُن کی صدائیں قلب کو بے چین کرتی تھیں

تھا کون اس خرابے میں غمخوارِ اہلِ بیتؑ — کس گھر میں تھی لٹی ہوئی سرکارِ اہلِ بیتؑ
دم توڑتا تھا قافلہ سالارِ اہلِ بیتؑ (۵) مجبور تھا پڑا ہوا مختارِ اہلِ بیتؑ
بستر زمینِ سخت کا تکیہ تھا خشت کا
ویرانہ میں اسیر تھا مالک بہشت کا

سامرے میں جو قید ہوا گیارہواں امام — حضرت کو بھی رُلاتا رہا ماجرائے شام
گویا نظر کے سامنے تھا واقعہ تمام (۶) قیدی نہ تھے بہ صورتِ سجادؑ نیک نام
ملتے تھے دوستوں سے جُدائی بھی ہوتی تھی
ہو جاتے تھے اسیر رہائی بھی ہوتی تھی

ظاہر میں کر رہے تھے ستمگر بہت وقار — باتیں تھیں مکر کی دلِ حاکم میں تھا غبار
محکوم اُس کے اُس سے زیادہ تھے نابکار (۷) ظالم کے بعد جاہ و حشم کے اُمیدوار
کوشش تھی فرق آ نہ سکے اپنی شان میں
ہو دھوم سلطنت کی اسی خاندان میں

Presented by Ziaraat.Com

موقع ملا تو زہر دیا شہ کو بے گناہ لختِ دلِ رسولؐ کی حالت ہوئی تباہ
بیمار ہو کے اُٹھ نہ سکا حجّتِ الٰہ (۸) مکّار معتمد سا نہ ہوگا خدا گواہ
بھیجے طبیب اُس نے دوا کرنے کیلئے
پوشیدہ اپنا حالِ جفا کرنے کے لیے

خدمت کو آئے چند نفر خادمِ امیر فرمانروا کی سمت سے حاضر ہوا وزیر
کہنے لگا یہ قاضی قضّات سے شریر (۹) جا تو بھی انتظام کو خدمت یہ ہے اخیر
سامان تھا یہاں شہ عالم کی فوت کا
وہ کروٹیں وہ کرب جوانی کی موت کا

دو کم تھے تیس۳۰ سال میں اتنا ابھی تھا سن تھا زندگی کا لطف نہ تھے مرنے کے دن
پُر لطف کیا اُسے جو نہ دم بھر ہو مطمئن (۱۰) بیزار تھے حیات سے خود شاہِ انس و جن
دِل پائمالِ رنج اسیری سے ہو گیا
بدتر شباب آپ کا پیری سے ہو گیا

شدّت وہ تپ کی زہر کا وہ صدمۂ گراں ایسا تھا ضعف کا پنپتا تھا جسمِ ناتواں
بچّے ابھی تھے حجّتِ حق صاحب الزماںؑ (۱۱) تھا دوسرا برس کوئی کہتا ہے پانچواں
جانِ نبیؐ نے بارِ امامت اُٹھا لیا
اِس کمسنی میں کوہِ مصیبت اُٹھا لیا

Presented by Ziaraat.Com

مسموم ہوگیا تپ مہلک سے جاں بلب آئی شب وفات تو حالت ہوئی عجیب
اس رات کو صحیح تھے ایسے شہ عرب (۱۲) خط لکھے اپنے ہاتھ سے بہر رضائے رب

آگے جو کام آئیں وہ مضموں بہم کئے
اہلِ مدینہ کو کئی نامے رقم کئے

ہوتی تھی شمع عمر امام ہدیٰ خموش وقتِ نمازِ صبح جو آیا بجا تھے ہوش
فرمایا شہ نے پانی میں دو مصطفیٰ کے جوش (۱۳) بھر کر کسی پیالہ میں لاؤ کروں گا نوش

اس دم نہ کوئی اور معین و کفیل تھا
صیقل کنیز ایک تھی خادم عقیل تھا

تعمیلِ حکم جب ہوئی بولے شہ ہدیٰؑ پڑھ لوں نماز صبح تو وقف کرو ذرا
پانی منگا کے شاہِ اُمم نے وضو کیا (۱۴) اُٹھ کر فریضۂ سحری کو کیا ادا

ساغر دیا کنیز نے پینے کے واسطے
دم رُک کے تیر بن گیا سینے کے واسطے

پینے کا قصد کرتے تھے سلطان خاص و عام یہ ضعف تھا کہ دانتوں سے ٹکرا رہا تھا جام
صیقل نے رد کا جام رہے آپ تشنہ کام (۱۵) دیکھا کہ ہو گئے شہ دنیا و دیں تمام

وارث جو تھے حسین علیہ السّلام کے (از نتیجۂ فکر)
پیاسے ہی پہنچے پاس رسولِ انام کے فراست زیدپوری

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۸۰)

# شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

اے زہے عسکریؑ نیک دل و نیک صفات — تیری تفسیر ہے یا اہلِ تولّا کی حیات
وہ حقائق کا ثبوت اور وہ مقاصد کا ثبات (۱) لوحِ نقاشِ ازل، نقشِ گرِ راہ نجات
فکرِ محکم وہ ابد تا ز و ازل گیر تری
رائے ذاتی نہیں، الہام ہے تفسیر تری

مدحتِ عسکری پاک سے ذیشاں ہوں میں — گیارہویں ہادیِ برحق کا ثنا خواں ہوں میں
ان کی تفسیر سے جو ناظرِ قرآں ہوں میں (۲) سر بسر علم کے جلووں سے چراغاں ہوں میں
جاہلیت کے مرض کی یہ ثنا شافی ہے!
ان کے فرزند کے عرفاں کی سند کافی ہے

جن کی مسند سندِ حق ہے وہ مسندیہ ہیں — عسکری بن علیؑ بن محمدؐ یہ ہیں
گو کہ حیدر ہیں زمانے میں نہ احمدؐ یہ ہیں (۳) علم کی عالمِ ظاہر میں مگر، حدیہ ہیں
ان کے وارث کا بتائے گا پتا عالمِ غیب
غیب کا علم ہے وہ۔ اور خدا عالمِ غیب

Presented by Ziaraat.Com

جد وہ ہیں جن پہ ہے آیات الٰہی کا نزول　　اسد اللہ جو دادا ہیں، تو دادی ہیں بتولؑ
ہیں انہیں، صلِّ علیٰ، امر مشیت سے حصول　　(۴)　　دولتِ دینِ خدا۔ تاجِ علی۔ تختِ رسولؐ

رُوکشِ نورِ فشاں، مہر بھی ہیں ماہ بھی ہیں
فقر پر فقر بھی ہے۔ دیں کے شہنشاہ بھی ہیں

شمعِ ایوانِ شریعت ہیں۔ یہ زہراؑ کے قمر　　پھر بھی جلتے ہی رہے ان سے سدا بانیِ شر
ہر زمانے میں ستایا انہیں موقع پاکر　　(۵)　　ہائے وہ قیدِ ستم وہ حسنِ خستہ جگر

بھوک میں پیاس میں پانی نہ غذا پاتے تھے
فاقہ کش اشک جو پیتے تھے تو غم کھاتے تھے

معتمد کا تھا زمانہ کہ ہوا ظلم یہ آہ!　　دے دیا زہر شقی نے انہیں بے جرم و گناہ
چند لمحے بھی نہ گزرے کہ تڑپنے لگے شاہ　　(۶)　　آئی زہراؑ کی یہ آواز کہ انا للہ

جاں بلب ہے مرا فرزند دوہائی بابا
مر کے اب قید سے کیا ہوگی رہائی بابا

کسی پہلو مرے بچے کو نہیں ہے آرام　　کروٹیں لیتا ہے بستر پہ تڑپ کر گلفام
آکے بالینِ حسن پھر یہ کیا رو کے کلام　　(۷)　　رونے والے مرے شبیرؑ کے تجھ پر ہو سلام

نزع کا وقت ہے اور عالمِ تنہائی ہے
سر ترا گود میں لینے کو بتول آئی ہے

Presented by Ziaraat.Com

ہائے حضرت نے نہ کس کس کو سسکتے دیکھا
نعشِ عباس کو دریا پہ پھڑکتے دیکھا
یاس سے اصغرِ بے شیر کو تکتے دیکھا! (۸)
پیاس سے بالی سکینہ کو بلکتے دیکھا

پڑھ کے یہ نوحۂ غم، غم کو بٹاتے بھی رہے
خود بھی روتے رہے دادی کو رلاتے بھی رہے

قیدِ زنداں کے مصائب کی نہ حد تھی نہ شمار
بندشِ آب و غذا، اور تنِ زار و نزار
روز پڑھتے تھے تیمم سے نمازیں ناچار (۹)
اشقیا، پینے کو دیتے تھے نہ پانی زنہار

اینٹھ جاتی تھی زباں، ہونٹ بھی پپڑاتے تھے
تشنگی کو جو کئی روز گزر جاتے تھے!

کربلا دیکھ تو جا آن کے یہ خشک گلا
پانچ دن گزرے کہ اس پیاسے کو پانی نہ ملا
رو کے فرماتے، یہاں ہوتے جو شاہ شہدا (۱۰)
اس دہن میں تو ہیں کانٹے علی اکبر کے سوا

جاں بلب پیاس کی شدت سے جو یہ ہوتے تھے
یاد کر کے علی اصغر کی عطش روتے تھے

گھر میں اپنے تھے نظر بند جو مولائے انام
دو ہی مونس تھے یہاں! ایک کنیز ایک غلام
اک نگاہوں سے نہاں پانچ برس کا گلفام (۱۱)
اس کو لپٹائے ہوئے سینے سے کہتے تھے امام

تم کو گھر بار تمہیں عقدہ کشا کو سونپا
باپ رخصت ہے مرے لال خدا کو سونپا

Presented by Ziaraat.Com

آج ہے آٹھویں تاریخ ربیع الاول — غرقِ اشکِ غمِ شبیرؑ ہیں آنکھوں کے کنول
میرے مرنے سے پڑے ماتمِ شہ میں نہ خلل (۱۲) ہو جو غیبت بھی، تو جاری ہے یہ طرزِ عمل
جانِ زہراؑ کے لیے اشک بہانا بیٹا
ہر جگہ مجلسِ شبیرؑ میں جانا بیٹا

ناگہاں پیاس لگی پینے کو پانی مانگا — دوڑ کر آبِ خُنک لائی کنیزِ مولا
جام کو دیکھ کے یاد آ جو گیا خشک گلا (۱۳) ہائے شبیرؑ کہا اور وہیں دم توڑا
گر گئے تکیے پہ بیتور اکے بس اک یا حسنؑ
چل بسے پیاسے ہی، پیاسے کے عزادار حسنؑ

دوستو حسبِ تمنائے امام کونین — مجلسِ غم میں ہیں مہدی بھی ہمارے مابین
دل سے آتی ہے یہ آواز بہ صد شیون و شین (۱۴) السلام اے شہ دیں! منتقمِ خونِ حسینؑ
اشکِ غم نذرِ امامِ دوسرا کرتا ہوں
تعزیت آپ کے بابا کی ادا کرتا ہوں

حاضرِ مجلسِ ماتم ہیں جو شیدائے امام — عرض کرتے ہیں یہ سب بھی، شہِ والا کو سلام
ہائے کن لفظوں میں دیں آپ کو پرسا یہ غلام (۱۵) ہے بھرے گھر کی عزا، پھر ستم کوفہ و شام
قاسم و اکبر و اصغر کے لیے رونا ہے (از نتیجۂ فکر)
ایک دو کیا کہ بہتّر کے لیے رونا ہے حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۸۱)

# دربارگاہِ حضرت امام محمد مہدی صاحب الزماں علیہم السلام

اے صاحب الزماں یہ زمانہ الم کا ہے
اعدا کو رنج شاہِ شہیداں کے غم کا ہے
دشوار ذکر کشتۂ درد و الم کا ہے (۱)
ہم کو سہارا آپ ہی کے ایک دم کا ہے
دردِ زباں دعا ہے ظہورِ امام کی
آئے وہ دن کہ راہ کھلے انتقام کی

اب تک ہیں آپ غم میں بزرگوں کے نوحہ گر
پوچھو اسی کے دل سے اجڑ جائے جس کا گھر
حضرت نے بھی اٹھائی ہیں ایذائیں کس قدر (۲)
ہے ہے وہ بچپن آپ کا وہ فرقتِ پدر
کیا کہتی ہوگی روح رسالت مآبؐ کی
کیونکر بسر ہوئی ہے یتیمی جناب کی

واحسرتا امام کی غیبت کا وقت ہے
محشر تو اک طرف یہ قیامت کا وقت ہے
ظلم و نفاق و کفر کی قوت کا وقت ہے (۳)
ایمان ہے ضعیف مصیبت کا وقت ہے
دل ٹوٹتا ہے دردِ جدائی سے کیا کروں
آمین اہلِ بزم کہیں میں دعا کروں

Presented by Ziaraat.Com

یارب جہادِ قبلۂ ایماں شروع ہو — رجعت سے خلق جانبِ کعبہ رجوع ہو
(۴)
بیت الحرم میں لطفِ سجود و رکوع ہو — خورشید آسمانِ امامت طلوع ہو
روشن زمیں ہو نیّرِ دیں کے عروج سے
خارج ہو تیرگی مہِ دیں کے خروج سے

ہوگا بلند آپ ہی کھلکر نشانِ شاہ — آواز دے گا جلوہ دکھا اے علیؑ کے ماہ
(۵)
نکلے گی خود نیام سے شمشیرِ بے پناہ — چلائیگی جہاد کرا اے حجّتِ الٰہ
رنگ اور ہوگا حضرتِ نرجسؑ کے پھول کا
گھر میں خدا کے آئے گا پیارا رسولؐ کا

وہ منزلت امامؑ کی وہ شوکت و حشم — رونق فروز ہوں گے جہاں سرورِ اممؑ
(۶)
سایہ رہے گا ابر کا سر پر ہر اک قدم — آواز دیگا ابر فصاحت سے دمبدم
ہادیٔ خلق جانِ علیؑ و بتولؑ ہے
آگاہ ہو یہ مہدیؑ آلِ رسولؐ ہے

تیغ دوسر نیام سے جب ہوگی جلوہ گر — اُلٹیں گے تخت شاہوں کے تھرائیں گے جگر
(۷)
جو سرکشی کرے گا قلم ہوگا اُس کا سر — فوجوں کا خوف کیا ہے جو قبضے میں ہو ظفر
جل جائیں گے عدو شہِ عالم پناہ کے
نکلے گی برق پھاڑ کے بادل سپاہ کے

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com



کب رعب مانتی ہے یہ فوجِ کثیر کا　　برسوں رہا ہے ساتھ جنابِ امیرؑ کا
دیکھا ہے زور غازیوں کے دستگیر کا　　(۴)　　چوما ہے اس نے ہاتھ نبیؐ کے وزیر کا

ہشیار ہو جہاں میں نرالی ہے ذوالفقار
پوتے نے مرتضیٰؑ کے سنبھالی ہے ذوالفقار

دجّال ہو کہ اور کوئی دشمنِ الٰہ　　فی النّار ہوں گے سب نہ کہیں پائیں گے پناہ
سنگ و شجر میں جا کے چھپیں گے جو روسیاہ　　(۵)　　آواز اُن سے آئے گی اے مومنوں کے شاہ

ہے منزلِ عدم کا مسافر چھپا ہوا
تشریف لائیے کہ ہے کافر چھپا ہوا

خوش ہوں گے خوش یقیں کہ یزیدی ہوئے ہلاک　　بندھ جائے گی زمانہ میں اُس منتقم کی دھاک
پُرنور ہو گی شاہ کے نقشِ قدم کی خاک　　(۶)　　ہو گی مقیم مسجدِ سہلہ میں آلِ پاک

وہ شہر ہیں عروج خدا کی سپاہ کا
دربار ہو گا مسجد کوفہ میں شاہ کا

عالم میں ہے قیامتِ صغریٰؑ اسی کا نام　　اہلِ ستم سے مہدیؑ دیں لیں گے انتقام
مردہ شریر زندہ کئے جائیں گے تمام　　(۷)　　کیا کیا سزائیں پائیں گے دنیا میں لاکلام

جو بالیقیں مرے وہ اُٹھیں گے مزار سے
خوش ہوں گے شاہیِ شہِ گردوں وقارؑ

بعد اس کے ہیں قیامت کبریٰ کے واقعات　　پھنکنا وہ صور کا وہ ممات اور پھر حیات
پھر آگے بڑھ کے نیستیٔ جملہ کائنات (۱۲) سطح زمین نہ گنبدِ گردوں نہ دن نہ رات
باقی ہے جس کی ذات وہی ہوگا اور کیا
قدرت کا قبل خلقِ دو عالم تھا در کیا

ہاں رہ گئی یہ بات کہ محشر میں ہوگا کیا　　وہ خاص دن خدا کی عدالت کا ہے لکھا
عادل کے محکمے سے سزا نعمتِ جزا (۱۳) مظلوم و ظالم آئیں گے سب پیشِ کبریا
بے چین دل ہے یادِ شہ مشرقین سے
مظلوم کوئی ہوگا نہ بڑھ کر حسینؑ سے

پہلے بتولؑ آئیں گی محشر میں بیقرار　　آہوں سے کانپ اٹھے گا جبھی عرش کردگار
پر آمدِ حسینؑ ہے تصویرِ انتشار (۱۴) سب قافلہ بھی ساتھ مع طفلِ شیر خوار
وہ ایک تازہ حشر وہ معصوم کا بیاں
عادل کی بارگاہ میں مظلوم کا بیاں

نوحہ کریں گے عرصۂ محشر میں خاص و عام　　حال اپنا جب کریں گے بیاں شاہِ تشنہ کام
اے مومنو یہ غور و تامل کا ہے مقام (۱۵) کیا کیا کہیں گے دادرسِ خلق سے امام
کعبہ میں آنا اہلِ حرم کو لئے ہوئے
جانا بلا کے دشت میں بے حج کئے ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

شورش وہ فوجِ شام کی وہ سرزمینِ اُداس — شہزادیاں مدینے کی جنگل میں بیحواس
مہمانوں کی وہ دل شکنی وہ ہجومِ یاس (۱۶) بچوں کا ساتھ اور کئی دن کی بھوک پیاس

عاشور کو حسینؑ کا دل چاک ہوگیا
لاشوں کا ایک ڈھیر سرِ خاک ہوگیا

روئے ہر ایک ناصر و یاور کی لاش پر — قاسمؑ یتیم حضرتِ شبرؑ کی لاش پر
لاشوں پہ بھانجوں کے برادر کی لاش پر (۱۷) بن بیاہے نوجواں علی اکبرؑ کی لاش پر

وہ تیرِ ظلم حرملۂ نابکار کا!
حضرت کی گود اور لہو شیر خوار کا

اللہ سے کہے گا وہ مظلوم اپنا حال — وہ زخم کھا کے گھوڑے سے گرنا دمِ زوال
سینے کا درد شمرؑ کی سختی۔ زمین لال (۱۸) پانی کا سنگ دل سے دمِ واپسیں سوال

بے آب تیغ خشک گلا وا مصیبتا
وہ بعد قتل رنج و بلا وا مصیبتا

خیمے پہ جا کے ٹوٹ پڑی شام کی سپاہ — سادات قید ہو کے گئے کربلا سے آہ!
جس کوفے کے امامِ زماں ہونگے بادشاہ (۱۹) بے پردہ واں تھی عترتِ پیغمبرؐ الٰہ

بازار میں تھا غل یہ ہیں قیدی یزیدؑ کے — (از نتیجۂ فکر)
جاتے ہیں سوگوار حسینؑ شہید کے — فراستؔ زیدپوری

---

Presented by Ziaraat.Com

## مرثیہ (۸۲)

# دربارگاہ حضرت امام مہدی آخر الزماں عجل اللہ فرجہٗ

کس کی آمد انقلابِ نو بہ نو لانے کو ہے
کس کی ہیبت سنسنی دنیا میں پھیلانے کو ہے
چُپ بھی ہے قرآن "جاءَ الحق" بھی فرمانے کو ہے (۱)
بڑھ رہی ہے دل کی دھڑکن۔ اب کوئی آنے کو ہے

میکدہ اجڑا ہوا آباد کرتا ہے کوئی
ہچکیاں لیتا ہے مینا۔ یاد کرتا ہے کوئی

روئے روشن سے عیاں ہے تابشِ خُلقِ حسنؑ
ہے تواضع ان کی خُو کہتی ہے رخ کی ہر شکن
چال ڈھال ایسی کہ یاد آجائیں شبّرؑ کے چلن (۲)
فرق پر ہے سبز عمامہ، ہرا ہے پیرہن

یادگارِ مجتبیٰ ہیں۔ صُلحِ کُل ہر گام ہیں
ساری دنیا کے لیے یہ امن کا پیغام ہیں

زہد ایسا ہے، کہ پایا جدِّ اعلیٰ کا مقام
وہ تقیؑ پاک تھے، ان پر بھی تقویٰ ہے تمام
مفتخر ہے آپ کے بچپن پہ دورِ صبح و شام (۳)
ہیں نویں ہادی کی صورت یہ بھی طفلی میں امام

ان کے دیکھو پانچ سال اور ان کے دیکھو نو برس
خضر ان کے مقتدی ہیں۔ عمر کتنے سو برس

Presented by Ziaraat.Com

شکل کہتی ہے کہ بابا ہیں انہیں کے عسکریؑ — عسکرِ علم و عمل، جن کا جنودِ سرسری
لکھ گئے تفسیرِ قرآں جو بہ کلکِ حیدریؑ — (۴) لعل وہ خامے نے اگلے جن پہ صدقے جوہری

منصبِ تحریرِ مقصد، بے طلب ان کو ملا
جو قلم احمدؐ نے مانگا تھا وہ اب ان کو ملا

سب یہ لکھتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے جو قبلِ وصال — یہ خبر دی تھی سرِ منبر، بہ صد حزن و ملال
آئے گا اک وقت جس میں دین پائے گا زوال — (۵) دیدۂ ملت میں ہوگا، مال ایماں کا مآل

عدل اٹھ جائے گا، دنیا ظلم سے بھر جائے گی
لوگ زندہ ہوں گے، پر غیرت کی رگ مر جائے گی

دور سے سفّاحِ بدکردار کے تا معتمد — ہر خلیفہ، عترتِ زہراؑ سے رکھتا تھا حسد
رکے جعفر سے حسن تک چھ امامِ مستند — (۶) زہر سے ان کے ہوئے تھے راہیِ ملکِ ابد

ڈر جو تھا غالب بہت اس کے دلِ بیتاب میں
معتمد، خود سے بھی تھا بے اعتماد اس باب میں

دے چکا جب عسکریؑ کو زہر، مارا آستیں — قتلِ مہدیؑ پر کمر باندھی، بہ عزمِ آہنیں
اس کی فوجیں جب حرم میں آپ کے داخل ہوئیں — (۷) ہو گئے سرداب میں غائب کہیں مہدیِ دیں

جو سپاہی ہر طرف سے گھر کو تھے گھیرے ہوئے
ہو گئے اندھے کہ آنکھیں حق سے تھے پھیرے ہوئے

Presented by Ziaraat.Com

ہم تو پھر انسانِ ناقص ہیں ہمارا علم کیا — جعفر صادقؑ نے صرف اتنا بتایا ہے پتا

(۸) آئے گا جب میرا پوتا مہدیؑ شرعِ ہدا — روز جمعہ ہوگا، وقتِ عصر، دن عاشور کا

اب تو کہہ سکتا ہوں میں اشکوں سے منہ دھوتے ہوئے

آئیں گے کعبے میں یہ شبیرؑ کو روتے ہوئے

ضبطِ غم کرکے وہ فرض انجام دیں گے لاکلام — پردۂ غیبت اُلٹنے کا جو ہیں منشائے عام

(۹) سب سے پہلے جائیں گے کعبے سے کوفے کو امام — کوفیانِ بے وفا، شورش مچائیں گے تمام

کیا فضا ماضی سے بدلا چاہتے ہو حال کی

کچھ نہیں ہم کو ضرورت فاطمہؑ کے لال کی

سن کے یہ جانِ پیمبرؐ کھینچ لیں گے ذوالفقار — مارے جائیں گے ہزاروں کوفیانِ بدشعار

(۱۰) مسجدِ کوفہ میں تب آئیں گے شاہِ نامدار — مجلسِ غم ہوگی برپا، کربلا کی یادگار

خود امامِ دیں مصائب جب بیاں فرمائینگے

روئیں گے اہلِ عزا پیٹیں گے سر غش کھائیں گے

کن مصائب کا بیاں فرمائیں گے شاہِ زماں — جن پہ ٹکرائے گا جاکر عرش سے شورِ فغاں

(۱۱) کیا تعجب ہو وہ اکبرؑ کی شہادت کا بیاں — ہے مصیبت سی مصیبت مرگِ فرزندِ جواں

جس پہ رہ جائے کلیجہ پھٹ کے بوڑھے باپ کا

یا حسینؑ! اس پر رہے صابرؑ یہ دل تھا آپ کا

Presented by Ziaraat.Com

بازوے سرورؑ نے جب پائی شہادت بہر پر — تان کر سینہ کسی بیٹے نے مرنے پر کمر
وہ جواں بیٹا جو ہمشکلِ پیمبرؐ سر بسر (۱۲) جس کے سہرے کی تمنا دل میں تھی شام و سحر

عرض کی بابا سے اب میداں کی رخصت دیجئے
شور ہے ھل من مبارز کا اجازت دیجئے

سُن کے یہ بیٹے کا منہ تکنے لگے شاہِ ہدا — دل بھر آیا ڈبڈبائی آنکھ اشکِ غم پیا
چھاؤنی کی سمت دیکھا دل سنبھالا اور کہا (۱۳) پالنے والی اجازت دے تو ہم کو عذر کیا

ہو پھپی راضی علی اکبرؑ تو جاؤ شوق سے
دودھ کا حق بخش دے مادر تو جاؤ شوق سے

سن کے یہ چومے قدم بابا کے اور تسلیم کی — سج کے تن پر اسلحہ خیمے میں آیا وہ جری
تھی صفِ ماتم یہاں عباسؑ کی بچھی ہوئی (۱۴) سر کو ڈھانپا ماں نے آنسو پونچھتی اٹھیں پھپی

شان و شوکت دیکھ کر بہنیں قدم لینے لگیں
جھک کے جب مجرا کیا زینبؑ دعا دینے لگیں

شاد ہو کر اکبرِ غازی اُٹھے بہر سلام — ماں پھپی نے دی دعا روتے لگیں بہنیں تمام
شور گریہ میں چلا رن کی طرف وہ نیک نام (۱۵) دیر سے ڈیوڑھی پہ حاضر تھا عقابِ تیز گام

چڑھ کے گھوڑے پر وہ بن بیاہا بنا رخصت ہوا
باپ نے تھامی رکاب اور ماں نے تھا رخصت ہوا

Presented by Ziaraat.Com

دشت میں پہنچے، پڑھا تن کر رجز چمکے سوار — لگ گئے کشتوں کے پشتے دم کے دم تن تن کے وار
شاہ دیں دیکھا کیے، لختِ جگر کی کارزار! (۱۶) ناگہاں دیکھا کہ برچھی ہو گئی سینے کے پار

ہائے بیٹا کہہ کے دوڑے آپ مقتل کی طرف
لے گیا گھوڑا، علی اکبرؑ کو جنگل کی طرف!

بڑھنے پائے تھے ابھی چند اک قدم آگے جناب — یہ غمِ فطری جو تھا، دینے لگیں آنکھیں جواب
جس طرف بھی پاؤں اب اٹھتا تھا باحالِ خراب (۱۷) بڑھتے جاتے تھے اُسی جانب کو جانِ بوترابؑ

اِس طرف کو مڑ گئے، گہ اُس طرف کو پھر گئے
کھل گئی دستار، الجھا پائے اقدس گر گئے

اُٹھ کے پھر دوڑے کسی جانب کو اس اُمید پر — اس طرف مل جائے گا شاید، مرا نورِ نظر
لب پہ تھا نوحہ کہ اے حر! اے زُہیرِ پُر جگر (۱۸) بچنے کے میرے ساتھی اے حبیبِ نامور

ہے مصیبت کی گھڑی، امداد کو آؤ کوئی
لاش پر کڑیل جواں بیٹے کی پہنچاؤ کوئی

اک طرف سے ناگہاں لائیں ہوائیں یہ پیام — اب تو بابا آؤ جلدی! جاں بلب ہے یہ غلام
اس طرف دوڑے جو بیتابی میں مولا اے انام (۱۹) کھا کے ٹھوکر گر پڑے اک جسمِ زخمی پر امام

تھی کشش فطری، دلِ مضطر کو تڑپانے لگی
دم بدم گیسوئے اکبرؑ کی مہک آنے لگی

Presented by Ziaraat.Com

"کیا مرے دلبر ہو تم" بولے امامِ تشنہ کام — کھول کر آنکھیں کہا اکبر نے، بابا! السلام
(۲۰)
وقتِ آخر ہو گیا دیدار، رخصت ہے غلام — دم ہے ہونٹوں پر بس اب لیلین پڑھیے یا امام

پاؤں پھیلا کر یہ کہتے کہتے اکبر سو گئے
پیاس کی شدت میں کوثر کو روانہ ہو گئے

آفریں ہمت پہ تیری اے حسینؑ ابنِ علیؑ! — شیر کو دم توڑتے دیکھا زباں سے اُف نہ کی
(۲۱)
اب جواں کی لاش اُٹھانے کی جو منزل آگئی — یا علی کہہ کر اُٹھے کس کی کمر ٹوٹی ہوئی

جانبِ خیمہ نظر اٹھی نہ صحرا کی طرف
پاؤں تھرّائے تو دیکھا مڑ کے دریا کی طرف

اشک بہہ کر رہ گئے دل نے مگر آواز دی — اے مرے عبّاس غازی! اے مرے شیرِ جری
(۲۲)
مر گئے اکبر بھی، پُرسے کو نہ آئے تم اخی — دیکھ تو جاؤ ذرا آکر ہماری بیکسی

یہ ضعیفی اور یہ شیر ژیاں بیٹے کی لاش
باپ اُٹھاتا ہے بڑھاپے میں جواں بیٹے کی لاش

پشت پر لاشہ اُٹھائے بھوکا پیاسا بے نوا — جا رہا تھا سوئے خیمہ خاک اُڑاتی تھی فضا
(۲۳)
دیکھ کر سوئے نجف کہتی تھی رو کر کربلا — دیجیے آکر سہارا، یا علیؑ مرتضیٰ

تشنہ لب زخمی ہے تنہا کوئی بھی یار بھی (از نتیجۂ فکر)
یہ جواں بیٹے کی میت ہے، دریا خبر نہیں حضرت نسیم امروہوی

Presented by Ziaraat.Com